سوشیالوجی ایس او سی 101 کا تعارف

فہرست کا خانہ **صفحہ نمبر**

سبق 1	معاشیات کی ابتداء	1
سبق نمبر 2	معاشرتی تناظر	4
سبق نمبر 3	نظریاتی نمونے	7
سبق نمبر 4	سوشیالوجی بحیثیت سائنس	10
سبق 5	معاشرتی تفتیش کے اقدامات	12
سبق نمبر 6	سماجی میل جول.....	14
سبق نمبر 7	سماجی گروپس	17
سبق 8	باضابطہ تنظیمیں	20
سبق 9	ثقافت	23
سبق 10	(ثقافت (جاری ہے	25
سبق 11	(ثقافت (جاری ہے	27
سبق 12	سماجی کاری: انسانی ترقی	30
سبق 13	سماجی کاری کے عمل کو سمجھنا	33
سبق 14	سماجی کے ایجنٹوں	36
سبق 15	سماجی اور زندگی کورس	38
سبق 16	سوشل کنٹرول اور انحراف	41
سبق نمبر 17	انحراف کی معاشرتی بنیادیں	43
سبق 18	جرم کی وضاحت	45
سبق 19	(جرائم کی وضاحت (جاری ہے	47
سبق 20	معاشرتی تقسیم جرم: وضاحتیں	51
سبق 21	سماجی استحکام: تعارف اور اہمیت	55
سبق نمبر 22	کلاس اور اسٹریٹی ایڈیشن اول کے نظریات	57
سبق 23	کے نظریات II کلاس اور اسٹریٹیٹیشن	59
سبق 24	کے نظریات III کلاس اور اسٹریٹیٹیشن	61
سبق 25	بطور سبکلچر سوشل کلاس	62
سبق 26	سماجی نقل و حرکت.....	64
سبق 27	کنبہ: عالمی قسم	67
سبق 28	کنبہ کے فرائض	69
سبق 29	خاندانی اور شادی منتقلی میں	71
سبق 30	صنف: ایک معاشرتی تعمیر	74
سبق 31	صنفی معاشرتی	76
سبق 32	صنفی عدم مساوات کی وضاحت	79
سبق نمبر 33	اسکولنگ کے فرائض	82
سبق 34	تعلیم میں مسائل	84
سبق 35	آبادی کا مطالعہ اور اس کی اہمیت	86
سبق 36	آبادی میں اضافے کا نظریہ	89
سبق 37	پاکستان کی آبادی کا پروفائل	92
سبق 38	(پاکستان کی آبادی کا پروفائل (جاری ہے	96
سبق 39	آبادی میں اضافے کا اثر	102
سبق 40	آبادی کی پالیسی	109
سبق نمبر 41	ماحولیات اور سوسائٹی	112
سبق نمبر 42	ماحولیاتی مسائل.....	114
سبق نمبر 43	سماجی تبدیلی	117
سبق 44	معاشرتی تبدیلی کی وجوہات	119
سبق نمبر 45	جدیدیت اور پوسٹ ماڈرنیت	122

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 1

معاشرتی اصول

اسباق کا جائزہ:

- آگسٹ کامٹے
- ہربرٹ اسپنسر
- کارل مارکس
- ایمیل ڈورکھیم
- میکس ویبر

شعبہ معاشیات Soc

سوشیالوجی انسانی معاشرتی زندگی ، گروہوں اور معاشروں کا سائنسی مطالعہ ہے۔
ویں صدی کی آمد سے پہلے ایک الگ نظم و ضبط کی حیثیت سے کوئی سوشیالوجی نہیں تھی۔ ایک الگ 19 ڈسپلن کے طور پر یہ 19 کے وسط کے بارے میں ابھر کر سامنے آئے ویں یورپی سماجی مبصرین ان خیالات کو ٹیسٹ کرنے سائنسی طریقوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا جب صدی. ایسا لگتا ہے کہ تین عوامل سوشیالوجی کی ترقی کا باعث بنے۔

پہلا صنعتی انقلاب تھا۔

- وسط 19 کی طرف ویں صدی کے یورپ کی فیکٹری پیداوار کو زراعت سے تبدیل کر رہا تھا. یہاں نئے پیشوں کا خروج تھا اور ساتھ ہی زمین سے دور روزگار کی نئی راہیں بھی آئیں۔
- روزگار کی تلاش میں شہروں کو نقل مکانی کی عوام. ایسی ہجرت میں پل اور پش عوامل کارآمد تھے۔ دیہی علاقوں میں ، زرعی معاشرے کی نوعیت کی وجہ سے ، ایسے پیشے نہیں تھے جو زراعت کے متبادل ہوسکیں۔ لہذا لوگوں کو نئی جگہوں کی تلاش کرنے پر مجبور کیا گیا جبکہ شہری / صنعتی مقامات پر روزگار کے نئے مواقع موجود ہیں جو ایک ہی آبادی کی طرف متوجہ ہیں۔
- نئی جگہوں میں نام ظاہر نہ کرنے، رش، گندگی، اور غربت بھی نہیں تھا. زمین سے تعلقات ، ان نسلوں سے جو ان سے پہلے وہاں رہ چکے تھے ، اور ان کی زندگی کی راہیں اچانک ٹوٹ گئیں۔ آخر کار شہری زندگی لوگوں کی زندگیوں میں یکسر تبدیلیاں لائے۔
- شہر خوفناک کام کے حالات کے ساتھ ان کو مبارک باد دی: کم تنخواہ؛ طویل اور تھکاوٹ کے families اوقات کار؛ خطرناک کام گندا دھواں اور بہت شور۔ زندگی کی بے راہروی سے بچنے کے ل کنبہوں کو اپنے بچوں کو ان غیر پیدائشی حالات میں کام کرنے کی اجازت دینی پڑی۔ ،
- ان صنعتی شہروں میں لوگ جمہوریت اور سیاسی حقوق کے بارے میں نئے خیالات کو فروغ دیا. وہ اپنے حکمرانوں سے جکڑے نہیں رہنا چاہتے تھے۔ لہذا انفرادی آزادی ، زندگی کے انفرادی حقوق ، آزادی اور خوشی کی جستجو کے بارے میں خیالات سامنے آئے ، جنہوں نے در حقیقت مستقبل کے سیاسی انقلاب کی بنیاد رکھی۔

دوسرا عنصر جس نے سوشیالوجی کی ترقی کو متحرک کیا وہ سامراج تھا۔ یورپی باشندوں نے دنیا کے بیشتر حصوں کو کامیابی کے ساتھ فتح کرلیا۔ انہیں یکسر مختلف ثقافتوں کے سامنے لایا گیا تھا۔ زندگی کے ان متضاد طریقوں سے چونک کر ، انہوں نے یہ پوچھنا شروع کیا کہ ثقافتیں کیوں مختلف ہیں۔
سوشیالوجی کی ترقی کا تیسرا محرک قدرتی علوم کی کامیابی تھی۔ لوگ اپنی معاشرتی دنیا کے بنیادی پہلوؤں پر سوالیہ نشان لگ گئے۔ انہوں نے انسانی طرز عمل کے مطالعہ کے لئے **سائنسی طریقہ** (منظم مشاہدہ ، معروضیت) کا استعمال شروع کیا ۔

آگسٹ کامٹے
سائنسی طریقہ کار کو معاشرتی دنیا میں لاگو کرنے کے خیال کو ، جو **پوزیٹیوزم کے** نام سے جانا جاتا ہے ، بظاہر پہلے آگسٹ کومٹے (1798-1857) نے تجویز کیا تھا ۔ وہ فرانسیسی تھا۔ وہ ایک چھوٹے سے شہر سے پیرس چلا گیا۔ ان انقلابات سے دوچار فرانس کے ساتھ مل کر ، انہوں نے خود کو جو تبدیلیاں تجربہ کیں ، ان کی وجہ سے کامٹے دو باہم وابستہ امور میں دلچسپی اختیار کرنے کا باعث بنے: معاشرتی نظم (معاشرتی جامد) اور معاشرتی تبدیلی (معاشرتی حرکیات)۔
معاشرے کو کیا چیز ایک ساتھ رکھے ہوئے ہے (معاشرتی نظم کیوں ہے)؟ اور ایک بار جب معاشرہ قائم ہوجائے تو پھر اس کے بدلے جانے کی کیا وجہ ہے؟ اس کی سمت کیوں تبدیل ہوتی ہے؟
کامٹے نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ایسے سوالوں کے جوابات دینے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ معاشرتی زندگی میں سائنسی طریقہ کار کا استعمال کریں۔ ایسے قوانین ضرور ہونے چاہئیں جو معاشرے کو پامال کریں۔ لہذا ہمیں ان اصولوں کا اطلاق کرکے دریافت کرنا چاہئے

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

معاشرتی دنیا کے لئے سائنسی طریقہ. ایک بار جب ان اصولوں کا پتہ چلا تو ہم ان کو معاشرتی اصلاح کے استعمال کرسکتے ہیں۔ apply ل

انہوں نے مذہب اور زمینداروں کے خطبے سے متعلق تعلقات کی بجائے سائنس اور صنعت کی دو بنیادوں پر نئی معاشرے بنانے کی وکالت کی ۔
یہ ایک نئی سائنس ہوگی اور کامٹے نے اسے **سوشیالوجی** (1838) کے نام سے موسوم کیا - **معاشرے کا مطالعہ** ۔ کامیٹ کو سوشیالوجی کے بانی ہونے کا سہرا دیا جاتا ہے۔

ابتدائی سرخیل کے دیگر نام یہ ہیں:

(ہربرٹ اسپنسر (1820-1903
وہ ایک انگریز تھا اور کبھی کبھی اسے سوشیالوجی کا دوسرا بانی بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا بھی ماننا تھا کہ معاشرہ کچھ مقررہ قوانین کے تحت چلتا ہے۔ وہ ارتقاعی تھے اور اس پر غور کیا جاتا تھا کہ معاشرے نچلے سے اعلی شکلوں تک تیار ہوتے ہیں۔ اس طرح اس نے ڈارون کے نظریات کو انسانی معاشرے کی ترقی میں لاگو کیا ، اور اسی وجہ سے اس نقطہ نظر کو سوشل ڈارونزم کہا جاسکتا ہے۔
سوشل ڈارون ازم کے بنیادی اصول پر عمل کرتے ہوئے اسپنسر نے اس بات کی تاکید کی کہ 'مناسب رہنے دو'۔ اس میں کوئی اصلاح نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس سے نچلے آرڈر والے افراد کی بقا میں مدد ملے گی۔ (خیرات اور غریبوں کی مدد کرنا غلط سمجھا جاتا تھا)۔ اسپنسر معاشرتی محقق کی بجائے ایک سماجی فلسفی تھا۔

(کارل مارکس (1818-1883
کارل مارکس جرمنی تھا۔ ان کے مطابق انسانی تاریخ کی کلید **کلاس تنازعہ ہے۔**
ماہر معاشیات نہیں بلکہ تاریخ ، فلسفہ ، معاشیات ، سیاسیات کے بارے میں وسیع پیمانے پر لکھا ہے۔ a واقعتا سماجی طبقوں کے مابین تعلقات کے بارے میں ان کی بصیرت کی وجہ سے ، اس کا دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ ابتدائی ماہر معاشیات ہیں۔ انہوں نے سوشیالوجی میں تنازعات کے تناظر میں ایک اہم نقطہ نظر پیش کیا۔

(ایمیل ڈورکھیم (1858-1917
وہ فرانسیسی تھا۔ اس کا بنیادی مقصد سوشیالوجی کو علیحدہ تعلیمی ڈسپلن کے طور پر تسلیم کرنا تھا۔ کئی ممالک کے مابین خودکشی کی شرحوں کا موازنہ کرنے والے اس کے باقاعدہ مطالعے سے ایک بنیادی معاشرتی عنصر کا انکشاف ہوا: اگر لوگوں کے معاشرے کے دوسروں سے تعلقات کمزور ہوتے تو لوگ خودکشی کا زیادہ امکان رکھتے تھے۔ انہوں نے معاشرتی زندگی میں معاشرتی **انضمام کے** کلیدی کردار کی نشاندہی کی۔

(میکس ویبر (1864-1920
میکس ویبر ایک جرمن تھا۔ انہوں نے یہ جاننے کے لئے متعدد ثقافتی اور تاریخی مواد کا استعمال کیا کہ معاشرتی گروہ لوگوں کی زندگی کے رجحانات پر کس حد تک اثر انداز ہوتا ہے۔

سوشیالوجی کے فیلڈز
سوشیالوجی میں دلچسپی کے شعبوں میں ایک بہت بڑا تنوع ہے۔ امریکن سوشیولوجیکل ایسوسی ایشن کے ذریعہ *گریجویٹ محکموں کے لئے بطور گائیڈ* بطور فراہم کردہ فیلڈز کی ایک لمبی فہرست موجود ہے جو ذیل میں دی گئی ہے۔

پیشے / پیشے	حیاتیاتی سائنس
پینولوجی / اصلاحات	اجتماعی طرز عمل / معاشرتی تحریکیں
سیاسی سوشیالوجی	برادری
نسل / نسلی / اقلیتی تعلقات	تقابلی سوشیالوجی / میکرو سوشیالوجی
مذہب	فوجداری انصاف
دیہی سوشیالوجی	جرائم / علم جرم
چھوٹے گروہ	ثقافتی سوشیالوجی
سماجی تبدیلی	ڈیموگرافی
سوشل کنٹرول	ترقی / جدیدیت
سوشل نیٹ ورک	منحرف طرز عمل / معاشرتی انتشار
سماجی تنظیمیں / رسمی / پیچیدہ	اکانومی اور سوسائٹی
سماجی نفسیات	تعلیم
معاشرتی	ماحولیاتی سوشیالوجی
سوشیولوجیکل پریکٹس / سوشل پالیسی	نسلی طریقہ کار
عمرانیات / سماجی جیرونٹولوجی کی سوشیالوجی	سوشیالوجی / معاشرتی فکر کی تاریخ
آرٹ / ادب کی سوشیالوجی	انسانی ماحولیات
علم معاشیات	صنعتی سوشیالوجی

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

زبان / سماجی لسانیات کی عمرانیات	بین الاقوامی ترقی / تیسری دنیا
مارکیٹس کی سوشیالوجی	قانون اور سوسائٹی
ذہنی صحت کی سوشیالوجی	تفریح / کھیل / تفریح
سائنس برائے سائنس	شادی اور کنبہ
جنسیات اور صنف کی عمرانیات	بڑے پیمانے پر مواصلات / عوامی رائے
کام کی سوشیالوجی	ریاضی سوشیالوجی

ماخذ: امریکن سوشیولوجیکل ایسوسی ایشن *گائیڈ برائے گریجویٹ محکمہ* ، 1992: 290-308۔

 حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق نمبر 2

معاشرتی مفادات

:اسباق کا جائزہ

- خاص طور پر جنرل کو دیکھنا
- صنف بھی ایک معاشرتی تعمیر ہے ender
- معاشرے پر اثر پڑتا ہے جو ہم کرتے ہیں
- معاشرتی نقطہ نظر کو لاگو کرنا i
- معاشرتی تناظر کے فوائد i

سوشیالوجی انسانی معاشرتی زندگی ، معاشرتی گروہوں ، اور معاشروں کا ایک معقول اور سخت مطالعہ ہے۔ سوشیالوجی کے مرکز میں ایک مخصوص نقطہ نظر ہے جسے "معاشرتی نقطہ نظر" کہا جاتا ہے۔ اس طرح سماجیات ایک نقطہ نظر ، دنیا کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ مثال کے طور پر: کیوں لگتا ہے کہ انسانی زندگییں کچھ پیش قیاسی نمونوں پر عمل پیرا ہیں؟ سچ یہ ہے کہ:

- ، ہماری زندگی سراسر موقع کے مطابق نہیں کھلتی
- اور نہ ہی ہم خود فیصلہ کرتے ہیں کہ کس طرح زندہ رہنا ہے ، اس پر عمل کرتے ہوئے جسے 'آزاد مرضی' کہا جاتا ہے۔

یقینا ہم روزانہ بہت سے اہم فیصلے کرتے ہیں ، لیکن ہمیشہ بڑے میدان میں ہی جسے "سوسائٹی" کہا جاتا ہے۔ سوشیالوجی کی لازمی حکمت یہ ہے کہ:

ہماری معاشرتی دنیا ہمارے اعمال اور طرز زندگی کی رہنمائی اسی طرح کرتی ہے جیسے موسم ہماری سرگرمیوں اور لباس کو متاثر کرتا ہے۔

یہ معاشرتی نقطہ نظر ہے۔ تناظر کا مطلب ایک نظریہ یا نقطہ نظر یا نقطہ نظر یا *تخیل* (دنیا کا) ہے۔ لہذا معاشرتی نقطہ نظر کا مطلب یہ *ہے کہ انسانی رویے کو اس کے وسیع تر معاشرتی تناظر میں رکھ کر سمجھنے کے لئے ایک نقطہ نظر۔*

لوگ معاشرے میں رہتے ہیں۔ سوسائٹی لوگوں کا ایک گروہ ہے جو ایک ثقافت اور ایک علاقے کو ایک ساتھ رکھتے ہیں۔ لوگوں کا طرز عمل ان کے **معاشرے** سے متاثر ہوتا **ہے۔** یہ جاننے کے لئے کہ لوگ کیوں کرتے ہیں ، معاشرتی ماہرین **معاشرتی مقام** پر نگاہ ڈالتے ہیں ، جہاں لوگ ایک خاص معاشرے میں واقع ہیں۔

انسانوں کے لئے معاشرے کا وجود ضروری ہے۔ یہ لازمی ہے:

- پیدائش کے وقت انسانی بچے کی بقا کے لئے؛ اور بھی
- سماجی تجربے کے لئے - 'nurturance' کی' کے مقاصد کے لئے.

ہ پیدائش کے وقت اتنا بے بس ہوتا ہے کہ معاشرے کے دوسرے افراد (مثال کے طور پرbirth انسانی بچ کنبہ) کی مدد کے بغیر محض بقا خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ پھر دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ اس انسان کو 'معاشرتی انسان' یعنی معاشرے کا حصہ لینے والا رکن بنائے۔ بچے کو باقاعدہ شرکت کرنے والے 'معاشرتی وجود' کی شکل میں معاشرے کا کردار اہم ہے۔ الگ تھلگ بچوں (انا ، اسابیل ، اور جینی) کے معاملے اس حقیقت کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ معاشرے کے ممبروں کے ساتھ تعامل کے بغیر فطری صلاحیت ختم ہوجاتی ہے اور بچہ عام طور پر 'معاشرتی وجود' نہیں بن سکتا ہے۔ ہر معاشرے اپنے معاشرتی تناظر میں بچے کو 'معاشرتی وجود' کی پرورش کرتا ہے۔

خاص طور پر جنرل کو دیکھنا:

پیٹر برگر (1963) نے *خاص طور پر عام* طور پر *دیکھتے ہوئے* معاشرتی تناظر کو بیان کیا ۔ اس کا مطلب ہے خاص لوگوں کے طرز عمل میں عمومی نمونوں کی نشاندہی کرنا۔ اگرچہ ہر فرد انفرادیت کا حامل ہے ، لیکن ایک معاشرہ اپنے ممبروں کی زندگی کو تشکیل دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ریاستہائے متحدہ کے لوگ دیہی پاکستان کے روایتی گاؤں میں رہنے والے لوگوں کے مقابلے میں شادی کی شادی کے بارے میں زیادہ توقع کرتے ہیں۔ بہر حال ، ہر معاشرے میں لوگوں کی مختلف اقسام پر مختلف طریقے سے کام ہوتا ہے (بڑوں کے مرد مردوں کے مقابلے میں خواتین ، غریبوں کے مقابلہ میں امیر)۔ women مقابلے میں بچے
عام زمرے جن سے ہم اپنے تجربات کی تشکیل کرتے ہیں۔ بچے بالغوں سے مختلف ہوتے ہیں ، حیاتیاتی پختگی سے زیادہ۔ معاشرے کی معنی عمر کے ساتھ ہے ، تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں الگ الگ مراحل یعنی بچپن ، جوانی ، ابتدائی جوانی ، دیر جوانی ، اور بڑھاپے کا تجربہ کریں۔ درحقیقت یہ سارے مراحل جن کی حد بندی کے سلسلے کے سلسلے میں (معاشی طور پر سال) معاشرے کے ذریعے طے کیے جاتے ہیں۔ کیا پوزیشن ہے؟

معاشرے میں ایک خاص عمر کے زمرے کے اور اس عمر گروپ کے ممبروں کو کیا کردار اور ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں یہ سب اس معاشرے کے ذریعے طے ہوتا ہے۔ لہذا **عمر معاشرتی تعمیر ہے۔**
بچوں کو اکثر انحصار خیال کیا جاتا ہے ، جبکہ بالغ بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔ بوڑھے کے بارے میں کیا خیال عمر کا نقطہ کیا ہے اور پاکستانی دیہی معاشرے میں اس گروپ کے بارے cutting ہے؟ اس گروپ کے ل میں معاشرے سے کیا توقعات ہیں؟ کیا پاکستانی دیہی معاشرے میں یہ توقعات پاکستانی شہری معاشرے سے مختلف ہیں؟ [اس مسئلے پر کچھ سوچ دو۔]

اگرچہ **معاشرے زندگی کے مراحل کو مختلف انداز میں متعین کرتے ہیں ، پھر بھی اسی معاشرے میں معاشرتی طبقے کے ذریعہ اختلافات پائے جاتے ہیں۔** یہاں ایک خاص سماجی طبقہ اپنے آپ کو ایک ذیلی معاشرے کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور زندگی کے مراحل کی اپنی الگ تعریف رکھ سکتا ہے۔ مثلا " بچپن 'کا تصور نچلے طبقے میں پاکستانی معاشرے کے درمیانے طبقے میں پائے جانے والے فرق سے مختلف ہوسکتا ہے۔ نچلے طبقے میں ، مڈل یا اپر کلاس کے بچے کی نسبت بچے کی ذمہ داری بہت پہلے (تقریبا (10 سال کی عمر سے شروع ہوتی ہے) کندھوں کے کندھوں پر ہوتی ہے۔ نچلے طبقے میں "جلدی بچپن" ہوتا ہے اور اسی طرح ہم "چائلڈ لیبر" کے تصور کو سامنے رکھتے ہیں۔ "چائلڈ لیبر" کا یہ تصور نہ صرف قومی حدود میں نچلے طبقے سے وابستہ ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اعلی آمدنی والے ممالک کے مقابلے میں کم آمدنی والے ممالک کے ساتھ ۔

صنف بھی ایک معاشرتی تعمیر ہے

نر اور مادہ حیاتیاتی امتیاز ہے لیکن انسانوں کی ان دو قسموں سے مختلف معاشروں میں مختلف کردار کی توقعات وابستہ ہیں۔ معاشرے انہیں مختلف کام اور خاندانی ذمہ داریاں دیتے ہیں۔ ہمارے لئے دستیاب فوائد اور مواقع صنف سے مختلف ہیں۔ اس طرح کے اختلافات کی دلیل میں نہیں جانا ، کیونکہ موجودہ شخص صرف یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ معاشرہ ہی ایک صنف کی شبیہہ کا تعی .ن کرتا ہے۔ صنفی نظریات

میں معاشرتی تغیرات کے علاوہ ، ایک ہی معاشرے میں معاشرتی طبقے کے ذریعہ صنفی اختلافات کو دیکھا جاسکتا ہے۔

معاشرے پر اثر پڑتا ہے جو ہم کرتے ہیں

ان خواتین کی تعداد پر غور کریں ، women معاشرے کی طاقت کو انفرادی انتخاب کی شکل دینے کے ل جو عورتوں کو ہیں۔ امریکہ میں اوسطا عورت اپنی زندگی کے دوران دو بچوں سے تھوڑی کم ہوتی ہے۔ پاکستان میں یہ چار ، ہندوستان میں تین کے بارے میں ، جنوبی افریقہ میں چار کے بارے میں ، سعودی عرب میں چھ کے قریب ، اور نائجر میں سات کے قریب ہیں۔ یہ حیرت انگیز اختلافات کیوں؟ عورتیں اور مرد بچے پیدا کرنے کے بارے میں جو فیصلے کرتے ہیں ان سے معاشرے کو بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔

یہاں تک کہ ہمارے انتہائی نجی انتخاب کو تشکیل دینے کے لئے معاشرے کی طاقت کی ایک اور مثال خود کشی کے مطالعہ سے سامنے آتی ہے۔ اپنی جان لینے سے زیادہ ذاتی انتخاب اور کیا ہوسکتا ہے؟ ایمیل ڈورکھم نے ظاہر کیا کہ خود کو تباہ کرنے کے بظاہر الگ تھلگ معاملے میں بھی معاشرتی قوتیں کام کر رہی ہیں ۔ کسی کو معاشرتی تناظر میں ایسے انفرادی فیصلوں پر غور کرنا ہوگا۔ آپ ان معاشرتی قوتوں کو دیکھ سکتے ہیں جو پاکستان میں خودکشی کے واقعات کے لئے کام کر رہی ہیں۔

معاشرتی نقطہ نظر کو استعمال کرنا

لوگوں کو بڑی سماجی قوتوں کے معاملے میں اپنی زندگی کو سمجھنے کی صلاحیت کو بڑھانا چاہئے۔ اسے معاشرتی تخیل کہا جاتا ہے ، یہ تصور سی رائٹ ملز نے دیا ہے۔ معاشرتی تخیل وہ حکمت عملی ہے جو آپ کے متعدد حالات کو حل کرنے میں مدد کرسکتی ہے جو آپ کے معاشرتی تجربات ، آپ کی زندگی کے انتخاب اور آپ کے زندگی کے امکانات کے لئے ذمہ دار ہوسکتی ہے۔ لہذا ، معاشرتی طور پر سوچیں ، جس کا مطلب معاشرتی تخیل کو کاشت کرنا ہے۔

معاشرتی نقطہ نظر کو بروئے کار لانا آسان ہے جب ہم ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ہم سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ معاشرہ انفرادی زندگی کو تشکیل دیتا ہے۔ سوشیالوجی کا تعارف معاشرتی زندگی کے واقف نمونوں کو دیکھنے کا ایک نیا طریقہ سیکھنے کی دعوت بھی ہے۔

معاشرتی تناظر کے فوائد

معاشرتی نقطہ نظر کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنے سے ہمیں چار طریقوں سے فائدہ ہوتا ہے۔

1. **معاشرتی نقطہ نظر ہمیں منعقد ہونے والی برادری کی سچائی کا اندازہ کرنے میں مدد کرتا ہے مفروضات (اسے "عام فہم" کہتے ہیں)۔**

ہم سب بہت ساری چیزوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ، لیکن اس سے وہ سچ نہیں ہوتا ہے۔ ایک معاشرتی نقطہ نظر ہمیں یہ پوچھنے کی ترغیب دیتا ہے کہ آیا عام طور پر رکھے گئے عقائد اصل میں سچ ہیں اور ، اس حد تک

نہیں ، کیوں کہ ان کو اتنے وسیع پیمانے پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اپنے لئے غور کریں: صنفی اختلافات؛ نسلی اختلافات؛ نسلی اختلافات؛ اور معاشرتی طبقاتی اختلافات۔ یہ اختلافات کہاں سے آتے ہیں؟

2. **معاشرتی نقطہ نظر ہمیں مواقع اور دونوں کا اندازہ کرنے کا اشارہ کرتا ہے رکاوٹیں جو ہماری زندگی کو نمایاں کرتی ہیں۔**

ہمارے لئے جو ممکن ہے اور اس کا حصول ممکن نہیں ہے اور ہم اپنے مقاصد کو موثر طریقے سے کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟

3. **معاشرتی نقطہ نظر ہمیں اپنے معاشرے میں فعال طور پر حصہ لینے کی طاقت دیتا ہے۔**

اگر ہم نہیں جانتے ہیں کہ معاشرہ کیسے چلتا ہے تو ، ہم امکان ظاہر کرتے ہیں کہ جمود کو کس طرح قبول کیا جائے گا۔ لیکن ہماری سمجھ سے زیادہ تر ، ہم اپنی معاشرتی زندگی کو تشکیل دینے میں زیادہ سے زیادہ سرگرم عمل بن سکتے ہیں۔ معاشرتی زندگی کے کسی بھی پہلو کی جانچ کرنا - جو بھی آپ کا مقصد ہو - کام کی جگہ پر معاشرتی قوتوں کی نشاندہی کرنے اور ان کے نتائج کا جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

4. **سماجی نقطہ نظر سے انسانی قسم کے تسلیم اور ایک متنوع دنیا میں رہنے کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں مدد کرتا.**

لوگوں کے طرز زندگی میں تنوع موجود ہے ، پھر بھی ہم اپنی طرز زندگی کو برتر ، صحیح اور قدرتی سمجھ سکتے ہیں۔ باقی سب اچھے نہیں ہیں۔ معاشرتی نقطہ نظر ہمیں حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ ہم اپنے اپنے سمیت زندگی کے تمام طریقوں کی رشتہ دارانہ طاقتوں اور کمزوریوں کے بارے میں تنقید کے ساتھ سوچیں۔

سبق نمبر 3

نظریاتی پیرادیمز

اسباق کا جائزہ:

نمایاں پیراڈیمز
- ساختی فنکشنل پیرا میٹر
- سماجی تنازعات پیرا میٹر
- علامتی-تعامل پیرا میٹر

تھیوری ایک بیان ہے کہ کس طرح اور کیوں مخصوص حقائق سے وابستہ ہیں۔ سوشیولوجیکل تھیوری کا کام حقیقی دنیا میں معاشرتی سلوک کی وضاحت کرنا ہے۔ مثال کے طور پر لوگوں کے کچھ گروہوں میں دوسروں کے مقابلے میں خودکشی کی شرح کیوں زیادہ ہے؟
تعمیراتی تھیوری میں ، ماہرین معاشیات کو دو بنیادی حقائق کا سامنا کرنا پڑتا ہے: ہمیں کن امور کا مطالعہ کرنا چاہئے؟ ہمیں حقائق کو کس طرح جوڑنا چاہئے؟ ماہرین معاشیات ان سوالوں کے جوابات کا انحصار ان (کے نظریاتی "روڈ میپ" یا مثال کے طور پر کرتے ہیں۔ (اسے پیرا ڈیا ام کہتے ہیں۔

تمثیل معاشرے کی ایک بنیادی شبیہہ ہے۔ ایک نظریاتی نمونہ معاشرے کی ایک بنیادی شبیہہ پیش کرتا ہے جو سوچ اور تحقیق کی رہنمائی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر: کیا معاشرے مستحکم رہتے ہیں؟ کیا وہ مسلسل بدلتے رہتے ہیں؟ کیا انہیں مستحکم رکھتا ہے؟ معاشروں کو ہمیشہ کیا بدلتا ہے؟

نمایاں پیراڈیمز
سوشیالوجی میں معاشرے کے مختلف نقشوں کی عکاسی کرنے والے تین بڑے نمونے ہیں۔

1. ساختی مقاصد
2. سوشل تنازعہ
3. علامتی-تعامل

1. ساختی فنکشنل Paradigm میں:
یہ تعمیری تھیوری کا ایک فریم ورک ہے جو معاشرے کو ایک پیچیدہ نظام کے طور پر دیکھتا ہے جس کے حصے یکجہتی اور استحکام کو فروغ دینے کے لئے مل کر کام کرتے ہیں۔
تمثیل اس نظریے پر مبنی ہے کہ:

1. ہماری زندگی **معاشرتی ڈھانچے** یعنی معاشرتی طرز عمل کے نسبتا مستحکم نمونوں سے رہنمائی کرتی ہے۔ معاشرتی ڈھانچہ ہماری زندگی کو شکل دیتی ہے ، خواہ وہ خاندانوں میں ہو ، کام کی جگہ پر ہو یا کلاس روم میں۔
2. معاشرتی ڈھانچے کو ان کے معاشرتی افعال کے لحاظ سے سمجھا جاسکتا ہے ، یا مجموعی طور پر معاشرے کے آپریشن کے نتائج۔ تمام معاشرتی ڈھانچے - معاشرے کو چلائے رکھنے کے لئے سادہ مصافحہ سے لے کر پیچیدہ مذہبی رسومات تک ۔ تمام معاشرتی ڈھانچے معاشرے کو چلانے میں معاون ہیں۔

ہربرٹ اسپینسر (1820-1903) نے معاشرے کو انسانی جسم سے موازنہ کیا۔ انسانی جسم کے ساختی حصے کنکال ، پٹھوں اور مختلف داخلی اعضاء - ایک دوسرے پر انحصار ظاہر کرتے ہیں ، ہر ایک پوری حیاتیات کی بقا میں حصہ ڈالتا ہے۔ اسی طرح مختلف معاشرتی ڈھانچے ، جیسے خاندانی ، تعلیمی نظام ، اور معیشت ایک دوسرے پر انحصار کرتی ہے ، معاشرے کے تحفظ کے لئے محافل میں کام کرتی ہے۔
ٹیلکوٹ پارسن (1902-1979) معاشرے کو ایک نظام کی حیثیت سے دیکھتا تھا ، اور ان بنیادی کاموں کی نشاندہی کرنے کی کوشش کرتا تھا جو کسی بھی اور تمام معاشروں کو زندہ رہنے کے لئے انجام دئے ہیں اور جس طرح سے وہ ان کاموں کو انجام دیتے ہیں۔
رابرٹ کے میرٹن (1910-2003) نے افعال کو مختلف انداز سے دیکھا:

1. **کسی بھی معاشرتی طرز کے نتائج لوگوں کے مختلف زمروں میں مختلف ہونے کا امکان ہے۔** مثال کے طور پر روایتی خاندانی نمونہ بچوں کی مدد اور نشوونما کا بندوبست کرتا ہے ، لیکن یہ مردوں کو بھی مراعات دیتی ہے جبکہ خواتین کے مواقع کو محدود کرتی ہے۔
2. **لوگ معاشرتی ڈھانچے کے تمام کام شاذ و نادر ہی جانتے ہیں۔** لہذا وہ **ظاہر افعال میں** فرق **کرتا ہے** - ***معاشرتی طرز کے تسلیم شدہ اور مطلوبہ نتائج***
اور **اویکت افعال** - *بڑے پیمانے پر غیر تسلیم شدہ اور غیر اعلانیہ نتائج۔* کے افعال ظاہر ---

تیار کرنا۔ دیر preparing تعلیمی ادارہ - علم فراہم کرنا ، نو عمر افراد کو ملازمت کی منڈی کے ل
سے ہونے والے فنکشن میں بہت سے نوجوانوں کو لیبر مارکیٹ سے دور رکھا جاسکتا ہے۔

3. **معاشرے میں کسی سماجی نظام فائدہ سب کے تمام اثرات.** *معاشرے کے کام کرنے کے* **معاشرتی ناکارہ افراد** یعنی *ناپسندیدہ نتائج* ہو سکتے *ہیں*۔ ہر ایک اس بات پر متفق نہیں ہے کہ کیا فائدہ مند ہے اور کیا نقصان دہ ہے۔ کیا خواتین کو بااختیار بنانا فعال ہے؟

تنقیدی تشخیص

کے چیف خصوصیت ساخت مقاصد پیرا میٹر، منظم، مستحکم اور قابل فہم طور پر معاشرے کے اس نقطہ نظر ہے۔ مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ 'معاشرے کو کس چیز نے ٹکرایا ہے۔

ہم یہ کیسے فرض کر سکتے ہیں کہ معاشرے کا ایک "فطری" حکم ہے؟ اگر یہ قدرتی ہے تو پھر مختلف مقامات پر لوگوں کے معاشرتی انداز میں کوئی تغیر نہیں ہونا چاہئے ، اور وقت گزرنے کے ساتھ کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہئے۔

معاشرے میں موجود عدم مساوات کے بارے میں کیا کہ تناؤ اور تنازعات پیدا کرتے ہیں؟ نقطہ نظر قدامت پسند ہے۔

2. سماجی تنازعات پیرا میٹر

معاشرتی تنازعہ کا فریم ورک ***معاشرے کو عدم مساوات کا ایک میدان کے طور پر دیکھتا ہے جو تنازعہ اور تبدیلی پیدا کرتا ہے۔*** یکجہتی پر زور دینے والے ساختی - عملی نمونوں کے برعکس ، یہ نقطہ نظر عدم مساوات پر مبنی تقسیم کو اجاگر کرتا ہے۔

جنس ، نسل ، معاشرتی طبق اور عمر جیسے عوامل پیسہ ، طاقت ، تعلیم اور معاشرتی وقار کی غیر مساوی تقسیم سے منسلک ہیں۔

تنازعات کے تجزیے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ معاشرے کو مکمل طور پر چلانے کے بجائے معاشرتی ڈھانچے سے عام طور پر کچھ لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جبکہ دوسروں کو محروم رکھا جاتا ہے۔

- خواتین کے سلسلے میں مالدار اور غریب ، سفید اور رنگین ، مردوں کے غالب اور پسماندہ rich طبقوں کے مابین جاری تنازعہ موجود ہے ۔
- چوٹی پر لوگ، ان مراعات کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اپنے لئے زیادہ وسائل حاصل کرنے کے پسماندہ کوشش کرتے ہیں.
- ہر نئی نسل میں طبقاتی ڈھانچے کو دوبارہ تیار کرکے اسکولنگ عدم مساوات کو برقرار کون اسکول، کالج، یونیورسٹی کے لئے، پیشہ ورانہ تربیت کے ادارے کو جاتا ہے؟ رکھتی ہے۔

مندرجہ بالا تجزیہ کی طرف دیکھو؟ ساختی - فنکشنلسٹ اس functionalists-کس طرح کرتے ساخت بات پر زور دیتے ہیں کہ اس سے باخبر رہنے سے تمام معاشرے کو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ طلباء ایسی تربیت حاصل کرتے ہیں جو ان کی تعلیمی قابلیت کے لئے موزوں ہے۔

تنازعات کے ماہر عمرانیات اس استدلال کا مقابلہ کرتے ہیں کہ 'ٹریکنگ' کا اکثر طالب علم کے معاشرتی پس ی راستے میں رکھے جائیں اور غریب بچے کمhigher منظر کی نسبت ہنر سے کم ہونا ہوتا ہے ، تاکہ اچھ پٹریوں میں پھنس جائیں۔

مراعات یافتہ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے نوجوان بہترین تعلیم حاصل کرتے ہیں ، اور جب وہ کالج چھوڑتے ہیں تو ، وہ معزز ، اعلی آمدنی والے کیریئر کا تعاقب کرتے ہیں۔ غریب خاندانوں کے بچوں کا یہ حال نہیں ہے۔ دونوں ہی معاملات میں ایک نسل کی معاشرتی حیثیت دوسری نسل کو منتقل کردی جاتی ہے ، اسکول انفرادی قابلیت کے لحاظ سے اس عمل کو جواز پیش کرتے ہیں۔

تنازعات کے ماہر عمرانیات نہ صرف معاشرے میں عدم مساوات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ معاشرے میں عدم مساوات کو کم کرنے کے لئے بھی اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ نظام کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

تنقیدی تشخیص

اس مکتبہ فکر کی ایک بڑی پیروی ہے۔

یہ مثال معاشرے میں عدم مساوات اور تقسیم کو اجاگر کرتا ہے ، لیکن اس میں بڑی حد تک نظرانداز کیا جاتا ہے کہ مشترکہ اقدار اور باہمی انحصار کس طرح معاشرے کے ممبروں میں اتحاد پیدا کرسکتے ہیں۔

بہت حد تک ، اس مثال کے سیاسی مقاصد ہیں ، لہذا یہ اعتراض کا دعوی نہیں کرسکتا۔ تنازعات کے نظریات کا مقابلہ ہے کہ تمام طریقوں کے سیاسی نتائج ہیں۔

3. علامت باہمی تعامل کا نمونہ

کے ایک اشتراک **میکرو سطح ، واقفیت** ایک paradigms اور سماجی تنازعات functionalists-ساختی *معنی وسیع سماجی ڈھانچے پر توجہ مجموعی طور پر شکل معاشرے ہیں.*

علامتی بات چیت کا نمونہ ایک **مائکرو لیول واقفیت** مہیا کرتا **ہے ،** جس کا مطلب *ہے مخصوص صورتحال میں معاشرتی تعامل پر ایک توجہ مرکوز۔*

علامتی-تعامل پیرا *افراد کی روزمرہ تعاملات کی مصنوعات کے طور پر معاشرے کو دیکھتا ہے۔*
"سوسائٹی" **مشترکہ حقیقت کے** مترادف **ہے** *جسے* لوگ ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرتے وقت تعمیر کرتے ہیں۔

- انسان وہ مخلوق ہیں جو علامتوں کی دنیا میں رہتی ہیں ، جو ہر چیز کو معنی *میں شامل* کرتی ہیں۔
- حقیقت (مادی یا غیر مادی) کے ساتھ منسلک
علامتوں سے منسلک معنی۔ .علامات
- سماجی :علامت مواصلت کا ذریعہ ہیں۔ لہذا mb
زندگی کی بنیاد کے طور پر نشان

symb علامتوں کے بغیر ہمارے پاس رشتوں (آنٹیوں اور ماموں ، آجروں اور اساتذہ) کے معاملے میں دوسروں کو سمجھنے کا کوئی طریقہ کار نہیں ہوگا۔ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے پاس آنٹیوں اور ماموں جیسی علامتیں موجود ہیں جو ہمارے لئے وضاحت کرتی ہیں کہ ایسے تعلقات کیا ل. ہیں۔ ان علامتوں کا موازنہ علامتیوں جیسے بوائے فرینڈ یا گرل فرینڈ سے کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ تعلقات بالکل مختلف بدل جاتے ہیں۔

symb علامتوں کے بغیر ہم اپنے اعمال کو دوسروں کے ساتھ مربوط نہیں کرسکتے ہیں۔ ہم مستقبل کی تاریخ ، وقت اور جگہ کے لئے منصوبہ بندی کرنے سے قاصر ہوں گے۔ علامتوں کے بغیر نہ تو کوئی کتابیں ، فلمیں ، نہ اسکول ، نہ اسپتال اور نہ ہی کوئی حکومت ہوگی۔ **علامت معاشرتی زندگی کو ممکن بناتے ہیں۔**

- یہاں تک کہ خود یہ ہم کون ہیں کے بارے میں ہے کہ خیالات پر مشتمل ہوتا ہے کے لئے، علامت ہے۔ تبدیل ہوسکتا ہے۔ جب ہم دوسروں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں تو ہم اپنی ذات کے بارے میں اپنے نظریات کو مستقل طور پر ایڈجسٹ کرسکتے ہیں ، اس بنیاد پر کہ ہم دوسروں کے رد عمل کی ترجمانی کیسے کرتے ہیں۔

ہم اپنی حقائق کی وضاحت کرتے ہیں۔ تعریفیں مختلف ہوسکتی ہیں۔ تعریفیں ساپیکش ہوسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر بے گھر کون ہے؟ پولیس افسر کون ہے - تحفظ فراہم کرنے والا یا پریشانی کا خالق۔ اس کا ایک ساپیکش معنی ہے۔
میکس ویبر اس تمثیل کا ایک ماہر ہے۔ انہوں نے اس میں لوگوں کے نقطہ نظر سے کسی بھی معاشرتی ماحول کو سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا۔
ایک شخص دوسروں کے ساتھ اپنے تجربات کی پیداوار ہے

تنقیدی تشخیص

کنبہ ، اور معاشرتی طبق جیسے خلاصہ معاشرتی ڈھانچے کی افادیت سے انکار کیے بغیر ، یہ مثال ہمیں یاد دلاتا ہے کہ معاشرہ بنیادی طور پر *لوگوں کو باہمی گفتگو کرتا ہے۔* افراد معاشرے کا تجربہ *کیسے* کرتے ہیں۔
یہ نقطہ نظر ثقافت کے وسیع اثرات کے ساتھ ساتھ معاشرتی طبقے ، جنس اور نسل جیسے عوامل کو بھی نظرانداز کرتا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اجتماعی طور پر سائنس

:اسباق کا جائزہ

- سائنس کے اہداف
- سائنسی طریقہ کار کی خصوصیات Sci

سائنس علم ہے لیکن ہر طرح کا علم سائنس نہیں ہے۔ سائنس کائنات میں مشاہدے اور دوبارہ مشاہدے کے عمل کے ذریعہ کائنات میں یکسانیت کی دریافت کا ایک طریقہ ہے ۔ نتائج منظم ، منظم ، اور علم کے جسم کا ایک حصہ بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح سائنس ایک منطقی نظام ہے جو علم کو براہ راست ، منظم مشاہدے پر بیس کرتا ہے۔ اس طریقہ کار پر عمل کرنے سے سائنسی علم پیدا ہوتا ہے ، جو **تجرباتی ثبوت** پر منحصر ہوتا ہے ، یعنی ایسی *معلومات جس کی تصدیق ہم اپنے حواس کے ساتھ کر سکتے ہیں* ۔

سائنس کے مقاصد

سائنس کے مقاصد یہ ہوسکتے ہیں:

explain کچھ کیوں ہوتا ہے اس کی وضاحت کرنا۔
general عام کرنا۔ یکساں / اصول / قوانین کی دریافت۔
ob مشاہدے کے تحت واقع ہونے والے نمونوں ، یا بار بار چلنے والی خصوصیات کی تلاش کریں۔
ict پیش گوئی کرنا۔ موجودہ علم کی روشنی میں مستقبل میں کیا ہوگا اس کی وضاحت کرنا۔

طے شدہ اہداف کے حصول کے لئے طریقہ کار یہ ہے کہ حسی تجربات کے ذریعے معلومات جمع کی جائیں۔ لہذا ہم اسے مشاہدات کہتے ہیں اور مشاہدات کی تکرار بھی موجود ہے۔
محقق اپنی تلاشوں کے بارے میں **مثبت** بننا چاہتا ہے ۔ لہذا وہ قطعی ، حقیقت پسندانہ اور مثبت طور پر یقینی ہونا چاہتا ہے۔ لہذا محقق واضح وضاحت کے لئے واضح **مشاہداتی معیار** یعنی پیمائش کے اشارے تیار کرے گا ۔ اس نقطہ نظر کو **پوزیٹائزم** کہتے ہیں ۔ آگسٹ کامٹے نے 'مثبتیت پسندی' کی اصطلاح تیار کی ، جس کا مطلب ہے حسی تجربے پر مبنی علم۔

سائنسی طریقہ کار کی خصوصیات

1. **تجرباتی** Emp. توجہ کا مرکز وہ رجحان ہے جو انسانوں کے ذریعہ پانچ حواس کا استعمال کرتے ہوئے قابل مشاہدہ ہے۔ اگر ایک شخص دوسروں کا مشاہدہ کرتا ہے تو وہ مشاہدہ بھی کرسکتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قابل تکرار اور قابل قابل ہے۔

2. **قابل تصدیق** مشاہدات دوسرے مبصرین کی تصدیق یا تردید کے لئے کھلا ہوسکتے ہیں۔ دوسرے پچھلے نتائج کی تصدیق کے لئے اپنے حسی تجربات بھی استعمال کرسکتے تھے۔ مشاہدے کو دہرانے کے لئے مظاہر کی نقل نقل کرنا ضروری ہے۔ اس طرح انتھک اور انکشافات اس عمل سے ہٹ گئے ہیں کیونکہ یہ خصوصی افراد کے استحقاق کو حاصل رہی ہیں۔

3. **مجموعی** اس طریقہ کار کی طرف سے پیدا علم بڑھتی ہوئی پر رکھتا ہے۔ محققین اپنی تلاش اور پچھلے محققین کی تلاش کے مابین روابط استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نئی تلاشیں پچھلی تحقیقوں کی تائید کرسکتی ہیں ، ان کی تردید کرسکتی ہیں ، یا اس میں ترمیم کرسکتی ہیں لیکن یقینی طور پر علم کے موجودہ وجود میں ایک اور اضافہ ہے۔ نئے محققین کو شروع سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، بلکہ ان کے پاس علم کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے اور وہ اس پر مزید تعمیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

4. **خود** error . سے غلطی کا امکان ہمیشہ موجود رہتا ہے لیکن اچھی چیز اس کی شناخت اور اصلاح ہے۔ سیمینارز ، کانفرنسوں اور پیشہ ورانہ جرائد میں چھاپ کر تحقیقی نتائج کو دوسرے پیشہ ور افراد کے ساتھ شیئر کیا جاتا ہے۔ تبصرے موصول ہوئے ہیں اور غلطیاں ، اگر کوئی ہیں تو ، درست کردی گئیں۔ یہاں تک کہ سائنس دان بھی اپنے بیانات میں واضح نہیں ہیں۔ وہ عام طور پر ایک بیان دیتے ہیں جیسا کہ اس وقت موجود شواہد کی تائید میں ہوتا ہے۔ لہذا یہ بیان نئے شواہد کی دستیابی سے چیلنج کرنے کے لئے کھلا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

5. **نیتاتمک** سائنسی طریقہ کار کے ذریعے سائنسدانوں باتیں ہو کیوں کی وضاحت کرنے کی کوشش کریں؟ ایک خاص اثر پیدا کرنے والے عوامل کی تعداد ہوسکتی ہے لیکن محققین ہر عامل کی شراکت کے ساتھ ساتھ ایک ہی عوامل کے مختلف امتزاج کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح سے وہ عوامل یا عنصر کے امتزاج کی نشاندہی کرنے کی کوشش کرتا ہے جو زیادہ سے زیادہ اثر پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح سے وہ عوامل کی کم سے کم تعداد معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اثر میں تغیر کی وضاحت کرتے ہیں۔ یہ اجماع کا اصول ہے۔ اس طرح کی مشق کاوق اور اثر رشتہ کو طے کرنے کی کوشش ہے ۔

6. **اخلاقی اور نظریاتی غیرجانبداری** محققین ایسے انسان ہیں جن کی اقدار ، عقائد ، نظریات اور اصول ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ ذاتی قدریں ، عقائد اور نظریات تحقیق کے نتائج کو آلودہ نہیں کرتے ہیں۔ اگر یہ اثر و رسوخ ہے تو معلومات کی پاکیزگی میں ملاوٹ ہوجائے گی اور

سائنس دانوں کی پیش گوئیاں درست نہیں ہوں گی۔ لہذا سائنسی کام مقصد اور غیر جانبدار ہونا چاہئے۔ چونکہ انسان انسانوں کا مطالعہ کررہا ہے کہ وہ کس حد تک غیر جانبدار ہوسکتا ہے؟

7. **اعدادوشمار کی عام کاری کے** اعدادوشمار کا موازنہ کرنے کے لئے ایک آلہ ہے جو منایا جاتا ہے اور کیا منطقی توقع کی جاتی ہے۔ وہ اعداد و شمار کے تجزیے سے متعلق معلومات جمع کر رہے ہیں۔

8. **عقلیت پسندی** جمع شدہ حقائق کو دلائل سے سمجھانا ہے۔ لہذا سائنس دان اپنے تحقیقی کام میں منطق کی سخت حکمرانی کو استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کوئی بھی علم جو سائنسی طریقہ استعمال کرکے پیدا ہوتا ہے اسے سائنس کہا جاتا ہے۔ سوشیالوجی سائنسی طریقہ کار کو سمجھنے ، نمونوں کی شناخت اور انسانی طرز عمل کی پیش گوئی کے لئے استعمال کرتی ہے۔ لہذا ، عمرانیات انسانی معاشرتی زندگی کی سائنس ہے.

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 5

معاشرتی تحقیقات میں اقدامات

اسباق کا جائزہ:

معاشرتی تحقیقات میں اقدامات

- دلچسپی کے وسیع علاقے کو شناخت کیا

lo ریسرچ / مشاورت

ble مسئلہ کی تعریف

ore نظریاتی فریم ورک

- فرضی تصور (ع) / تحقیق کا سوال
- ریسرچ ڈیزائن
- ڈیٹا اکٹھا کرنا

ot فرضی تصور کی جانچ کرنا

- رپورٹ تحریری

تحقیقی عمل میں مرحلہ وار ترتیب درکار ہے۔ معاشرتی تحقیقات میں مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔

1. **شناخت دلچسپی کے وسیع رقبہ:** براڈ مسئلہ علاقے جہاں ایک تحقیق اور مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک ممکنہ ضرورت دیکھتا ہے پوری صورتحال سے مراد ہے. اس مرحلے میں جن مخصوص امور کی تحقیق کی ضرورت ہے اس کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی ہے. مثال کے طور پر دلچسپی کا وسیع علاقہ تعلیم کا پورا شعبہ ہوسکتا ہے ، یا تعلیم کے اندر ہی امتحان کا نظام ، طالب علم اساتذہ کے تعلقات ، نصاب سے متعلق سرگرمیاں ، کورس کے مندرجات اور اسی طرح کی باتیں ہوسکتی ہیں ۔ تعلیم کے وسیع علاقے کے اندر ، مختلف یونیورسٹیوں کے گریجویٹ امتحان میں طلباء کی بڑے پیمانے پر ناکامی کے بارے میں ایک مشاہدہ دیکھیں. اس طرح کی شناخت افراد کے تجربات اور یا عام مشاہدات پر مبنی ہوسکتی ہے جس میں کسی کو یہ احساس ہوسکتا ہے کہ صورتحال میں بہتری لانے کے لئے کچھ خاص تبدیلیاں رونما ہونے کی ضرورت ہے. جب مشاہدہ کردہ مظاہر کے ممکنہ طور پر اہم نتائج برآمد ہوتے دکھائی دیتے ہیں ، تب ہی کوئی دوسرا مرحلہ آگے بڑھ سکتا ہے.

2. **ریسرچ / مشاورت:** اس اقدام میں مشاہدہ کیا گیا ہے اس مسئلے پر ابتدائی معلومات جمع کرنا شامل ہے. گریجویٹ سطح پر طلباء کی بڑے پیمانے پر ناکامی کی ہماری مثال کے طور پر ، یہ محکمہ تعلیم کے متعدد افراد (اساتذہ ، معائنہ کار ، منتظمین) ، طلباء ، اور ساتھ ہی ان کے والدین کے ساتھ موجودہ وجوہات کی معلوم شدہ وجوہات کی کھوج سے غیر رسمی مشاورت کرکے کیا جاسکتا ہے. صورتحال اضافی طور پر کوئی انٹرنیٹ پر جاسکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے کہ اس معاملے سے متعلق کچھ سابقہ مطالعات قومی یا بین الاقوامی سطح پر کی گئیں ہیں. پیشہ ورانہ جرائد ، تحقیقی رپورٹس ، لائبریری میں طلبہ کا تحقیقی کام تحقیق کے مسئلے کی واضح نشاندہی میں ایک بڑی مدد ثابت ہوسکتا ہے.

3. ***Pro*.مسئلہ کی تعریف:** مسئلے کی تعریف یا مسئلے کا بیان ، جیسا کہ اس کا اکثر حوالہ دیا جاتا ہے *، اس سوال یا مسئلے کا واضح ، قطعی ، اور پیچیدہ بیان ہے جس کا جواب یا حل تلاش کرنے کے مقصد سے تفتیش کرنا ہے.* ہماری مثال میں ، مسئلے کی تعریف گریجویٹ سطح پر طلبہ کی اس طرح کے بڑے پیمانے پر ناکامی کی وجوہات تلاش کرنے کے لئے ہوسکتی ہے.

4. **نظریاتی فریم ورک:** نظریاتی فریم ورک تمام معلومات کو منطقی انداز میں مربوط کرنے کی ایک کوشش ہے ، تاکہ مسئلے کے ذمہ دار عوامل کو تصور اور تجربہ کیا جاسکے. اس اقدام میں اہم عوامل کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ ان کی شراکت یا اثر و رسوخ کے بارے میں یہ وضاحت کرنے میں کہ مسئلہ کیوں ہوتا ہے اور اسے کیسے حل کیا جاسکتا ہے. اس کے بعد مختلف عوامل (متغیر) کے درمیان شناخت شدہ انجمنوں کا جال نظریاتی طور پر اس جواز کے ساتھ بنے ہوئے ہوں گے کہ وہ مطالعہ کے تحت ہونے والی پریشانی کو کیوں متاثر کرسکتے ہیں. اس سے ہمیں مطالعے کا نظریاتی نمونہ ملے گا. **The .**

5. **فرضی** تصور (ع) **/ تحقیقی سوال (زبانیں):** مفروضے کی تشکیل (جو ایک قابل امتحان بیان ہے) یا مفروضے کی ایک بڑی تعداد اگلا منطقی اقدام ہے. عوامل (متغیر) کے مابین ایسوسی ایشن کے نظریاتی نیٹ ورک سے ، کچھ قابل فہم مفروضے یا فرضی تصورات پیدا کیے جا سکتے ہیں. مفروضے کی جگہ ایک تحقیق یا سوال کی تشکیل کے لئے بھی تشکیل دیا جاسکتا ہے. مثال کے طور پر موجودہ امتحان نظام کے سبب طلباء کی بڑے پیمانے پر ناکامی ہے؟ کیا طلباء کے مطالعے کے موجودہ نمونوں کی وجہ سے بڑے پیمانے پر ناکامی ہے؟ ایک اور بہت سے سوالات کے لئے جا سکتا ہے. **Hyp .**

6. **ریسرچ ڈیزائن:** اس مرحلے پر محقق ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقہ کار کی مدد کرتا ہے جس کی مدد سے وضع شدہ مفروضے کی جانچ کی جاسکتی ہے یا سوالات کے جوابات مل سکتے ہیں. محقق واضح طور پر بتاتا ہے کہ آیا وہ تجربہ مرتب کرے گا ، یا سروے کرے گا ، یا ڈیٹا اکٹھا کرنے کی کسی اور تکنیک کی پیروی کرے گا. وہ یہ بھی بتائے گا کہ ڈیٹا اکٹھا کرنے کے کون سے اوزار استعمال ہوں گے اور اعداد و شمار کا تجزیہ کیسے کیا جائے گا. **.6**

7. **ڈیٹا اکٹھا:** ایک بار جب ڈیٹا اکٹھا کرنے کی تکنیک کو حتمی شکل دے دی جائے تو اگلا مرحلہ فیلڈ میں اصل ڈیٹا اکٹھا کرنا ہے. **.7**

8. **ٹیسٹنگ پرختیارپنا (طبقات) / سوال (ے) کے جواب میں:** کے اعداد و شمار اس کے بعد جمع کیا گیا ہے ایک بار جب یہ کارروائی کی جائے کرنے کے لئے ہے کا تجزیہ کیا، اور پرختیارپنا (طبقات) کا تجربہ کیا. اسی اعداد و شمار کا استعمال یہ دیکھنے کے لئے کیا جاسکتا ہے کہ تحقیق کے سوالات کے جوابات کس حد تک تلاش کرنا ممکن ہے. ہماری مثال کے طور پر اعداد و شمار طلباء کی بڑے پیمانے پر ناکامی کے عوامل کی نشاندہی کرنے میں معاون ثابت ہیں. **.8**

9. **رپورٹ تحریر:** رپورٹ تحریر آخری مرحلہ ہے ، جس میں توقع کی جاتی ہے کہ تحقیق کے اس عمل کو انجام دینے کے لئے اٹھائے گئے ہر ایک اقدام کے بارے میں معلومات ہوں گی. مطالعہ کے **.9**

نتائج کی بنیاد پر کوئی بھی ہماری مثال میں طلباء کی بڑے پیمانے پر ناکامی میں کام کرنے والی recommendations قوتوں کی تشخیص کرسکتا ہے۔ اس تشخیص کو مسئلے کے حل کے ل سفارشات پیش کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق نمبر 6

سماجی میل جول

:اسباق کا جائزہ

سماجی تعامل کے اجزاء
- معاشرتی حیثیت
- کردار
- حقیقت کے سماجی تعمیر
- مواصلت ication

معاشرتی عمل انسانوں کی سرگرمی (مبنی) سرگرمی ہے۔ **سماجی تعامل** افراد اور گروہوں کی کارروائیوں کا باہمی اثر و رسوخ ہے۔ باہمی معاشرتی رشتہ وہ صورتحال ہے جس میں ایک شخص کا اصل یا متوقع سلوک دوسروں کے سلوک کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں افراد کے مابین یا لوگوں کے مابین عمل کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے سماجی تعامل ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ لوگ ایک دوسرے کے سلسلے میں عمل کرتے ہیں اور ان کا رد عمل ظاہر کرتے ہیں۔ بات چیت کے ذریعے ہم حقیقت پیدا کرتے ہیں۔ معاشرتی معاشرتی تعلقات کو سمجھنے کے ل. معاشرتی تعلقات کون سے اہم ہیں اور اس میں شریک ہونے کا کیا مطلب ہے۔

ان لوگوں سے آگاہی جس کے ساتھ آپ تعامل کرتے ہیں وہ کسی بھی معاشرتی تعلقات کا لازمی جزو ہے۔ لوگ کچھ متوقع انداز میں بات چیت کرتے ہیں اور اپنی روز مرہ کی سرگرمیوں میں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح بات چیت کے انداز قائم ہوجاتے ہیں ، لہذا ہم معاشرتی روابط کو نمونہ بناتے ہیں۔ لوگ زیادہ تر اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ سلوک اور برتاؤ کرتے ہیں۔ *لہذا معاشرتی سلوک بار بار ہوتا ہے ، اور اس حد تک توقع کی جاسکتی ہے۔* مثال کے طور پر لوگوں میں سلام ایک نمونہ پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اسلم او الاکم۔ وا الوکوم یو سلام۔ آپ کیسے ہو؟ الہامدو۔ اور آپ کیسے ہیں؟ کسی اور جگہ مبارک ہوسکتا ہے کہ گھر والوں کے تمام افراد کی صحت کے بارے میں پوچھ گچھ کریں۔

سماجی تعامل کے اجزاء

1. سماجی حیثیت
معاشرتی حیثیت ایک تسلیم شدہ معاشرتی مقام ہے جس کو فرد معاشرتی صورتحال میں قابض کرتا ہے۔

عام استعمال کی حیثیت سے کسی کی حیثیت سے وابستہ طاقت ، وقار اور مراعات کی نشاندہی ہوسکتی ہے۔ معاشرتی حیثیت کے معاشرتی معنی ہر روز کے معنی سے مختلف ہیں جو عام طور پر 'وقار' سے وابستہ ہوتے ہیں۔

حیثیت وہی ہے جو ہم ہیں اور ہم دوسروں کے رشتے میں کیا ہیں۔

حیثیت بھی کسی کی شناخت اور اس کے تعامل کا ایک کلیدی جزو ہے۔ قبضہ زیادہ تر لوگوں کے خود تصور کا ایک بہت بڑا حصہ ہے جو اکثر ایک تعارف کے ساتھ ساتھ تعامل کا بھی ایک حصہ ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بہت طویل عرصے بعد بھی لوگ اپنی زندگی کے کام کے لحاظ سے اپنا تعارف جاری رکھے ہوئے ہیں۔
سماجی حیثیت سے متعلق کچھ اور تصورات ہیں۔ یہ ہیں:

a. حیثیت سیٹ:
اسٹیٹس سیٹ سے مراد وہ *تمام حیثیت ہوتی ہے جو کسی شخص کے ایک مقررہ وقت پر ہوتا ہے۔* آپ اپنے والدین کا بیٹا / بیٹی ، آپ کے بہن بھائیوں کا بھائی / بہن ، آپ کے سماجی حلقے کا دوست ، ٹیم میں کھلاڑی ہوسکتے ہیں۔ پھر زندگی میں آپ اپنے پیشہ ، ازدواجی حیثیت (شوہر / بیوی) ، اور والدین کی حیثیت سے دوسرے درجہ کے سیٹ پر قابض ہوجاتے ہیں۔ زندگی بھر ، افراد درجنوں حیثیتوں کو حاصل اور کھو دیتے ہیں۔

ہم اپنی حیثیت کیسے حاصل کریں گے؟ بڑے پیمانے پر دو راستے اور اس کے ذریعہ انھیں دو قسموں کی حالتیں کہا جاتا ہے۔

b. حصول اور حاصل شدہ حیثیت
ایک ایسی معاشرتی حیثیت جو کسی کو پیدائش کے وقت ملتی ہے یا کوئی بعد میں زندگی میں غیر ارادی طور پر فرض کرلیتا ہے اس کی ایک ***حیثیت ہے۔*** یہ وہ مقامات ہیں جن کے بارے میں کسی کے پاس بہت کم یا کوئی چارہ نہیں ہے۔ مثال کے طور پر بیٹا ، پاکستانی ، نوعمر نوجوان ہوسکتا ہے۔

حاصل شدہ حیثیت سے مراد ایک ایسی معاشرتی پوزیشن ہوتی ہے جسے کوئی رضاکارانہ طور پر سنبھالتا ہے اور جو شخصی قابلیت اور کوشش کو ظاہر کرتا ہے ۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم ، ایک کھلاڑی ، ایک شریک حیات ، اور ایک گلوکارہ شامل ہیں۔
بہت سے مقامات دونوں میں لکھاوٹ اور کامیابی دونوں کا مجموعہ ہیں۔ لوگوں کی نشاندہی کی جانے والی حیثیتیں ان حیثیتوں پر اثر انداز ہوتی ہیں جو وہ حاصل کرتے ہیں۔ کسی شخص کا معاشرتی طبقہ اس کی پیشہ وارانہ کامیابیوں کو متاثر کرتا ہے۔

C. ماسٹر اسٹیٹس
ایک ماسٹر حیثیت *ایک ایسی حیثیت ہے جو معاشرتی شناخت کے لئے ایک غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے ، جو اکثر کسی شخص کی پوری زندگی کی تشکیل کرتی ہے۔ کسی* کا پیشہ ایک مثال ہے۔

3. رول

کردار ہے *کسی خاص حیثیت رکھتا ہے جو کسی کی توقع ایک رویے*۔ کردار کسی کی حیثیت کا متحرک پہلو ہے: ایک فرد ایک حیثیت رکھتا ہے اور اپنا کردار ادا کرتا ہے۔
کردار کے متعدد دیگر پہلو ہیں جیسے:

a. رول سیٹ
چونکہ ہم بیک وقت بہت سے مقامات پر قابض ہیں لہذا ہم متعدد کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی حیثیت سے متعلق ایسے متعدد کرداروں کی کارکردگی کو رول سیٹ کہا جاتا ہے۔ *رول سیٹ سے مراد ایک ہی حیثیت سے منسلک متعدد کردار ہیں۔* آپ کو طالب علم کی حیثیت حاصل ہے ، سوچئے کہ آپ نے کتنے کردار ادا کرنے ہیں۔

b. کردار تنازعہ اور کردار کا تناؤ

کردار کا تنازعہ *دو یا دو سے زیادہ مرتبوں کے مساوی کرداروں میں مطابقت نہیں رکھتا ہے۔* کسی عورت کی ماں اور دفتر میں ملازم ہونے کے کردار ایک دوسرے سے متصادم ہوسکتے ہیں۔
کسی ایک حیثیت سے وابستہ کردار ایک فرد سے مسابقتی تقاضے کر سکتے ہیں ، لہذا بیک وقت ان *سے مراد کسی ایک حیثیت سے متعلقہ* **r ole strain** کرداروں کی کارکردگی میں تناؤ پیدا کر سکتا ہے۔ لہذا *کرداروں میں عدم مطابقت ہے۔* کلاس میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ اساتذہ بھی طلبا کے ساتھ دوستی کا مظاہرہ کرنے کی مثال ہوسکتے ہیں۔

c کردار سے باہر نکلیں
ایک شخص اپنی زندگی پر غور کرتے ہوئے اور کسی خاص کردار میں جاری رکھنے کی اپنی صلاحیت پر شک کرنے کے بعد کردار سے باہر نکلنے کے عمل کا آغاز کرتا ہے۔ وہ متبادل کردار کا تصور بھی کرسکتا ہے اور

ہوسکتا ہے کہ اس کے لئے کام کرے۔ یہ اسٹیٹس ایگزٹ سے منسلک ہوسکتا ہے ، جو رضاکارانہ یا غیرضروری ہوسکتا ہے۔ ایک شخص رضاکارانہ طور پر ملازمت چھوڑنے کا فیصلہ کرتا ہے اور اس کے کردار سے باہر نکلنا ہوتا ہے۔ ایک شخص ریٹائر ہوجاتا ہے اور پھر اس کا کردار ختم ہوجاتا ہے۔ ایک سابق چیئرمین ، ایک سابق ڈائریکٹر "سابقہ ہونے کا عمل" اس کی مثال ہیں۔

3. حقیقت کی سماجی تعمیر

اپنے نفس کی حقیقت۔ ہم اپنی حقیقت کی تعمیر کرتے ہیں۔ مجھے وضاحت کا موقع دیں۔ میں اس کمرے میں داخل ہوتا ہوں اور فورا۔ ہی میں بن جاتا ہوں جو مجھے بننا ہے ، میں کیا بن سکتا ہوں۔ میں اپنے نفس موزوں شکل میں آپ کے سامنے پیش suitable *کی تعمیر کرتا ہوں۔ یعنی ، میں اپنے آپ کو اس رشتے کے ل کرتا ہوں جس کی میں آپ کے ساتھ تعلقات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور ، یقینا ، تم میرے ساتھ بھی ایسا ہی کرو گے۔*

کسی کی خود / حقیقت کی تعمیر کا یہ سارا عمل معاشرتی تعامل کے ذریعے سیکھنے پر مبنی ہے۔

حقیقت *کا* **معاشرتی تعمیر** *ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے لوگ تخلیق کے ذریعے باہمی تعامل کے ذریعے حقیقت کو تشکیل دیتے ہیں۔* سماجی باہمی رابطے کے ذریعے ہم حقیقت پر تبادلہ خیال کرتے ہیں یعنی کیا ہورہا ہے اس کے بارے میں کچھ معاہدہ ، اگرچہ لوگوں کو اس واقعے کے بارے میں مختلف اندازہ ہوسکتا ہے۔

بچپن ، جوانی اور بڑھاپے میں لوگوں کی زندگی کے معاشرتی تعمیر اس کی مثال ہوسکتی ہے۔ *ایسی صورتحال جو ہم اصلی کے طور پر بیان کرتے ہیں ان کے نتائج میں یا ان کے عملی ہونے کی صورت میں اصلی ہوجاتی ہیں۔* حقیقت جیسے لوگوں نے سمجھا ہے جیسا کہ انہوں نے تعمیر کیا ہے۔ عام طور پر استعمال ہونے والے فقرے کی حقیقت کیا ہے: آپ کیسے ہیں؟ کیا ہمارا مطلب جسمانی ہے؟ ذہنی طور پر؟ روحانی طور پر؟ مالی طور پر؟

4. مواصلات

مواصلات بات چیت کا ایک اور اہم جز ہے جس کے لئے ہمیں زبان زبانی ہونے کے ساتھ ساتھ غیر زبانی بھی ہونا ضروری ہے۔ انسان علامتیں ، نشانیاں اور کوڈ تیار کرتے ہیں جن کو وہ زندگی کی حقائق سے جوڑ دیتے ہیں۔ یہ نشانیاں ، علامتیں اور کوڈ حقیقت یا رجحان (مادی / غیر) کے لئے کھڑے ہیں

مادی) ، وہ خود بھی مظاہر نہیں ہیں۔ معانی علامتوں سے منسلک ہوتے ہیں اور معانی پر کچھ معاہدہ ہوتا ہے۔ معنی صورتحال سے متعلق ہوسکتے ہیں اور مختلف ثقافتوں کے لحاظ سے مختلف ہوسکتے ہیں۔

معاشرتی گروہوں

اسباق کا جائزہ:

- گروپ کے مختلف معانی
- سماجی گروپ کے دو لوازم
- سماجی گروپ کی اقسام
- گروپ سائز
- ایک نیا گروپ: الیکٹرانک کمیونٹیز کا خروج

گروپ کے مختلف معنی:
لوگوں کا کوئی جسمانی ذخیرہ۔ گروپ جسمانی قربت کے سوا کچھ نہیں بانٹتا۔ یہ محض ایک جمع ہے ، ایک اجتماعیت ہے۔

1. ان لوگوں کی تعداد جو کچھ مشترکہ خصوصیت کا اشتراک کرتے ہیں۔ جسے اکثر زمرے کے نام سے پکارا جاتا ہے۔
2. لوگوں کی تعداد جو بار بار چلنے کے کچھ منظم انداز کو شریک کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہوسکتا ہے جہاں لوگ آکر کام کریں ، تعلیم حاصل کریں ، کھیلیں۔
3. ان لوگوں کی تعداد جو ایک ساتھ ممبرشپ اور بات چیت کا شعور رکھتے ہیں۔

سماجی گروپ کے دو لازمی اجزاء۔ معاشرتی تعامل اور رکنیت کا شعور۔
ایک معاشرتی گروپ *دو یا دو سے زیادہ افراد ہوتا ہے جو ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں*۔ انسان جوڑے ، کنبے ، دوستوں کے حلقوں ، محلوں اور کام کرنے والی تنظیموں میں اکٹھا ہوتا ہے۔ جو کچھ بھی بنتا ہے ، ایک گروپ مشترکہ تجربات (معاشرتی تعامل کے ذریعے) ، وفاداریوں اور مفادات کے حامل لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
ہر فرد کے مجموعے کو معاشرتی گروپ نہیں کہا جاسکتا۔ آئیے کچھ دوسرے تصورات کو دیکھیں جو اکثر سماجی گروپ کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

زمرہ: عام حیثیت والے لوگ ، جیسے خواتین ، مسلمان ، پاکستانی ، طلباء ، اساتذہ ، اور کارکن۔ وہ دوسروں کو بھی جان سکتے ہیں جو ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ بہت بڑی اکثریت ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوسکتی ہے۔ لہذا مجموعی طور پر کوئی تعامل نہیں ہے۔ اس کے باوجود ، کسی بھی وسیع زمرے میں ہمیشہ چھوٹے گروپوں کی جیبیں رہتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں اور رکنیت کا شعور رکھتے ہیں۔

بھیڑ: افراد کا ایک عارضی کلسٹر جو بالکل بھی بات چیت کرسکتا ہے یا نہیں کرسکتا ہے۔ وہ بہت ہی عارضی ہیں ، اور بہت ہی ذاتی ہیں۔ یہ کلاس میں ایک ساتھ بیٹھے ہوئے طلبا یا ریلوے پلیٹ فارم پر ٹرین کے منتظر افراد ہوسکتے ہیں۔ حالات میں تبدیلی بھیڑ کو معاشرتی گروپ میں بدل سکتی ہے۔

معاشرتی گروہوں کے اقسام

پرائمری اور سیکنڈری گروپس

پرائمری گروپ ہے *ایک چھوٹے سماجی گروپ جن کے اراکین کی ذاتی اور پائیدار رشتوں کا اشتراک کریں*۔ وہ **بنیادی رشتوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔** تعلقات غیر رسمی ، مباشرت ، ذاتی اور کل ہیں۔ یہ گروپس ہم سب سے پہلے تجربہ کرتے ہیں۔ اس کی مثالیں ہوسکتی ہیں: فیملی ، پلے گروپ ، دوست۔ وہ ممبروں کو تحفظ کا احساس دلاتے ہیں۔ لوگوں میں عام طور پر جذباتی لگاؤ ہوتا ہے ، وہ وفادار ہوتے ہیں ، اور تعلقات خود ہی ختم ہوجاتے ہیں۔

ثانوی گروپ ہے *ایک بڑے اور اوبیکتیک سماجی گروپ جن کے اراکین ایک مخصوص مفاد یا سرگرمی کا پیچھا*۔ بنیادی گروہوں کے بالکل برعکس ان کے *تعلقات ثانوی ہیں* ۔ اس طرح کے تعلقات میں کمزور جذباتی تعلقات اور ایک دوسرے کا بہت کم ذاتی علم شامل ہوتا ہے۔ زیادہ تر ثانوی گروہ رسمی ، غیر اخلاقی ، طبقاتی اور مفید ہیں۔ یہ گروہ مقصد پر مبنی ہیں۔ بات چیت خوشگوار ہونے کے باوجود غیر معمولی ہوسکتی ہے۔ مثال موجودہ سیمسٹر میں سوشیالوجی کا کورس کرنے والے طلباء ہوسکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ صرف سمسٹر کے لئے اکٹھے ہوں اور ہوسکتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو کبھی نہ دیکھ سکیں۔ کام کی جگہ پر ساتھی کارکن ، ایک سیاسی پارٹی کے ممبران اس کی دوسری مثال ہوسکتے ہیں۔

گروپس اور آؤٹ گروپس

گروپ ایک ایسا سماجی گروپ ہے جو ممبر کی عزت اور وفاداری کا حکم دیتا ہے۔ میرے ضمیروں: مجھے لگتا ہے کہ میرا تعلق ہے انہیں. دوسرے: میں ان سے باہر ہوں۔ ایک گروپ سے باہر گروپ کے سلسلے میں گروپ موجود ہے ۔

آؤٹ گروپ ایک معاشرتی گروپ ہے جس کی طرف کوئی مقابلہ یا مخالفت میں محسوس ہوتا ہے۔
جدید معاشروں میں ممبرشپ زیادہ ہوسکتی ہے۔ قومی اسمبلی میں ممبران کا انتخاب مختلف سیاسی جماعتوں کے ٹکٹوں پر ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف مقابلہ کیا ہے (ایک دوسرے سے باہر گروپ) لیکن الیکشن کے بعد وہ ایک گروپ یعنی قومی اسمبلی کے ممبر ہیں۔
سادہ معاشرے میں اجتماعی طور پر گروپ سے خارج ہونا ظالمانہ ہوسکتا ہے — سماجی بائیکاٹ۔
گروپ میں اپنے ممبروں کے ساتھ وفاداری ، پہچان اور مددگار کی توقع ہے۔
یہ گروپس اہم ہیں کیونکہ وہ ہمارے طرز عمل کو متاثر کرتے ہیں۔

گروپ سائز
گروپ کے ممبروں کی بات چیت کرنے میں گروپ کا سائز اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چھوٹے سائز کے گروپوں میں ممبران میں انتہائی گہرے رشتے ہوسکتے ہیں لیکن ایسے گروہ کم مستحکم ہوتے ہیں۔ انتہائی جذباتی بات چیت کرنے والے دو افراد کے گروپ کو دیکھیں ، لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک چھوڑ جاتا ہے تو ، اس گروپ کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔
Dyad دو ممبروں کے ساتھ ایک سماجی گروپ ہے۔
ٹرائیڈ ایک سماجی گروپ ہے جس میں تین ممبر ہیں۔ یہ ڈیڈ سے زیادہ مستحکم ہے۔
جب گروہ تین افراد سے آگے بڑھتے ہیں تو ، وہ زیادہ مستحکم اور یہاں تک کہ متعدد ممبروں کے نقصان کو برداشت کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں ، گروپ کے سائز میں اضافہ سے شدید ذاتی تعامل کو کم کیا جاتا ہے ، جو صرف چھوٹے گروہوں میں ہی ممکن ہے۔

حوالہ گروپ
ہم اپنے رویوں اور سلوک کا اندازہ *کیسے* کریں گے؟ اکثر ، ہم ایک ریفرنس گروپ ، *ایک ایسا معاشرتی گروپ* استعمال کرتے ہیں جو *تشخیص اور فیصلے کرنے میں ایک نقطہ حوالہ کا کام کرتا ہے۔* ایک نوجوان فرد دوسرے ساتھی کارکنوں کو اسی طرح کے کام کے لئے دیئے گئے انعامات کا موازنہ کرکے اپنے کام کے انعامات کا اندازہ کرسکتا ہے۔
حوالہ دینے والے گروپس *ماڈل* ہوسکتے *ہیں* ، جو افراد کے لئے مثالی ہوسکتے ہیں۔ والدین اپنے بچوں کے لئے ریفرنس گروپ ہوسکتے ہیں۔ افراد ماڈل بھی ہو سکتے ہیں اور ہم انہیں **حوالہ افراد کے** طور پر بھی کہہ ایک استاد حوالہ فرد ہوسکتا ہے۔ A سکتے ہیں ۔ طلباء کے ل
حوالہ جات گروپ اور حوالہ افراد زندہ یا غیر زندہ افراد ہوسکتے ہیں ۔ وہ افسانے سے بھی ہوسکتے ہیں۔ قائد اعظم– پاکستانیوں کے لئے ایک حوالہ فرد ہوسکتے ہیں۔ ٹیلی ویژن پر دیکھتے ہوئے کارٹونوں سے بچے اپنے بہت سے حوالہ جات افراد چن لیتے ہیں۔
حوالہ دینے والے گروپس یا افراد منفی ماڈل بھی ہوسکتے ہیں جس کے تحت کچھ افراد ایسے افراد کے طرز عمل کو اپنانا نہیں چاہتے ہیں۔

دقیانوسی تصورات
یہ کسی دوسرے گروپ یا لوگوں کے زمرے کی گروپ شیئرڈ امیج ہے۔ یہ ایک مبالغہ آمیز وضاحت ہے جو کسی نہ کسی زمرے کے ہر فرد پر لاگو ہوتی ہے۔ ایسی تصاویر اقلیتی گروہ ، نوجوانوں کے بارے میں ، مسلمانوں کے بارے میں ، عیسائیوں کے بارے میں ، پاکستانیوں کے بارے میں ، مزدوروں کے بارے میں ہوسکتی ہیں۔ دقیانوسی تصورات تعصب کی بنیاد بن سکتے ہیں ، جو لوگوں کے پورے زمرے کے بارے میں سخت اور غیر منصفانہ عمومی ہے۔

معاشرتی فاصلہ
تعصب کا ایک پیمانہ *معاشرتی فاصلہ* ہے ، یعنی ، لوگ *کتنے* قریب سے *کسی* زمرے کے ممبروں کے ساتھ بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ یہ قربت یا قبولیت کی ڈگری ہے جو ہم دوسرے گروہوں کے بارے میں محسوس کرتے ہیں۔

نیٹ ورکس
ایک نیٹ ورک *کمزور معاشرتی تعلقات کا* جال ہے ۔ ایسے نیٹ ورک کے بارے میں سوچیں جو "فجی" گروپ ہے جس میں ایسے لوگ شامل ہیں جو کبھی کبھار رابطے میں آتے ہیں لیکن جن میں حدود اور تعلق کا ہ میں پھیلتا ہے ، اکثر بہتexpand احساس نہیں ہوتا ہے۔ نیٹ ورک "سوشل ویب" ہے جو بیرونی حص دور تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں بڑی تعداد میں لوگ شامل ہیں۔
کچھ نیٹ ورک گروپ بننے کے قریب ہیں ، جیسا کہ کالج کے فیلوز کا بھی ہے جو ای میل اور ٹیلیفون کے ذریعہ گریجویشن کے بعد رابطے میں رہتے ہیں ۔ عام طور پر ایک نیٹ ورک میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جن کو ہم جانتے ہیں - یا کون ہمارے بارے میں جانتے ہیں - لیکن جن کے ساتھ ہم شاذ و نادر ہی بات چیت کرتے ہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ایک نیا گروپ: الیکٹرانک کمیونٹیز کا خروج

کی دہائی میں ، ٹیکنالوجی کی وجہ سے ، ایک مکمل طور پر نئی قسم کے انسانی گروپ نے انٹرنیٹ 1990 کے ذریعے اپنا وجود ظاہر کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ایک دوسرے سے رشتہ ہے اور جو خود کو ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والا سمجھتے ہیں۔
انٹرنیٹ ایک ہزاروں کمپیوٹرز کا ایک سلسلہ ہے جو دنیا بھر میں ایک ساتھ ملا ہوا ہے۔ انٹرنیٹ پر، خبریں *ای* تقریبا *کسی* بھی قابل فہم موضوع communicat گروپ، نامی کے ہزاروں *استعمال جال*، لوگ ہیں جو پر. بات چیت کا یہ نیا طریقہ نئی ٹکنالوجی سے باہر نکلا ہے۔

الیکٹرانک مواصلات کی نئی شکلیں ، جنہیں بعض اوقات انفارمیشن سپر ہائی وے یا سائبر اسپیس کہا جاتا ہے ، نے ہمارے مکانات کو "گھٹا ہوا ماحول" بنا دیا ہے۔ اپنے گھروں کی دیواروں کے اندر رہتے ہوئے ، ہم فوری طور پر پوری دنیا میں دور دراز ترتیبات تک الیکٹرانک طور پر "سفر" کرسکتے ہیں۔ وہاں ، ہم ان لوگوں کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کرسکتے ہیں جو کبھی نہیں ملا ، نہ دیکھا ہے ، اور یہاں تک کہ ان کے ساتھ دوستی بڑھا سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ ایک نئی قسم کا گروپ ہے جسے **الیکٹرانک برادری** کہا جاتا **ہے۔** کچھ معاملات میں ، " **الیکٹرانک پرائمری گروپ" کی** اصطلاح اس نئی قسم کے گروپ کی طرف اشارہ کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے ، کیونکہ لوگ باقاعدگی سے ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں ، ذاتی معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں ، ایک دوسرے سے شناخت کرتے ہیں اور قربت کا احساس پیدا کرتے ہیں - اگرچہ وہ صرف "الیکٹرانک" سے "ملا" ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 8

تنظیمیں

اسباق کا جائزہ:

- رسمی تنظیموں کی اقسام
- بیوروکریسی

Bureau مثالی بیوروکریسی کی خصوصیات
Bureau بیوروکریسی کے مسائل

باضابطہ تنظیمیں بڑی ، ثانوی جماعتیں ہیں جو اپنے اہداف کو موثر انداز میں حاصل کرنے کے لئے منظم ہوتی ہیں۔ وہ معاشرے کو **عقلی سمجھنے** کی پیداوار ہیں ، جس کا مطلب ہے کہ انسانی معاملات تک پہنچنے کا صحیح طریقہ کے طور پر قواعد ، استعداد ، اور عملی نتائج کو قبول کرنا۔ ماضی حال کے لئے بہترین رہنمائی ہے یعنی **روایتی رجحانات** کو ترک کیا جاتا ہے۔ عقلیت پسندی سوچ کا ایک بالکل مختلف طریقہ تھا جو معاشرے میں پھیلتا ہے۔ اس نئے رخ نے معاشرے کو منظم کرنے کے انداز کو تبدیل کردیا۔ اس کے نتیجے میں ، **رسمی تنظیمیں ،** واضح مقاصد کے حصول کے لئے تیار کردہ ثانوی گروہ ، معاصر معاشرے کی ایک مرکزی خصوصیت بن چکی ہیں۔ اس کی مثال کاروباری کارپوریشنوں ، سرکاری محکموں ، کالجوں اور یونیورسٹیوں ، اسپتالوں ، جیلوں اور فوجی تنظیموں میں ہوسکتی ہیں۔

ایسی تنظیمیں جان بوجھ کر 'انسانی اعضاء والی سماجی مشینیں' بنائی جاتی ہیں۔ ان تنظیموں میں **معاشرتی تعلقات غیر اخلاقی ، رسمی اور منصوبہ بند ہیں۔** جدید معاشروں کے ممبروں کی روزمرہ کی زندگی پر ان تنظیموں کا بڑا اثر ہے۔

وہ] جدید زندگی کے عملی طور پر ہر پہلو سے دوچار ہیں۔ ... ہم عام طور پر تنظیموں میں پیدا اور مر] جاتے ہیں ، ان کے ذریعہ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ، اور ہم ان میں کام کرتے ہیں ، کھیلتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ ہم ٹیکس کی ادائیگی کرتے ہیں اور ایک سپرا تنظیم ، ریاست کے قوانین کی تعمیل کرتے ہیں ۔ واقعی مؤخر الذکر ہماری پیدائش ، ہماری موت اور اس کے درمیان جو کچھ ہوتا ہے اسے "تصدیق" کرتا ہے۔ (ایٹزونی اور (لہمن ، 1978

باضابطہ تنظیمیں ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ پیچیدہ ملازمتوں کو پورا کرنے کے لئے دانستہ انداز میں کام کرتی ہیں۔ دفاتر / مقامات برقرار ہیں لیکن ممبر آتے جاتے ہیں۔

باضابطہ تنظیموں کی اقسام

تین قسم کی تنظیموں کو اس بنیاد پر ممتاز کیا گیا ہے کہ لوگ کیوں حصہ لیتے ہیں یعنی یوٹیلیٹیریٹی ، ت مند۔Co نارمل اور جر

افادیت پسند تنظیمیں

ہر ایک کے بارے میں جو آمدنی کے لئے کام کرتا ہے وہ *مفید تنظیم* کا رکن ہے ، جو اپنے ممبروں کو وہ ملازمتیں ادا کرنے کے لئے ادا کرتا ہے جس کے لئے ان کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مثال کے طور پر بڑے کاروباری ادارے اپنے مالکان کے لئے منافع اور اپنے ملازمین کے لئے تنخواہ اور اجرت حاصل کرتے ہیں۔ روزگار کمانے کے لئے زیادہ تر لوگوں کو کسی تنظیم میں شامل ہونا ضروری ہے۔

عمومی تنظیمیں

نہیں بلکہ ان مقاصد کے حصول کے لئے شامل ہوتے ہیں جن کو join لوگ *معیاری تنظیموں میں* انکم کے ل وہ اخلاقی طور پر قابل سمجھتے ہیں۔ انہیں *رضاکارانہ تنظیمیں* بھی کہا جاتا ہے۔ ایسی تنظیموں کے مفادات معاشرتی خدمات ، معاشرتی عمل اور ماحولیاتی تحفظ ہوسکتے ہیں۔ وہ مخصوص معاشرتی امور سے وابستہ ہیں۔ اس کی مثال ایدھی ٹرسٹ ، ہلال احمر ، لائنس کلب ہوسکتی ہیں۔
رضاکارانہ تنظیمیں حصہ *لینے والی* جمہوریت کے لئے کوشاں ہیں ، جس میں تمام ممبروں کو تنظیم پر اثر انداز ہونے والے اہم سوالات پر تبادلہ خیال اور فیصلہ کرنے کا مساوی موقع ملتا ہے۔

زبردستی تنظیمیں

ان تنظیموں کی غیر اعلانیہ رکنیت حاصل ہے۔ یہ **کل اداروں** کی طرف سے اراکین کے بہت سخت کنٹرول کی خاصیت ہے کہ ٹاپ رینکنگ حکام. ارکان جسمانی اور معاشرتی طور پر 'بیرونی افراد' یا 'سول سوسائٹی' سے الگ ہوجاتے ہیں۔ اس کی مثالیں جیلیں ، نفسیاتی اسپتال اور فوجی اکائی ہوسکتی ہیں۔ کل ادارے انسان کے مجموعی احساس نفس کو بدل دیتے ہیں۔

نظر سے ، بہت ساری تنظیمیں ان تمام زمرے میں اسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ، ایک antمختلف نقط نفسیاتی ہسپتال مریض کے لئے ایک زبردستی تنظیم ، صحت کے پیشہ ور افراد کے لئے ایک مفید تنظیم ، اور ایک ہسپتال کے رضاکار کے لئے ایک معیاری تنظیم کے طور پر کام کرتا ہے۔

صحت کا سامان

بیوروکریسی ایک تنظیمی ماڈل ہے جو پیچیدہ کاموں کو موثر طریقے سے انجام دینے کے لئے عقلی طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ بیوروکریٹک کاروبار یا سرکاری ایجنسی میں ، اہلکار جان بوجھ کر اس تنظیم کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کے لئے پالیسی پر عمل درآمد اور نظرثانی کرتے ہیں۔

مثالی بیوروکریسی کی خصوصیات

1. **تخصص۔** بیوروکریسی میں مزدوری کی تقسیم ہوتی ہے اور ہر ممبر کا ایک خاص کام ہوتا ہے جسے پورا کیا جائے۔ تنظیم کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے تمام کاموں کو مربوط کیا جاتا ہے۔
2. **دفاتر کا درجہ بندی۔** بیورو کریسی عملے کو عمودی درجہ میں ترتیب دیتے ہیں۔ ہر فرد کی نگرانی 'اونچائیوں' کے ذریعہ کی جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں دوسروں کی نچلی پوزیشنوں

پر نگرانی ہوتی ہے۔ عام طور پر اعلی عہدوں پر کم لوگوں کے ساتھ ، ڈھانچہ بیوروکریٹک 'اہرام' کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اس درجہ بندی کی *اسائنمنٹ میں نیچے کی طرف بہاؤ اور احتساب اوپر کی طرف بہتا ہے* ۔ ہر سطح اس کے نیچے کی سطح کو ذمہ داریاں تفویض کرتا ہے ، جبکہ ہر ایک نچلی سطح ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے مذکورہ سطح کی ذمہ دار ہے۔

3. **تحریری اصول و ضوابط۔** عقلی طور پر نافذ کردہ قواعد و ضوابط نہ صرف تنظیم کے اپنے کام کاج کو بلکہ اس کے بڑے ماحول کو بھی کنٹرول کرتے ہیں۔ عام طور پر ، بیوروکریسی کا جتنا طویل عرصہ تک وجود ہوتا ہے اور جتنا بڑا ہوتا جاتا ہے ، اس کے اتنے ہی زیادہ تحریری اصول ہوتے ہیں۔
4. **تکنیکی قابلیت۔** ایک بیوروکریٹک تنظیم سے توقع ہے کہ وہ اپنے عہدیداروں اور عملے کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں تکنیکی قابلیت حاصل کرے ، اور مستقل طور پر کارکنوں کی کارکردگی کی نگرانی کرے۔ تشخیص کارکردگی پر مبنی ہے نہ کہ مفاد پرستی پر۔
5. **نقالی۔** قواعد ذاتی خواہشوں کو فوقیت دیتے ہیں۔ بیوروکریسی کے ممبران کسی خاص شخص سے نہیں ، دفتر سے بیعت کرتے ہیں۔ نقالی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ مؤکلوں اور کارکنوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ بیوروکریسی میں ہر کارکن بڑی مشین میں ایک چھوٹا سا کوگ بن جاتا ہے۔ ہر کارکن ایک قابل بدلا یونٹ ہے ، کیونکہ بہت سے دوسرے افراد ہر ایک خاص کام کو پورا کرنے کے ل. دستیاب ہیں۔ اس الگ تھلگ نقطہ نظر سے "بے چارہ بیوروکریٹ" کا تصور پیدا ہوتا ہے۔
6. **رسمی ، تحریری مواصلات۔** افسر شاہی کا دل لوگوں کا نہیں بلکہ کاغذی کارروائی ہے۔ آرام دہ اور پرسکون ، زبانی مواصلات کے بجائے ، بیوروکریسی رسمی ، تحریری یادداشتوں اور اطلاعات پر انحصار کرتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ، یہ خط و کتابت وسیع *فائلوں* میں جمع ہوجاتی ہے ۔

بیوروکریسی کے مسائل

بیورو کریسی افراد کو غیر انسانی اور ہیرا پھیری کر سکتی ہے ، اور اس سے ذاتی رازداری اور سیاسی جمہوریت کو خطرہ لاحق ہے۔

بیوروکریٹ ایلینیشن

افادیت بمقابلہ ان لوگوں کو غیر مہذب کرنے کی صلاحیت جس کی وہ خدمت کرنی ہے۔ وہی ہی نقالی جو کارکردگی کو فروغ دیتی ہے اہلکاروں اور مؤکلوں کو ایک دوسرے کی انفرادی ، ذاتی ضروریات کا جواب دینے سے روکتی ہے۔ بیوروکریٹک کے طریقہ کار پر عمل کریں۔ بیوروکریٹک ماحول سے بدلاؤ پیدا ہوتا ہے جہاں ایک انسان کو بڑی افسر شاہی مشینری کے ایک حصے (کوگ) سے گھٹا دیا جاتا ہے۔

بیوروکریٹک نا اہلی اور رسومیت

ریڈ ٹیپ: تنظیمی معمول اور طریقہ کار کے ساتھ پریشان کن مصروف عمل۔ حکمرانی ایک اصول ہے۔
بیوروکریٹک رسم (مرٹن): کسی تنظیم کے اہداف کو ناکام بنانے کے اصول اور قواعد و ضوابط سے دوچار رہنا۔

عصبیت فرد کی تخلیقی صلاحیت کو داغدار کرتی ہے اور تنظیمی کارکردگی کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔
معمولی تنخواہ - مؤثر طریقے سے انجام دینے کے لئے کوئی داغ نہیں - کوئی ترغیب نہیں - تمام رسم و رواج - اور اس کے نتیجے میں بدعنوانی۔

بیوروکریٹک جڑتا

بیوروکریٹک جڑتا سے مراد *بیوروکریٹک تنظیموں کی مستقل مزاجی کو ختم کرنا ہے۔*

اگر بیوروکریٹس کو موثر ہونے کے لئے تھوڑی حوصلہ افزائی ہوتی ہے تو ، یقینی طور پر ان کے پاس اپنی ملازمتوں کے تحفظ کی ہر وجہ ہے۔ اس طرح عہدیدار عام طور پر ان کی تنظیم کو مستقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کا مقصد پورا ہوجاتا ہے۔

سبق 9

ثقافت

اسباق کا جائزہ:

- کیا غیر انسانوں ثقافت ہے؟
- مخصوص ثقافت کی خصوصیات
- ثقافت کے اجزاء

ثقافت لوگوں کا رہن سہن ہے۔ یہ ان کا طرز عمل ہے ، جو انسانوں نے تخلیق کیا ہے۔ ثقافت میں شامل ہیں: *انمجیکٹ* (غیر مادی) اشیاء جیسے اقدار ، عقائد ، اصول ، زبان ، اور نظریات (نظریات: حقیقت کا ادراک) جو زندگی کی راہ پر چلتے ہیں۔ جس طرح سے ہم اپنے کردار ادا کرتے ہیں۔
ٹھوس چیزوں کے - مواد اشیاء۔ انسانوں نے زندگی کا یہ انداز وضع کیا ہے ، جس میں مادی اور + غیر مادی دونوں چیزیں شامل ہیں ۔ لہذا کچھ ماہر بشریات اس کو ماحول کا انسان ساختہ حصہ کہتے ہیں۔ ثقافت طرز عمل کے نمونے اور طرز عمل کے نمونوں کی پیداوار ہے

کیا غیر انسانوں کی ثقافت ہے؟
جبلت سے چلنے والے غیر انسان ۔ ان کے پاس حیاتیاتی پروگرامنگ ہے۔ انسان ثقافت سے رہنمائی کرتا ہے ، جسے سوشل پروگرامنگ کہا جاسکتا ہے۔ ثقافت سیکھی ، مشترکہ ، منتقلی ، اور یہ بدل رہی ہے۔

ثقافت کی کچھ مخصوص خصوصیات:

- **آفاقی:** ثقافت آفاقی ہے۔ ثقافت کے بغیر کوئی معاشرہ نہیں ہے۔ ثقافتوں کے ایک حصے کے طور پر تمام معاشروں میں پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ، شادی اور all بہت سارے پہلو ہیں جو تقریبا خاندان ، مذہب ، تعلیم ، شائستہ ، معیشت ، اور کھیل جیسے ادارے پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ معاشروں نے اقدار ، اقدار ، عقائد اور طرز عمل کے دیگر نمونوں کو تیار کیا ہے جو شادی اور کنبہ کے نظام کو چلاتے ہیں۔ ایک ایسا نمونہ پوری دنیا میں پایا جاسکتا ہے ، اور وہی مذہب ، تعلیم ، سیاسی طرز عمل ، معاشی سلوک وغیرہ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

- **تغیر:** ثقافت کے عالمگیروں میں تغیر **پزیر** ہے۔ دوسرے معاشروں میں اختلافات کے باوجود ، ari شادی اور خاندان کے ادارے کو دیکھ کر کوئی بھی پاکستان میں اس میں اتنا زیادہ فرق دیکھ سکتا ہے۔ بندوبست شدہ شادیں ، محبت کی شادیں ، تبادلہ شادیاں ، خریداری کے ذریعہ شادیاں ، نکاح کے اندر اور ساتھ ہی رشتہ دار رشتے ، یہ سب مختلف حالتیں ہیں جو پاکستان میں پائی جاتی ہیں۔ تب ایک شخص پورے ملک میں شادی کی تقریبات میں فرق دیکھ سکتا تھا۔ مشترکہ خاندان اور ایٹمی کنبے ، سنگل کمانے والے گھرانے اور دوہری کمانے والے خاندان ، آباواجداد والے خاندان اور مساوات پسند کنبے ، سرپرستی سے متعلق خاندان اور متعدد خاندان کچھ دوسرے پہلو ہیں جو پاکستانی معاشرے میں کنبہ کی تغیر کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسی طرح پوری دنیا میں مذہب میں مختلف حالتیں آتی ہیں۔ بادشاہت ، آمریت ، جمہوریت ، پارلیمانی شکل کی جمہوری یا صدارتی شکل ، بالغ حق رائے دہی یا انتخابی رائے دہندگی کے حق ، ووٹروں کی عمر ، مختلف ممالک کے بعد سیاسی نظام میں مختلف تغیرات ہیں۔ معاشی نظام بھی سوشلزم اور سرمایہ داری کی انتہا سے لے کر کسی بھی پیمانے پر مختلف ہوتی ہے۔

- **سیکھا:** ثقافت دوسروں کے ساتھ تعامل کے عمل کے ذریعے سیکھی جاتی ہے۔ حیاتیاتی عمل کے ذریعے اسے وراثت میں نہیں ملتا ہے۔ ہم بات کرنا ، چلنا اور اپنے بزرگوں کی تربیت کے مطابق کام کرنا سیکھتے ہیں۔ قدرت نے ہمیں بات کرنے کی صلاحیت فراہم کی ہے لیکن ہم متعدد زبانیں بولتے ہیں ، جو سبھی انسانوں نے تخلیق کیا ہے اور پاکستان کے ساتھ ساتھ پاکستان کے اندر بھی بہت زیادہ تغیر پایا جاتا ہے۔ نیز انسان مختلف زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسی طرح زندگی کے دوسرے طریقے ، جو ثقافت ہیں ، سیکھ گئے ہیں۔

مشترکہ: ثقافت کسی ایک فرد یا گروہ کی ملکیت نہیں ہے۔ اس کا اشتراک معاشرے کے red دوسرے ممبروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ آپ دوسروں کے ساتھ ٹی وی ٹرانسمیشن شیئر کررہے ہیں ، کلاس روم دوسروں کے ساتھ بانٹ رہے ہیں ، روڈ کو دوسروں کے ساتھ بانٹ رہے ہیں ، اور علم کو دوسروں کے ساتھ بانٹ رہے ہیں۔ آپ دوسروں کے ساتھ ثقافت کا اشتراک کر رہے ہیں کیونکہ آپ ایک معاشرتی انسان ہیں۔

منتقل: ثقافت کسی فرد یا گروہ کی موت کے ساتھ ختم نہیں ہوتی ہے۔ اس کی زندگی کے mitted دوران کہ فرد یا گروہ اپنی ثقافت کو آئندہ نسل تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح بچوں کی ہر نئی فصل ابتداء سے شروع نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ پہلے سے ہی ملنے والی چیزوں پر استوار ہوتی ہے۔ اسی طرح کلچر پروان چڑھتا ہے اور اسی طرح ہماری ثقافت زیادہ سے زیادہ مالا مال ہوتی جاتی ہے۔

تبدیل کرنا: ثقافت میں مسلسل تبدیلی آرہی ہے۔ وقت کی بدلتی ضروریات اور لوگوں کے تقاضوں · ایک نسل کے ذریعہ دوسری نسل میں منتقل کردہ طرز عمل کے نمونے one کو پورا کرنے کے ل مسلسل جاری ہیں۔ نئی ٹیکنالوجیز تیار کی جاتی ہیں اور دوسرے گروہوں اور معاشروں سے قرض لی جاتی ہیں۔ مختلف معاشروں کے مابین رابطے میں اضافے کے ساتھ ہی ثقافتیں بہت تیزی سے تبدیل ہورہی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ کسی طرح کی عالمی ثقافت کی طرف بڑھ رہے ہوں۔

اسی طرح کی تین اصطلاحات: ثقافت ، قوم اور سوسائٹی

ثقافت : مشترکہ طرز زندگی۔
قوم : نامزد سرحدوں کے اندر ایک سیاسی ادارہ۔
سوسائٹی : کسی قوم میں یا کسی دوسری حدود میں لوگوں کا منظم تعامل۔

پاکستان: قوم اور معاشرے ، لیکن بہت ساری ثقافتیں ہوسکتی ہیں۔
کثیر الثقافتی: زندگی کے مختلف طریقوں پر مشتمل ہے جو آپس میں مل جاتے ہیں۔

ثقافت کے اجزاء

علامتیں: کوئی بھی ایسی چیز جس میں ایک خاص معنی ہوتا ہے جو ثقافت میں شریک لوگوں کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔ سیٹی ، چمکتی ہوئی روشنی ، انگوٹھوں تک سب علامت ہیں۔
انسان ہر ایک سے وابستہ مختلف معانی کے ساتھ علامتیں بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ علامت مواصلت کے ذرائع کے طور پر استعمال ہوتی ہیں اور اس طرح ہماری زبان کا حصہ بن جاتی ہیں۔
یہاں تک کہ عمارتوں ، لباس ، جھنڈے اور رنگ کی ایک قسم کو بھی انسانی علامت کے ساتھ ساتھ معاشرے کے نقطہ نظر کی نشاندہی کرنے والی علامتوں کے طور پر بھی لیا جاسکتا ہے۔ سرخ ، سبز ، سفید ، نیلے ، گلابی ، ہر رنگ معاشرے میں کسی نہ کسی چیز کا ہوتا ہے۔ پاکستان میں بلیو جینز عام طور پر استعمال ہوتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ کس چیز کی علامت ہیں؟

زبان: علامتوں کا ایسا نظام جو معاشرے کے ممبروں کو ایک دوسرے سے بات چیت کرنے کی سہولت دیتا ہے۔ علامت زبانی ہوسکتی ہیں اور یہ تحریری الفاظ ہوسکتے ہیں۔ ہمارے ہاں زبانی ثقافتی روایات ہیں۔ ے کے طور پر مختلف حرف تہجی تیار کی ہیں۔ *زبان ثقافتی*as انسانوں نے تحریری زبان کے ایک حص *ترسیل کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔* کیا زبان زبان سے ہی منفرد ہے؟

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق **10**

(ثقافت (جاری ہے

:اسباق کا جائزہ

· (ثقافت کے اجزاء (مسلسل

· مثالی ثقافت اور ریئل ثقافت
· مادی اور غیر مادی ثقافت
ultural ثقافتی تنوع

قدریں: مطلوبیت ، نیکی اور خوبصورتی کے ثقافتی طور پر بیان کردہ معیار جو معاشرتی زندگی کے لئے وسیع رہنما خطوط کا کام کرتے ہیں۔ *کیا ہونا چاہئے؟*

ی راحت ، سرگرمی اور کام۔ سائنس ،comfort اقدار کی مثالیں: مساوی موقع ، کامیابی یا کامیابی ، ماد آزادی ، جسمانی فٹنس ، صحت ، وقت کی پابندی۔ دولت ، تعلیم ، مسابقت اور قابلیت۔ دیانت ، محنت کا وقار ، حب الوطنی۔ انصاف اور جمہوریت۔ ماحولیاتی تحفظ ، چیریٹی اور ترقی۔

بعض اوقات اقدار میں تضاد پیدا ہوسکتا ہے جس سے تنازعات پیدا ہوسکتے ہیں۔

عقائد : مخصوص بیانات جو لوگوں کے سچ ثابت ہوتے ہیں۔ اقدار وسیع اصول ہیں جو عقائد کو مسترد ی کا تجریدی معیار ہیں ، جبکہ عقائد خاص معاملات ہیں جنہیں افراد سچ یا غلطof کرتے ہیں۔ قدریں اچھ کہتے ہیں۔

اصول: قواعد اور توقعات جن کے ذریعہ معاشرہ اپنے ممبروں کے طرز عمل کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ لوگوں کی مشترکہ توقعات ہیں جو ان کے طرز عمل پر حکمرانی کرتی ہیں۔
نورمز: مینڈیٹنگ جو ہمیں نہیں کرنا چاہئے۔ بعض کاموں سے منع کرنا۔ Proscripttive
نسخے کے اصول: ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

موریس اور لوک ویز: ڈبلیو جی سمنر نے ان تصورات کو دیا۔

موریس (موریسہ): معاشرے کے مناسب اخلاقی طرز عمل کے معیارات۔ طرز زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ایسے معیارات کو ضروری سمجھا گیا ہے۔ یہ معاشرے کے تیار کردہ صحیح یا غلط کے تصورات ہیں۔ زیادتیوں کی خلاف ورزی دوسروں کی طرف سے سخت ردعمل لاتی ہے۔

فوک ویز : معمول ، آرام دہ اور پرسکون بات چیت کے لئے سوسائٹی کے رواج۔ ان کی اخلاقی اہمیت کم ہے۔ مثالیں ہوسکتا ہے: مناسب لباس ، مناسب سلام اور عام بشکریہ۔ لوگ عام طور پر لوک ویز کی خلاف ورزی کو نظر انداز کرتے ہیں۔

مثالی" ثقافت اور "حقیقی" ثقافت"
مثالی ثقافت : معاشرتی نمونہ جو ثقافتی اقدار اور اصولوں کے تحت لازمی قرار دیا جاتا ہے۔ مثالی اقدار اور اصول ، جو معاشرے میں مروجہ ہیں۔

اصل ثقافت: اصل معاشرتی نمونے جن کی صرف متوقع ثقافتی توقعات ہیں۔ وہ اصول اور قدر جن کا اصل میں لوگ پیروی کرتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کتنے لوگ ان ثقافتی نمونوں پر عمل کرتے ہیں۔ یا ایک شخص ثقافتی طرز پر کتنا مشاہدہ کرتا ہے۔ چونکہ اس کی تعداد میں وضاحت کی جاسکتی ہے لہذا اسے **اعدادوشمار کا معمول** بھی کہا جاسکتا ہے ۔

مادی اور غیر مادی ثقافت
ٹھوس اور ناقابل تسخیر کلچر جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔

ثقافتی تنوع
زندگی کے بہت سے طریقے ہیں؛ لہذا ثقافت میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ایک معاشرے میں شادی اور کنبہ کے انداز ، تعلیم کے نمونے ، عبادت کے نمونے اور روزی کمانے کے نمونے میں فرق ہوسکتا ہے۔ پاکستان میں صوبے اور صوبوں میں ثقافتی فرق پایا جاتا ہے۔

کینیڈا جیسے ممالک ، جو تارکین وطن سے اباد ہیں ، ایک بڑا ثقافتی تنوع ظاہر کرتے ہیں۔ لوگ دنیا بھر سے کینیڈا چلے گئے اور اپنے ساتھ ثقافتی اختلافات لائے اور بہت سے معاملات میں ان کے ساتھ جاری رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سبق 11

(ثقافت (جاری ہے

اسباق کا جائزہ:

- سماجی طبقے کی طرف سے ثقافت
- ذیلی ثقافت
- کثیر الثقافتی ic
- انسداد ثقافت ter
- ثقافتی تبدیلی
- ثقافتی لگ ultural
- ثقافتی تبدیلی کا سبب بنتا ہے
- ایک عالمی ثقافت
- ثقافت اور انسانی آزادی

معاشرتی طبقے کے ذریعہ ثقافت

ثقافتی تنوع معاشرتی طبقے میں شامل ہوسکتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں ، ہم عام طور پر کلاسیکی ادب ، موسیقی ، رقص ، اور مصوری جیسے فن کی شکل کے معنی کے لئے "ثقافت" کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کی وضاحت کرتے ہیں جو باقاعدگی سے تھیٹر میں "مہذب" ہوتے ہیں ، کیوں کہ ہمارے خیال میں وہ "زندگی میں بہتر چیزوں" کی تعریف کرتے ہیں۔ ہم عام لوگوں کے ساتھ کم فراخدلی سے بات کرتے ہیں ، یہ فرض کرتے ہیں کہ روزمرہ کی ثقافت کسی نہ کسی حد تک کم اہل ہے۔ اس طرح کے فیصلوں کا مطلب یہ ہے کہ بہت سارے تہذیبی نمونے معاشرے کے صرف کچھ افراد تک آسانی سے قابل رسائی ہیں۔ کچھ خاص طبقوں کے ساتھ اس طرح مخصوص ثقافتی نمونے وابستہ ہیں۔ ہم مختلف طبقات میں مختلف ثقافت کے دیگر اجزاء کی دلیل کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔ culture حالتوں کو تلاش کرنے کے ل

لوگ اکثر معاشرے کو مختلف معاشرتی طبقات میں تقسیم کرتے ہیں اور یہ پاتے ہیں کہ ہر طبقہ اپنے اصول وںmarriage ، اقدار ، عقائد ، رویوں اور سوچ میں فرق کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان اصولوں ، اقدار اور روی کا تعلق شادی اور کنبہ ، مذہب ، تعلیم ، معاش کمانے یا ان کے سیاسی طرز عمل کے اداروں سے ہوسکتا ہے ، ان اختلافات کو پایا جاسکتا ہے۔ اس تناظر میں ثقافت کو اکثر اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے:

اعلی ثقافت : ثقافتی نمونے جو معاشرے کے اشرافیہ کو ممتاز کرتے ہیں۔
مشہور ثقافت : ثقافتی نمونے جو معاشرے کی آبادی میں عام ہیں۔
غربت کی ثقافت : ثقافتی نمونوں کو غریبوں نے شیئر کیا ہے۔

ذیلی ثقافت
وں کو الگ کرتے ہیں۔ نمونوں کا جھرمٹ جو دونوںse ثقافتی نمونے جو معاشرے کی آبادی کے کچھ حص معاشرے کی عمومی ثقافت سے متعلق ہیں لیکن اس سے ممتاز ہیں۔ اس کی مثال یہ ہوسکتی ہے: طلباء کی ذیلی ثقافت ، کاروبار کی ذیلی ثقافت۔

کثیر الثقافتی
ایسی پالیسی جس کے بعد کچھ حکومتیں عمل کرتی ہیں جس کے تحت وہ معاشرے میں ثقافتی تنوع کو تسلیم کرتے ہیں اور تمام ثقافتی روایات کی مساوات کو فروغ دیتے ہیں۔ کینیڈا کی حکومت ایسی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

انسداد ثقافت
یہ ایک ذیلی ثقافت ہے ، جو غالب ثقافت کی مخالفت میں ہے۔ ثقافتی نمونہ جو معاشرے میں بڑے پیمانے پر قبول شدہ نمونوں کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اس کی مثال ہپیوں اور منشیات استعمال کرنے والوں کی ہوسکتی ہے۔

ثقافتی تبدیلی
ثقافتی تبدیلی وقت کے ساتھ ثقافت میں ردوبدل کا عمل ہے۔ وقت میں دو نکات کے مابین کسی خاص نمونہ میں ہونے والے فرق کو ثقافتی تبدیلی کہا جاسکتا ہے۔ یہ خاندانی طرز میں تبدیلی ہوسکتی ہے ، جو پاکستانی معاشرے میں 'مشترکہ خاندانی نظام' سے 'جوہری خاندانی نظام' میں تبدیل ہو رہی ہے۔

ثقافتی لگ

ثقافت کے تمام حصے (عناصر) ایک ہی شرح پر تبدیل نہیں ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ دوسرے کے مقابلے میں تیزی سے تبدیل ہوجاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مادی ثقافت غیر مادی ثقافت کے مقابلے میں تیزی سے بدل سکتی ہے۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ عادات کو جلد تبدیل کرنا مشکل ہے۔

ثقافت کے دو مربوط عناصر میں تبدیلی کی مختلف شرح کے نتیجے میں ایک عنصر دوسرے سے پیچھے رہ سکتا ہے۔ ولیم ایف اوگورن نے ثقافت کے دو حصوں کے مابین اس فرق کو 'ثقافتی وقفہ' قرار دیا۔ اس طرح کی ثقافتی وقفے سے عام طور پر نظام میں خلل پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم سڑک پر بہت سے گاڑیاں دیکھتے ہیں۔ ان کی رفتار میں بھی اضافہ ہے۔ نقل و حرکت میں تیزی سے اضافہ ہے۔ آئیے ایک اور متعلقہ پہلو کو دیکھیں۔ ان گاڑیوں کو سڑکوں کے معیار میں اسی طرح کی تبدیلی کی ضرورت ہے ، جو اس کے مطابق تبدیل نہیں ہوا ہے یا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پیچھے رہ گیا ہے۔ نتیجے میں ٹریفک جام ، حادثات اور آلودگی کی وجہ سے بہت ساری خلل پڑتا ہے۔ آپ عوام میں 'ٹریفک احساس' بھی دیکھ سکتے ہیں ، چاہے وہ ڈرائیور ہوں ، مسافر ہوں ، سائیکل سوار ہوں یا پیدل چلنے والے ہوں۔ آٹوموبائل میں اضافے اور عوام میں ٹریفک احساس کو بڑھاوا دینے کے مابین اس نظام میں رکاوٹ بھی پیدا ہوتی ہے۔

ثقافتی تبدیلی کی وجوہات
:تین عوامل معاشرے کی ثقافت میں تبدیلی لاتے ہیں۔ یہ ہیں

ایجادات: موجودہ عناصر میں سے نئے ثقافتی عناصر بنانے کا عمل۔ چونکہ جدید انسان کے پاس ثقافتی زیادہ مالدار ذخیرہ موجود ہے لہذا اس نے پرانے زمانے میں انسان سے زیادہ ایجادات ric عناصر کا نسبتا usel ے کو دوبارہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے یہ پہلےrein تخلیق کیں۔ جدید آدمی کو پہی استعمال کرنا ہے ، اس پر بہتری لانا ہے اور کچھ نیا لانا ہے۔

دریافت: یہ تلاش کرنے کا عمل ہے جو پہلے سے موجود ہے۔

بازی: اس کا مطلب ایک معاشرے سے دوسرے معاشرے میں ثقافتی خصلتوں کا پھیلانا ہے۔ یہ دوسرے گروہ کے ذریعہ ثقافت کا قرض لینا ہے۔ دونوں گروہوں یا معاشروں کے مابین بازی کے لئے ضروری ہے۔ پرانے زمانے میں ، نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع کی ترقی کی کمی کی وجہ سے ، مختلف معاشروں کے مابین رابطے محدود تھے۔ لہذا بازی بھی محدود تھی۔ جو بھی بازی ہوئی وہ جسمانی رابطے کا زیادہ نتیجہ تھا۔ لیکن جدید دور میں نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع میں ایک انقلاب برپا ہے۔ فی الحال لوگوں کو دوسرے other ایک دوسرے کی ثقافت کے بارے میں جاننے اور ایک دوسرے سے قرض لینے کے ل معاشروں سے جسمانی رابطے میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کی مدد سے لوگوں کو دوسری ثقافتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ اپنی ثقافتی خصلتوں کا قرض لینا پسند کرسکتے ہیں۔ بازی عمل کی سہولت کے ساتھ ثقافتی تبدیلی آج کل کافی تیز ہے۔

نسلی نسخہ
کسی کی ثقافت کو اپنے ثقافت کے معیار کے مطابق جانچنے کا عمل۔ لوگ اپنی ثقافت کو دوسروں سے بالاتر سمجھتے ہیں اور دوسروں کے سلوک کے نمونوں کا اندازہ کرنے کے لئے اپنے معیارات کا اطلاق کرتے ہیں۔ سارا فیصلہ کسی کی اپنی ثقافت پر مرکوز ہے۔

Xeno-Centrism
دوسرے کی ثقافت کو اپنے آپ سے بالاتر سمجھنا۔

ثقافتی رشتہ داری
کسی ثقافت کو اپنے معیار کے مطابق جانچنے کا عمل۔ طرز عمل کا ایک خاص نمونہ صحیح ہے یا غلط ہے جیسا کہ اس کی پیروی کرنے والے لوگوں نے اعلان کیا ہے۔ چونکہ یہ لوگ کسی خاص رواج کی پیروی کر رہے ہیں ، اس لئے شاید اس معاشرے میں کوئی مفید کام انجام دے رہے ہوں۔ بہر حال ، ایک ہی عمل ایک گروہ کے لئے کارآمد ثابت ہوسکتا ہے اور اسی معاشرے میں دوسرے گروہ کے لئے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔

ایک عالمی ثقافت
آج ، پہلے سے کہیں زیادہ ، ہم اسی طرح کے ثقافتی طریقوں کا مشاہدہ کرسکتے ہیں جو پوری دنیا میں چل رہے ہیں۔ ہمیں جینز پہنے ہوئے ، واقف میوزک سننے اور مختلف ممالک میں بہت سی ایک جیسی مصنوعات لوگ کچھ بین الاقوامی زبان سیکھتے People کے اشتہار دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مواصلات کے مقاصد کے ل ہیں۔ کیا ہم واحد عالمی ثقافت کی طرف گامزن ہیں؟

معاشروں کا اب پہلے سے کہیں زیادہ ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ ہے ، جس میں سامان ، معلومات اور :لوگوں کا بہاؤ شامل ہے۔ ہم عالمی سطح پر اس کے ذریعے جڑے ہوئے ہیں

- **.عالمی معیشت: اشیا کے بہاؤ**
- **.گلوبل مواصلات: معلومات کے بہاؤ**

عالمی ہجرت: لوگوں کا بہاؤ۔ mig

یہ عالمی روابط دنیا کی ثقافتوں کو اور ملتے جلتے ہیں۔ لیکن عالمی ثقافت مقالہ کی تین پابندیاں ہیں۔ سب سے پہلے ، سامان ، معلومات اور لوگوں کا عالمی سطح پر بہاو ناہموار ہے۔ عام طور پر ، شہری علاقوں کے ایک دوسرے سے مضبوط تعلقات ہیں ، جبکہ بہت سے دیہی دیہات الگ تھلگ رہتے ہیں۔ تب مغربی معاشرے کی زیادہ سے زیادہ معاشی اور فوجی طاقت کا مطلب یہ ہے کہ یہ معاشرہ باقی دنیا پر اس سے کہیں زیادہ اثر انداز ہوتا ہے جتنا کہ دوسرے ممالک میں ہوتا ہے۔ دوسرا ، عالمی ثقافت کا مقالہ یہ مانتا ہے کہ ہر جگہ لوگ مختلف نئے سامان اور خدمات کے *متحمل* ہیں ۔ ایسا نہیں ہے کیونکہ غریب ممالک اس کا متحمل نہیں ہوسکتے ہیں۔ تیسرا ، اگرچہ اب بہت ساری ثقافتی روایات پوری دنیا میں پائی جاتی ہیں ، لیکن ہر جگہ لوگ ان کے ساتھ وہی معنی نہیں رکھتے ہیں۔ لوگوں کو دوسرے کے ثقافتی طریقوں کو اپنے نقطہ نظر سے سمجھانا ہوتا ہے۔

ثقافت اور انسانی آزادی

ثقافت لوگوں کے طرز عمل پر ہر طرح کی رکاوٹیں ڈال سکتی ہے اور ایک ہی وقت میں آزادی بھی ہے جو ایک ہی ثقافت کے ذریعہ مہیا کی جاسکتی ہے۔
ثقافت رکاوٹ کے طور پر: ثقافت کے بغیر نہیں رہ سکتا لہذا ہمیں اسے قبول کرنا ہوگا۔ ہم ثقافت کے قیدی ہیں۔
بحیثیت ثقافت: ثقافت ہماری دنیا کو بنانے اور اس کا دوبارہ بنانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 12

معاشرتی: انسانی ترقی

:اسباق کا جائزہ

- فطرت
- پرورش کرنا
- لوگوں سے الگ رہنا

سیکھنے کے حالات کی فراہمی ning

:انسانی ترقی دو مفروضوں پر مبنی ہے

1. شیرخوار انسانی معاشرتی **نوزائیدہ جو انسانی معاشرے کا رکن بننے کی صلاحیت رکھتا ہے** ۔ سلوک سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ صلاحیت قدرت کے ذریعہ ہر عام بچے کو مہیا کرتی ہے۔ لیکن

2. دوسرے انسانوں کے ساتھ بات چیت نہیں ہے جب تک نوزائیدہ بچے سماجی بہبود نہیں بن سکتا.

پیدائش کے وقت بے بس ، انسانی شیرخوار دوسروں پر انحصار کرتا ہے کہ وہ پرورش اور دیکھ بھال کرے۔ انسانی شیر خوار سب سے بے بس ہیں۔ ایک انسان کا بچہ کم سے کم چار یا پانچ سال کی زندگی میں مدد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ انسانی بچے **کی بقا** کی **بات ہے** ۔ اور پھر انسانی بچے کو معاشرتی وجود اسے انسانی معاشرے کے دوسرے ممبروں کے ساتھ تعامل کی ضرورت ہوتی ہے جس he میں بدلنے کے ل کے بغیر سیکھنے کی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے۔ تبدیلی کا یہ عمل معاشرتی ہے۔

اجتماعی عمل ایک ایسا عمل ہے جس کے تحت لوگ دوسروں کے ساتھ باہمی تعامل کے ذریعے سیکھتے ہیں جسے معاشرے میں زندہ رہنے اور کام کرنے کے لئے انھیں معلوم ہونا چاہئے۔ اس عمل میں ، جیسا کہ مقامی ثقافت نے بیان کیا ہے ، وہ یہ سیکھتے ہیں کہ ان کی حیثیت سے کیا کردار وابستہ ہیں۔ نیز ، جیسا کہ ثقافت کی تجویز کردہ ، وہ ان کرداروں کو ادا کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ لہذا یہ **فطرت** اور **نیچر کی** بات ہے **۔**

فطرت

فطرت انسان کے لئے وراثت کی شراکت کا مطلب ہے ، جس میں جسمانی خصوصیات شامل ہوسکتی ہیں اور جو انسانی جسم کے اندر ہے۔ ممکنہ طور پر جسمانی اور نفسیاتی خصوصیات وراثت کے ذریعہ پھیل سکتی ہیں۔ وراثت کے ذریعہ جو بھی پھیل رہا ہے اسے فطرت نے دی ہوئی انسانی **صلاحیت** سمجھا جاسکتا ہے۔

حیاتیاتی عزم 19 ویں صدی کے آخر میں غالب رہا ۔ اس پوزیشن کے حامیوں کا موقف ہے کہ پیدائشی عوامل نے انسانی طرز عمل اور شخصیت پر زیادہ اثر ڈالا ہے۔ 20 ویں صدی کے دوسرے عشرے میں حیاتیاتی عزم کو معاشرتی اور تہذیبی عزم نے بے گھر کردیا ۔ استدلال کی خاطر جڑواں بچوں کا ایک ہی نسب ہونا چاہئے ، چاہے ان کو الگ کردیا گیا ہو ، لیکن ایسا ایسا نہیں ہوتا ہے۔ در حقیقت ، ان کے طرز عمل سے ، بہت حد تک ماحول [جسمانی ، ثقافتی ، معاشرتی] متاثر ہوتا ہے ، جو اس کی **پرورش کے** عمل کا حصہ ہوسکتا ہے ۔ بہر حال ، جسمانی اور نفسیاتی میک اپ کے ساتھ تناؤ کے لئے بہت ساری جینیاتی انجینئرنگ بھی کام میں آچکی ہے۔

نیچر

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ، 20 ویں صدی میں ، انسانی طرز عمل کی حیاتیاتی وضاحت کو چیلنج کیا گیا تھا۔ یہ فرض کیا گیا تھا کہ انسانی طرز عمل کا زیادہ تر حصہ فطری نہیں تھا۔ بلکہ یہ سیکھا گیا تھا۔ اس طرح ، ہر جگہ لوگ یکساں طور پر انسان تھے ، صرف ان کے سیکھے ہوئے ثقافتی نمونوں میں مختلف تھے ، جس نے ان کی پرورش کے کردار کو اجاگر کیا تھا۔

آج معاشرتی سائنس دان *کسی بھی* طرز عمل کو فطری بیان کرنے سے محتاط ہیں ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حیاتیات انسانی سلوک میں کوئی حصہ نہیں رکھتی ہیں۔ انسانی زندگی ، آخر کار ، انسانی جسم کے کام پر منحصر ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ بچے اکثر حیاتیاتی خصائص (*جیسے* اونچائی ، بالوں کا رنگ ، اور رنگت) اپنے والدین کے ساتھ بانٹتے ہیں اور یہ کہ ذہانت ذہانت ، استعداد ، اور شخصیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جینیاتی انجینئرنگ کی شراکت کو نظر انداز کرتے ہوئے ، جسمانی خصوصیات حیاتیاتی اعتبار سے طے کی جاتی ہیں۔ اگرچہ معاشرتی تشریحات ہیں۔ ہم دوسرے کے ساتھ تعامل کے ذریعے یہ معاشرتی تعبیرات سیکھتے ہیں

انسانی معاشرے کے ممبران۔ فطرت کی اہمیت سے انکار کیے بغیر ، فطرت انسانی طرز عمل کی تشکیل میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ زیادہ واضح طور پر ، *پرورش ہماری فطرت بن چکی ہے۔*
پرورش کے حصے کے طور پر ، انسانی صلاحیتوں کی ترقی کے مواقع فراہم کیے جانے ہیں۔ اگر معاشرہ سیکھنے کے مواقع فراہم نہیں کرتا ہے تو ، فطرت کے ذریعہ دی گئی انسانی صلاحیتیں ضائع ہوسکتی ہیں۔
لوگوں سے الگ رہنا

بچوں کے اذیت ناک واقعات ، بدسلوکی سے کنبہ کے افراد کے ذریعہ الگ تھلگ ہوجاتے ہیں جو انسانوں کو معاشرتی تجربے سے محروم رکھنے کی وجہ سے ہونے والے نقصان کو ظاہر کرتے ہیں۔ آپ کی درسی کتاب میں حوالہ دیا گیا ہے کہ اس طرح کے تین معاملات پہلے بھی بھیجے جا چکے ہیں۔ یہ معاملات درج ذیل ہیں:

- انا - 5 سال کی عمر میں دریافت ہوا۔
- اسابیل - 6 سال کی عمر میں دریافت ہوا۔
- جنی - 13 سال کی عمر میں ie

دریافت ہوا۔ (ان معاملات کا نصابی کتاب میں مطالعہ کیا جاسکتا ہے)۔
تمام شواہد انسانی ترقی میں معاشرتی تجربے کے اہم کردار کی نشاندہی کرتے ہیں۔ انسان زیادتی اور قلیل مدتی تنہائی سے باز آسکتا ہے۔ لیکن ایک نقطہ ایسا بھی ہے جہاں بچپن میں تنہائی مستقل ترقی کو پہنچنے والے نقصان کا سبب بنتی ہے۔

سیکھنے کے حالات کی فراہمی

انسانی صلاحیتوں کی ترقی میں سیکھنے کے حالات کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں انسانی گروہ اہم کردار ادا کرتا ہے بذریعہ:

- حالات سیکھنے کی فراہمی؛
- رہنمائی کی فراہمی؛ اور
- رویے کو کنٹرول.

انسانی گروہ جیسے کنبے کے ساتھ جس کا بچہ عام طور پر پہلا رابطہ ہوتا ہے وہ سیکھنے کے ان مواقع فراہم کرتا ہے۔ یہ سیکھنے کے حالات فراہم کیے جاتے ہیں **خود کار طریقے** سے دن کے دن کے خاندان میں معمول کی سرگرمیوں. بچے اپنے ارد گرد کی باتیں کرتے ہوئے سنتے ہیں ، چلتے پھرتے اور مختلف کردار ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ایک لڑکی اپنی والدہ کو کھانا پکانے کے انتظامات ، جس طرح سے کھانا پکوان کرتی ہے ، مہمانوں کی دیکھ بھال کرنے کا طریقہ اور گھر کے دوسرے کاموں کی طرح دیکھتی ہے۔ بہت امکان ہے کہ وہ اپنی والدہ کے سلوک کی کاپی کرے۔

خود کار طریقے سے سیکھنے کی صورتحال کی فراہمی ضروری ہے لیکن بات کرنا ، چلنا ، اور کچھ خاص کافی نہیں ہوسکتی ہے۔ اس گروپ (کنبہ) کو جان بوجھ کر سیکھنے کے حالات learn کردار ادا کرنے کے ل کا بندوبست کرکے بچے کو رہنمائی فراہم کرنا ہوگی۔ والدین کو بعض الفاظ کے تلفظ ، چلنے پھرنے ، کپڑے پہننے ، ٹیلیفون کا جواب دینے ، وغیرہ کے لئے بچوں کو حقیقی رہنمائی فراہم کرنی ہوگی۔ والدین اپنے بچے کی پرورش کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ثقافتی اصولوں کے تحت اسے مناسب سمجھا جاتا ہے۔

چونکہ تمام سلوک ثقافتی اقدار اور اصولوں کے تحت ہوتا ہے ، لہذا والدین اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ بچہ ایسا سلوک کرے جس طرح ثقافتی طور پر جائز ہے۔ لہذا وہ انعامات اور سزاؤں کا استعمال کرکے اپنے صرف کندھے پر just بچے کے اعمال کو قابو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی مناسب طرز عمل کے ل تھپکی دینا بچے کو انعام دے سکتا ہے ، یا چہرے پر بوسہ ڈال سکتا ہے یا بڑا گلے مل سکتا ہے ، ہر ایک کو فائدہ ہوسکتا ہے۔ اس صورتحال میں سماجی بننے والے ، بچے کے ذریعہ ادا کیے جانے والے کردار کی تعریف کرنے کے اور بھی طریقے ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح یہ گروہ معاشرے میں سزاوں کا اطلاق کرسکتا ہے اگر یہ سلوک ثقافتی توقعات کے مطابق نہ ہو۔ اس طرح کی سزاؤں سے پیار اور پیار کی واپسی ، معاشرتی بائیکاٹ ، جیب کی رقم روکنا ، جسمانی سزا وغیرہ شامل ہوسکتی ہیں اور یہ ثقافتی اصولوں کے تحت جائز ہیں۔

اگرچہ یہ گروپ بچے کو سیکھنے کی صورتحال فراہم کرتا ہے ، بچہ سیکھنے کے حالات میں جو کچھ محسوس کرتا ہے اس کے بارے میں بھی کچھ خاص اقدامات اٹھاتا ہے۔ یہ اعمال ہیں:

mit تقلید؛

- تجربہ؛ اور

just ایڈجسٹمنٹ.

بہت سے معاملات میں سماجی سیکھنے کی صورتحال میں دوسروں کے سلوک کو کاپی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ سماجی طبع دوسروں کی طرح باتیں کرنے ، ان کی طرح چلنے ، ان کی طرح چیخنے وغیرہ پر ہوسکتا ہے۔ وہ کس حد تک ہوسکتا ہے

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

کسی تقلید برتاؤ کو ٹرائل دینے کے تجربے کے نتیجہ سے تقلید کی جا سکتی ہے۔ کسی بھی کردار کی کارکردگی کا تجربہ پرائمری گروپ کی موجودگی میں ہوسکتا ہے ، خواہ وہ والدین ہوں یا ہم مرتبہ گروپ۔ یہ پرائمری گروپ اپنی کارکردگی کا جائزہ دیتا ہے ، جبکہ ممکنہ طور پر معاشرتی کردار کی کارکردگی میں ایڈجسٹمنٹ کرے گا ، اور بذات خود اپنی امیج کو تیار کرتا ہے۔

اس طرح ، جیسا کہ سابقہ بحث میں بیان کیا گیا ہے ، **فطرت** صلاحیتوں کو **مہی .ا** کرتی ہے ، جو **پرورش کے** ذریعہ تیار ہوتی ہیں **۔** اس سارے عمل کو **سوشلائزیشن** کہا جاسکتا ہے **،** جو زندگی بھر کا سیکھنے کا تجربہ ہے جس کے ذریعہ افراد اپنی انسانی صلاحیتوں کو تیار کرتے ہیں اور اپنی ثقافت کے نمونوں کو سیکھتے ہیں۔ سماجی کاری کے عمل کے نتیجے میں افراد اپنا خود ساختہ تصور تیار کرتے ہیں ۔

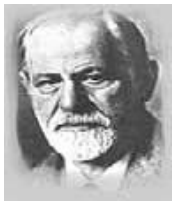
سبق 13

معاشرتی عمل کو سمجھنا

:اسباق کا جائزہ

- فرائڈ کی شخصیت کا ماڈل
- جارج ہربرٹ میڈ: دی سیلفی
- چارلس ایچ کوللی: نظر آنے والا گلاس خود les

سماجی کاری ایک پیچیدہ ، زندگی بھر عمل ہے۔ اس لیکچر میں ہم تین علمبردار محققین ، یعنی سگمنڈ فرائڈ (1856 -1939) ، جارج ہربرٹ میڈ کے کاموں پر توجہ دیں گے۔
(اور چارلس ہورٹن کولے (1864 -1929 ، (1863 -1931)



فرائڈ کی شخصیت کا ماڈل
فرائڈ کا خیال تھا کہ حیاتیات انسانی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے ، حالانکہ انسانی جبلت کے لحاظ سے نہیں۔ اس نے نظریہ دیا کہ انسانوں کی دو بنیادی ضروریات ہیں جو پیدائش کے وقت ہوتی ہیں۔ پہلے تعلقات کی ضرورت ہے ، جسے فرائیڈ نے "زندگی کی جبلت" کہا۔ دوسرا ، ہمارے پاس جارحانہ مہم چل رہی ہے جس کو انہوں نے "موت کی جبلت" کہا۔ یہ مخالف قوتیں لاشعوری سطح پر کام کرتی ہیں اور گہری اندرونی تناؤ پیدا کرتی ہیں۔

فرائڈ معاشرے کے اثر و رسوخ کے ساتھ بنیادی ضروریات میں شامل ہوا تاکہ تین حصوں کے ساتھ شخصیت کا ایک نمونہ تشکیل دیا جا سکے: شناخت ، انا اور سپرپیگو۔
یہ لاطینی لفظ) کی نمائندگی کرتا ہے *انسان کی بنیادی ڈرائیوز، بے ہوش ہوتے ہیں اور فوری طور پر)* **ID** اطمینان کا مطالبہ کرتا ہے۔ بیولوجی آئی ڈی میں جڑیں پیدائش کے وقت موجود ہوتی ہیں ، جو ایک نوزائیدہ کو توجہ ، چھونے اور کھانے کے مطالبات کا ایک بنڈل بنا رہی ہے۔ لیکن معاشرہ خود ساختہ شناخت کی مخالفت کرتا ہے ، یہی وجہ ہے کہ ایک پہلا لفظ جو بچہ سیکھتا ہے وہ ہے "نہیں"۔
شناخت ("یہ") : دماغ کے *غیر معقول* اور *جذباتی* حصے میں کام کرتی ہے۔ پیدائش کے وقت ایک بچے کے ذہن تمام شناختی ہے - *ناداری* . شناخت آدم ذہن ہے۔ اس میں تمام بنیادی ضروریات اور احساسات شامل ہیں۔ یہ البیڈو (نفسیاتی توانائی) کا ذریعہ ہے۔ اور اس کا ایک ہی اصول ہے -> "خوشی کا اصول": "میں یہ چاہتا ہوں اور اب میں یہ سب چاہتا ہوں"۔ لین دین کے تجزیہ میں ، شناخت "چائلڈ" کے برابر ہے۔
آئی ڈی بہت مضبوط = خود خودی میں پابند اور دوسروں کی پرواہ نہ کرنا
ایک بچے کو دنیا سے حقیقت پسندی کے قریب جانا سیکھنا چاہئے۔ یہ **انا** ، a مایوسی سے بچنے کے ل کے لئے) کے ذریعے کیا گیا ہے ، جو *معاشرے کے تقاضوں کے ساتھ فطری طور پر* I (لاطینی لفظ *خوشی کے طلبگار ڈرائیوز کو متوازن کرنے کی شعوری کوشش ہے۔* ای ڈی اور معاشرے کے مطالبات کے مابین متوازن قوت ہے جو اسے دباتی ہے۔ انا کی نشوونما اس وقت ہوتی ہے جب ہم خود سے آگاہ ہوجاتے ہیں اور اسی کے ساتھ ہی احساس ہوجاتا ہے کہ ہمارے پاس ہر وہ چیز نہیں ہوسکتی جو ہم چاہتے ہیں۔
انا بہت مضبوط = انتہائی عقلی اور موثر ، لیکن سرد ، بورنگ اور دور ہے
آخر میں ، انسانی شخصیت نے **سوپریگو** تیار کیا (لاطینی معنی "اوپر" یا "انا سے آگے") ، جو *ثقافتی اقدار اور اقدار ہیں جو کسی فرد کے ذریعہ اندرونی بنائے جاتے ہیں۔* سپیریگو *ہمارے اندر ثقافت* کی نمائندگی کرتا ہے *یعنی* وہ معیار اور اقدار جنہیں ہم اپنے معاشرتی گروہوں سے اندرونی کر چکے ہیں۔ سپرپرگو ہمارے ضمیر کی حیثیت سے کام کرتا ہے ، ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم اپنی ہر چیز کو کیوں نہیں چاہتے ہیں۔ شخصیت کے اخلاقی جزو کے طور پر ، جب ہم سماجی اصولوں یا فخر اور خود اطمینان کو توڑتے ہیں تو جب ہم ان کی پیروی کرتے ہیں تو سپیریگو ہمیں جرم یا شرمندگی کا احساس دلاتا ہے۔ جب بچہ یہ سمجھتا ہے کہ سب کے طرز عمل کو ثقافتی اصولوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے تو اس کی تشکیل شروع ہوتی ہے۔
سپریگو بہت مضبوط = ہر وقت مجرم محسوس ہوتا ہے ، یہاں تک کہ اس میں سخت گستاخانہ شخصیت بھی ہوسکتی ہے
کے مرکزوں بچہ دنیا میں جسمانی پابندیوں سے بھرا ہوا ہے تو خوشی یا درد ہونے دیا. ID کرنے کے لئے جیسا کہ سپریگو ترقی کرتا ہے ، بچہ صحیح اور غلط کے اخلاقی تصورات سیکھتا ہے۔ ابتدائی طور پر ، ا یا برا محسوس کرسکتے ہیں کہ وہ ثقافتیagainst دوسرے الفاظ میں ، بچے اس کے مطابق اچھ اصولوں ("صحیح کام" کرنے) کے خلاف اپنے رویے کا فیصلہ کس طرح کرتے ہیں۔
آئی ڈی اور سپرپرگو تنازعات میں ہیں ، لیکن ایک اچھے انداز میں ایڈجسٹ شخص میں انا ان دو مخالف کی شکل میں، کرنے کے کام کرتا *دبانے* ، خود غرض Superego قوتوں کا انتظام کرتی ہے۔ ثقافت، سے .مطالبات لوگ خود سے آگے دیکھنے پر مجبور
جب بچپن میں تنازعات حل نہیں ہوتے ہیں تو ، وہ بعد میں شخصیت کی خرابی کی صورت میں سامنے آسکتے ہیں۔

فرائڈ نے شخصیت میں معاشرتی کے کردار پر زور دیا یعنی یہ کہ جس معاشرتی گروہ میں ہم پیدا ہوئے ہیں وہ رواج و اقدار کو منتقل کرتا ہے جو ہماری حیاتیاتی ڈرائیوز کو روکتا ہے۔

جارج ہربرٹ میڈ: دی سماجی خود

جی ایچ میڈ (1863631931) نے *معاشرتی طرز عمل کا* ایک نظریہ تیار کیا تاکہ یہ سمجھایا جائے کہ کس طرح سماجی تجربہ انفرادی شخصیت کو تخلیق کرتا ہے۔ طرز عمل کی شکل دینے کے لئے ماحول کی طاقت موجود ہے۔ میڈ کا مرکزی تصور **خود ہے جو** *کسی فرد کی شخصیت کا* **وہ** *حصہ ہے جو خود آگاہی اور* :*خود کی شبیہہ پر مشتمل ہے* ۔ گوشت کے لئے

1. *نفس صرف معاشرتی تجربے سے تیار ہوتا ہے۔* نفس جسم کا حصہ نہیں ہے ، اور پیدائش کے وقت اس کا وجود نہیں ہے۔ خود ترقی اسی طرح ہوتی ہے جب فرد دوسروں کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔ تعامل کی عدم موجودگی میں (جیسا کہ انا ، اسابیل ، جینی جیسے الگ تھلگ بچوں کے معاملات سے ظاہر ہوتا ہے) جسم بڑھتا ہے ، لیکن کوئی خود پیدا نہیں ہوتا ہے۔

2. *سماجی تجربہ علامتوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔* معنی پیدا کرنے کے ل Only صرف لوگ الفاظ ، یا ہاتھ کی لہر ، یا مسکراہٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ علامت زبان کے وہ حصے ہیں ، جو خود کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خود معاشرتی تجربات کی ایک پیداوار ہے اور یہ علامتی طور پر سوچنے کی ہماری صلاحیت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی ہے۔
3. *مفاہمت نیت قول کے دوسروں کی نظر سے صورت حال کو سوچ کی ضرورت ہے۔* علامتوں کا استعمال کرتے ہوئے ہم خود کو "دوسرے شخص کے جوتوں میں" تصور کرتے ہیں اور خود کو اس شخص کی طرح دیکھتے ہیں۔ لہذا ہم اندازہ لگاسکتے ہیں کہ ہمارے کام کرنے سے پہلے ہی دوسروں کا ہمارے پاس کیا جواب ہوگا۔ ایک گیند کے ایک سادہ ٹاس کے لئے خود سے باہر قدم رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ یہ تصور کیا جا سکے کہ دوسرے ہمارے پھینک کیسے لیں گے۔ آپ اسے کہیں گے۔ call علامتی طور پر سوچنے کے ل

out**سوچنا** ان گفتگووں پر مشتمل ہوتا ہے جو ہم اپنے ذہن میں اپنے آپ کو ہر طرح کی چیزوں خصوصا اپنے بارے میں خود سے کرتے ہیں۔ بچپن میں ، آپ نے آخر کار علمی طور پر اس نقطہ پر نشوونما کی جس پر آپ اپنے والدین کی نمائندگی کرنے کے لئے ایک علامت (ایک گڑیا ، مثال کے طور پر) اور ایک اور علامت (مثال کے طور پر ایک اور گڑیا) استعمال کرسکتے ہیں جو آپ کی نمائندگی کرتا ہے۔ تب ہی آپ کسی اور کے ہونے کا تصور کرنے اور اس شخص کے نقطہ نظر سے خود کو ایک سماجی شے کی **حیثیت سے دیکھنے کے لئے کردار ادا** کرنے میں مصروف ہوسکتے ہیں ۔ یہی دوسروں کے کردار کی تقلید ہے۔ مکروہ معاشرتی تعاملات میں سے ہم گفتگو کرنے کی اپنی قابلیت ، سوچنے کی اپنی صلاحیت اور اپنے معاشرتی خود کو ابھارتے ہیں۔

4. *دوسرے کے کردار لینے کی طرف سے، ہم ہو جاتے* خود *آگاہ*. اس کے بعد خود کے دو حصے بطور ذاتی ضمیر کی اچھ) "I" مضمون ہیں ، نفس متحرک اور بے ساختہ ہے۔ میڈ نے خود کے فعال رخ کو ی شکل) کہا۔ *"میں" خود کی حیثیت سے خود کا متحرک ، بے ساختہ ، تخلیقی حصہ ہے۔*form لیکن نفس بھی ایک شے ہے ، جیسا کہ ہم خود ہی تصور کرتے ہیں جیسے دوسرے ہمیں دیکھتے ہیں۔ میڈ نے خود کے معروضی پہلو کو "میں" (ذاتی ضمیر کی معروضی شکل) کہا۔ تمام معاشرتی تجربے کے دونوں اجزا ہوتے ہیں۔

:خود کا ظہور تین مراحل پر مشتمل ہے

1. *پلے اسٹیج* کھیل کے مرحلے کے دوران ، ایک بچہ اپنے آپ سے معاشرتی طور پر نمایاں دوسروں کا کردار ادا کرکے اپنے آپ کو ایک معاشرتی شے کے طور پر ایک احساس پیدا کرنا شروع کرتا ہے۔ لڑکی کا بچ ہ اس کے ماں یا باپ کی حیثیت سے کھیلتا ہے ، جس کے لئے مثال کے طور پر اپنے آپ کو تخیلاتی طورher پر گڑیا میں لگانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد وہ گڑیا کے ساتھ اس طرح سلوک کرتی ہے جیسے وہ سلوک کرتی ہے اور اس کا جائزہ لیتی ہے اور گڑیا کے اس طرز عمل پر رد عمل کا اظہار کرتی ہے۔ وہ اس انداز کی نقالی کرتی ہے جس میں اس کے والد یا والدہ اپنے رویے پر اپنا رد عمل ظاہر کرتے ہیں۔ اس طرح ، وہ یہ سمجھانا شروع کردیتی ہیں کہ والدین اس کی طرح ان کے ساتھ اس کی بات کا اظہار کیوں کرتے ہیں۔ اس مرحلے میں ، بچے کا نفس خود کے بارے میں ان خیالات پر مشتمل ہوتا ہے جو اس کے اپنے تاثرات پر مبنی ہوتی ہیں کہ **دوسرے کے بارے میں** ، ایک وقت میں ، اس نفس کو کس **قدر اہمیت سے دیکھتے ہیں** ۔ (اہم (دوسرے افراد وہ افراد ہیں جو فرد کے لئے بہت اہم ہیں

2. *گیم اسٹیج* کھیل کے مرحلے میں ، بچے نے ایک وقت میں ایک دوسرے سے دوسرے میں اہم کردار ادا بچے کو بیک وقت کھیل میں دوسرے کھلاڑیوں کے کردار ادا کرنے ، the کیا تھا۔ تاہم ، کھیل کھیلنے کے ل کے قابل ہونا چاہئے۔ کسی کھیل میں (مثال کے طور پر ، کرکٹ) ہر کھلاڑی کو یہ جان لینا چاہئے کہ باقی تمام کھلاڑی کسی بھی صورتحال میں اس سے کیا امید رکھتے ہیں۔ کئی اہم دوسروں کے نقطہ نظر سے خود کی تشخیص کرنے کے قابل ہونے کے نتیجے میں بیک وقت زیادہ نفیس نفیس تصورات پیدا ہوجاتے ہیں۔

3. *سامانییکرت دیگر کے مرحلے۔* **سامانییکرت دیگر** بڑے پیمانے پر کمیونٹی یا معاشرے کا سوچا بھی نقطہ نظر کی نمائندگی کرتا ہے۔ ترقی کے اس مرحلے پر ، بچہ خود سے اس کی جانچ کرنے کی اہلیت رکھتا ہے

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

معاشرے ، ذیلی ثقافتی ، یا ثقافتی اصولوں اور توقعات کا تناظر ۔ بچہ دوسروں کی توقعات کے مطابق اپنے طرز عمل کی تشکیل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسروں کو وہی بننے کی کوشش کرتا ہے جو اسے بننا ہے۔

چارلس H. Cooley: نظر گلاس خود

دوسرے لوگ آئینے کی نمائندگی کرتے ہیں (جسے لوگ "نظر آنے والا شیشہ" کہتے تھے) جس میں ہم خود دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد ، ہم اپنے بارے میں کیا سوچتے ہیں اس پر منحصر ہے کہ ہمارے خیال میں دوسروں کو ہمارے بارے میں کیا خیال ہے۔ مثال کے طور پر ، اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے ہمیں چالاک سمجھتے ہیں ، تو ہم خود کو بھی اسی طرح سوچیں گے۔ لیکن اگر ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اناڑی سمجھتے ہیں ، تو ہم اپنے آپ کو اسی طرح دیکھیں گے۔ کولی فقرہ استعمال کیا **دیکھ گلاس خود**. مطلب *ایک خود تصویر ہم دوسروں کو ہم دیکھتے ہیں لگتا ہے کہ کس طرح کی بنیاد پر*

ہمارا خود کا احساس دوسروں کے ساتھ تعامل سے تیار ہوتا ہے۔ کولنگ نے خود کو *تلاش کرنے* کی اصطلاح کی تشکیل اس عمل کو بیان کرنے کے لئے کی تھی جس کے ذریعے خود کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ تلاش گلاس خود تین عناصر پر مشتمل ہے:

1. *ہم تصور کرتے ہیں کہ ہم اپنے ارد گرد کے لوگوں کو کس طرح دکھاتے ہیں۔* مثال کے طور پر ، ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ دوسروں نے ہمیں لطیف یا مدھم دیکھا ہے۔

2. *ہم دوسروں کے رد عمل کی ترجمانی کرتے ہیں۔* ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دوسرے ہمارے بارے میں کس طرح تشخیص کرتے ہیں۔ کیا وہ ہمیں پسند کرتے ہیں؟ کیا وہ ہمت کرنے پر ہمیں ناپسند کرتے ہیں؟

3. *ہم ایک خود تصور تیار کرتے ہیں* ۔ دوسروں کے رد عمل کی ہماری ترجمانیوں کی بنیاد پر ، ہم اپنے بارے میں احساسات اور نظریات تیار کرتے ہیں۔ اس "سماجی آئینے" میں ایک سازگار عکاسی مثبت خود تصور کی طرف جاتی ہے ، منفی خود تصور کا منفی عکاس ۔

نوٹ کریں کہ نفس کی نشوونما درست تشخیص پر منحصر *نہیں* ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہم سراسر غلط تشریح کرتے ہیں کہ دوسرے ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں ، تو یہ غلط فہمیاں ہمارے خود تصور کا حصہ بن جاتی ہیں ۔ یہ بھی نوٹ کریں کہ بچپن میں ہی خود سے تصور کا آغاز ہوتا ہے۔ *اس کی ترقی ایک جاری ، زندگی بھر عمل ہے۔* خود کو دیکھنے والے شیشے کے تین مراحل ہماری روزمرہ کی زندگی کا ایک حصہ ہیں ، اور جب ہم نگرانی کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں تو ہم خود کو مستقل طور پر تبدیل کرتے ہیں۔ خود ، پھر کبھی بھی تیار مصنوع نہیں ہوتا ، بلکہ بوڑھاپے میں بھی ، اس کا عمل جاری رہتا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اسباق کا جائزہ:

- خاندان
- اسکول
- پیر گروپس
- ماس میڈیا
- مذہب

سوشلائزیشن ایجنٹ وہ ذریعہ ہیں جہاں سے ہم معاشرے اور اپنے بارے میں سیکھتے ہیں۔ وہ لوگ اور گروہ جو ہمارے خود تصور ، جذبات ، رویوں اور طرز عمل پر اثرانداز ہوتے ہیں وہ سماجی کے ایجنٹ کہلاتے ہیں۔ وہ ہماری سماجی ہیں۔ جو لوگ معاشرتی ایجنٹوں کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہیں ان میں کنبہ کے افراد ، دوست ، پڑوسی ، پولیس ، مالکان ، اساتذہ ، سیاسی رہنما ، کاروباری رہنما ، مذہبی رہنما ، کھیل کے ستارے ، اور تفریح شامل ہیں۔ سماجی کاری کے ایجنٹ خیالی کردار بھی ہو سکتے ہیں جن کے بارے میں ہم ٹیلی ویژن پر یا فلموں میں پڑھتے یا دیکھتے ہیں۔

ہم نے جو بھی معاشرتی تجربہ کیا ہے وہ کم سے کم ایک چھوٹا سا انداز میں ہم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ تاہم ، سماجی کاری کے عمل میں متعدد واقف ترتیبات کی خصوصی اہمیت ہے۔ سماجیائزیشن کے کچھ اہم ایجنٹ ذیل میں ہیں۔

خاندان
اس سماجی پر سب سے زیادہ اثر اس خاندان پر پڑتا ہے۔ شیر خوار بچوں پر مکمل انحصار کرتے ہیں ، اور نوجوانوں کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری عام طور پر والدین اور کنبہ کے دوسرے ممبروں پر عائد ہوتی ہے۔ یہ بچوں کی بقا کی بات ہے۔
نوجوانوں کو سیکھنے کے حالات کی خودکار فراہمی ہے۔ خاندان اپنے آپ کو مرد یا عورت ہونے کی تعی .ن کرنے کی زندگی بھر عمل شروع کرتا ہے اور بچہ اپنی جنس سے وابستہ مناسب کردار سیکھتا ہے۔

ہم کون ہیں؟ اپنے بارے میں اور خاندانی حیثیت کے بارے میں تاثرات ہمیں عطا کیے گئے ہیں۔ والدین کی طبقاتی پوزیشن متاثر ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی پرورش کیسے کرتے ہیں۔ کلاس پوزیشن صرف اس بات کی تشکیل نہیں کرتی ہے کہ والدین کو کتنا پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے ، بلکہ وہ اپنے بچوں سے کیا توقع کرتے ہیں۔ نچلے طبقے میں ہم آہنگی اور اطاعت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ بچوں کو کہا جاتا ہے کہ "پریشانی میں مبتلا نہ ہوں۔" دوسری طبقوں کی نسبت نچلے طبقے میں جسمانی سزا کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ نچلے طبقے کے افراد عام طور پر محدود تعلیم رکھتے ہیں اور قریبی نگرانی میں معمول کی ملازمت انجام دیتے ہیں۔ وہ توقع کرتے ہیں کہ ان کے بچے بھی اسی طرح کے عہدوں پر فائز ہوں گے ، لہذا وہ اطاعت کی ایسی ملازمتیں کرتے ہیں jobs ترغیب دیتے ہیں۔ زیادہ تعلیم حاصل کرنے والے والدین کے خیرخواہ ، عموما جو تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں میں انہی خصوصیات کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہذا متوسط طبقے میں تجسس ، خود پسندی ، خود پر قابو پالنے ، اور استدلال پیدا کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔

اسکول
اسکول کی تعلیم بچوں کی معاشرتی دنیا کو وسعت دیتی ہے کہ وہ اپنے سے مختلف پس منظر والے لوگوں کو شامل کریں۔ واضح افعال میں ، اسکول بچوں کو وسیع پیمانے پر علم اور مہارت سکھاتے ہیں۔ اسکول غیر رسمی طور پر دوسرے اسباق دیتے ہیں ، جنھیں پوشیدہ نصاب کہا جاسکتا ہے۔ مختلف سرگرمیوں کے ذریعہ اسکول حب الوطنی ، جمہوریت ، انصاف ، دیانت اور مسابقت کی اقدار کو فروغ دینے میں معاون ہیں۔ معاشی نظام / سیاسی نظام کے بارے میں درست رویوں کو متعارف کرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

پیر گروپس
پیر گروپ وہ ہے جس کے ممبران کی دلچسپیاں ، معاشرتی پوزیشن اور عمر مشترک ہے۔ کنبہ اور اسکول کے برخلاف ، ہم مرتبہ گروپ بچوں کو بڑوں کی براہ راست نگرانی سے بچنے دیتا ہے۔ ہم عمر ساتھیوں میں ، بچے خود ہی تعلقات قائم کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ ہم مرتبہ گروپس ان دلچسپیوں پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں جو بالغ اپنے بچوں کے ساتھ اشتراک نہیں کرسکتے ہیں (جیسے لباس یا دیگر سرگرمیاں)۔
تیزی سے بدلتے معاشرے میں ، ہم مرتبہ گروپوں کا فرد پر بڑا اثر ہے۔ "نسل کے فرق" کی وجہ سے نوجوان اور بوڑھے کے رویوں میں فرق ہوسکتا ہے۔ ہم عمر گروپوں میں عام طور پر ہم عمر گروہوں کی اہمیت اس وقت چوٹیوں پر آتی ہے ، جب نوجوان اپنے کنبے سے الگ ہوجاتے ہیں اور خود کو بالغ سمجھتے ہیں۔

ہمسایہ اور اسکول کئی طرح کے ہم مرتبہ کے گروپ مہیا کرتے ہیں۔ افراد اپنے اپنے گروپ کو مثبت لحاظ سے دیکھتے ہیں اور دوسروں کو بدنام کرتے ہیں۔ لوگ ان ہم جماعت گروپوں سے بھی متاثر ہوتے ہیں جن میں وہ شامل ہونا چاہتے ہیں ، ایک عمل معاشیات برائے ماہر معاشیات **پیشگی سماجیائزیشن** کہتے **ہیں ،** ***یہ سیکھنے سے کسی فرد کو مطلوبہ مقام حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔***
حقیقت میں ہم مرتبہ گروپوں کے ممبروں پر زبردست اثر و رسوخ ہے ، جس کے تحت افراد گروپ کے اصولوں کے مطابق ہیں۔

ماس میڈیا

بڑے پیمانے پر ذرائع ابلاغ *ایک وسیع سامعین کا مقصد ہے۔ بڑے پیمانے پر* میڈیا مواصلات کی ٹکنالوجی (جب پہلے اخبارات اور پھر ریڈیو ، ٹیلی ویژن ، فلمیں اور انٹرنیٹ) بڑے پیمانے پر معلومات پھیلاتا ہے۔ ذرائع ابلاغ کا ہمارے رویوں اور طرز عمل پر ، اور مسائل کے بارے میں لوگوں کی رائے کو تشکیل دینے کے ساتھ ساتھ وہ کیا خریدتے ہیں ، پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔

جہاں ٹیلی وژن تفریح فراہم کرتا ہے ، اسی کے ساتھ ہی یہ سماجی کاری کا ایک بہت بڑا ایجنٹ ہے۔ ٹیلیویژن پر مختلف پروگراموں اور اشتہارات میں انسانی کرداروں کی تصویر کشی سے معاشرے میں پائے جانے والے صنفی خیالات کو پیش کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس طرح صنف کی تعمیر میں مددگار ہے۔ یہی وں ، اقدار اور زندگی کے بنیادی رخ و وضع کی تشکیل میں معاون ہیں۔of پروگرام لوگوں کے روی

مذہب

بیشتر پاکستانیوں کی سماجی میں مذہب نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ یہ اخلاقیات کو متاثر کرتی ہے ، لوگوں کے صحیح اور غلط کے خیالات کا ایک اہم جز بن جاتی ہے۔ مذہب کا اثر و رسوخ ہماری زندگی کے بہت سارے شعبوں میں پھیلا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر مذہبی تقاریب میں شرکت نہ صرف ہمیں آخرت کے بارے میں اعتقادات کا درس دیتی ہے بلکہ لباس ، *پاک* اور *پیلیٹ کے* تصورات اور رسمی مواقع کے لئے موزوں آداب کے بارے میں بھی خیالات کا *درس دیتی ہے* ۔

سبق **15**

معاشرتی اور زندگی کا نصاب

:اسباق کا جائزہ

- بچپن
- جوانی
- بالغ
- بڑھاپا

لائف کورس ایک حیاتیاتی عمل ہے۔ اس عمل میں سیرت سے ہی ذاتی طور پر بڑھاپے اور موت کے ذریعہ ذاتی تبدیلی واقع ہوئی ہے ، یہ سیرت کے واقعات اور معاشرتی واقعات کے مابین تعامل کے نتیجے میں ہوا۔ بڑے واقعات کا سلسلہ ، پیدائش سے لے کر موت تک ہماری زندگی کے مراحل ، کو **لائف کورس** کہا جاسکتا ہے ۔ لائف کورس کے ذریعے نقل و حرکت عمر کے لحاظ سے مراحل کے پے در پے نشان ہے۔

تجزیہ کاروں نے ان عام مراحل کی عکاسی کرنے کی کوشش کی ہے جن کے ذریعے ہم گزرتے ہیں ، لیکن وہ زندگی کے معیار کی تقسیم پر اتفاق نہیں کرسکے ہیں۔ چونکہ اس طرح کی زندگی کا عمل حیاتیاتی عمل ہے ، جسے چار مختلف مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے: بچپن ، جوانی ، جوانی اور بڑھاپے۔
نئے اور نہ new لائف کورس کے مراحل میں خصوصیت کی دشواری اور ٹرانزیشن پیش آتی ہے جس کے ل جاننے والے واقف معمولات کو سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سوشلائزیشن کے عمل کے ذریعے معاشرہ اپنے ممبروں کو زندگی کے مراحل سے وابستہ کرداروں اور مرتبہ کو سنبھالنے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

عمر کے لحاظ سے ہر زندگی کا مرحلہ دوسرے عوامل جیسے معاشرتی طبقے ، صنف ، نسل اور انسانی تجربہ سے بھی متاثر ہوتا ہے۔
لوگوں کی زندگی کے تجربات بھی اس پر منحصر ہوتے ہیں کہ معاشرے کی تاریخ میں ، وہ کب پیدا ہوئے۔ کچھ مخصوص تاریخی واقعات جیسے پاکستان کی تشکیل ، نائن الیون کے دہشت گردانہ حملے ، معاشی خوشحالی / افسردگی ، جنگ ، یا کوئی دوسری قدرتی آفات (زلزلہ ، وبائی اور سیلاب) افراد کی ذاتی ترقی میں بھی اہم ثابت ہوسکتی ہے۔ زندگی اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ان کا روی .ہ۔ اگرچہ بچپن معاشرتی عمل میں خاص اہمیت رکھتا ہے ، لیکن سیکھنے ہماری پوری زندگی میں جاری ہے۔ لائف کورس کے ایک جائزہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہمارا معاشرہ عمر کے حساب سے انسان کے تجربے کا اہتمام کرتا ہے۔ بچپن ، جوانی ، جوانی اور بڑھاپے۔

بچہ
بچپن عام طور پر زندگی کے پہلے 12 سال کا احاطہ کرتا ہے: سیکھنے اور لاپرواہ کھیل کا وقت۔ بہر حال ، جو بچہ "ہے" ایک ثقافت سے دوسرے ثقافت میں مختلف ہوتا ہے۔ فی الحال ہم بچپن کے بارے میں اپنے آئیڈیا کا دفاع کرتے ہیں کیونکہ بچے حیاتیاتی لحاظ سے نادان ہیں۔ لیکن وقت اور دنیا بھر میں ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ *بچپن کا تصور ثقافت میں جڑا ہوا ہے* ۔
بچپن کا تصور حالیہ ابتداء کا ہے ، جو ترقی پزیر ممالک کے مقابلے میں ترقی یافتہ ممالک میں زیادہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ترقی یافتہ ممالک میں ، کچھ صدیوں پہلے ہی کہیں ، چار یا پانچ سال کے بچوں کو بڑوں کی طرح برتاؤ کیا جاتا تھا اور توقع کی جاتی تھی کہ وہ خود ہی کمائیں گے۔ ایک صدی پہلے ، ریاستہائے متحدہ امریکہ ، کینیڈا اور یورپ کے بچوں کی زندگی جیسی ہی تھی جیسی غریب ممالک کے بچے۔ اسی طرح ہم چائلڈ لیبر کے معاملے پر آتے ہیں ، جو ترقی پذیر ممالک کے ساتھ وابستہ ہے۔ نچلے طبقے کے بچوں نے ہمیشہ اپنے دوسرے طبقاتی ہم منصبوں سے جلد ہی بالغ ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ حالات کے تقاضوں کی وجہ سے نچلے طبقے کے بچے دوسرے کلاسوں کے بچوں کی نسبت کمائی شروع کردیتے ہیں۔ ان کا بچپن بہت جلد ختم ہوجاتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ان کا بچپن پوشیدہ ہی رہے۔
بچپن میں ایک فرد کو بالغ زندگی میں ضروری مہارتیں سیکھنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔

ADOLESCENCE
جس طرح صنعتی زندگی نے بچپن کو زندگی کے ایک الگ مرحلے کے طور پر پیدا کرنے میں مدد دی ، اسی طرح جوانی جوانی بچپن اور جوانی کے مابین بفر بن کر ابھری۔ پہلے کے دور میں ، اور آج بھی پاکستانی معاشرے میں ، معاشرے جوانی کو زندگی کا الگ وقت نہیں سمجھتے تھے۔ لوگ آسانی سے بچپن سے ہی جوان جوانی میں منتقل ہوگئے تھے جس کے درمیان کوئی روک تھام نہیں تھا۔ جوانی عمر عام طور پر نو عمر کی حد سے تجاوز کرتی ہے حالانکہ یہ ایک معاشرتی تعمیر بھی ہے۔

جب ہم نوجوان اپنی انفرادی شناخت کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم عام طور پر نوعمری ، یا نوعمر دور کو جذباتی اور معاشرتی انتشار سے جوڑتے ہیں۔ جب وہ "چھوٹی" دنیا کو پیچھے چھوڑ جانے والی اور "بڑی عمر کی" دنیا دونوں سے الگ ہو کر اپنی شناخت بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو ، نو عمر نوجوان اپنی ہی ایک ذیلی ثقافت تیار کرتے ہیں۔ ایک بار پھر ہم نوعمر اضطراب کو بلوغت کی حیاتیاتی تبدیلیوں سے منسوب کرتے ہیں۔ جوانی صنعتی معاشروں کا ایک رجحان ہے۔ اگرچہ یہ ظاہری نمونے آسانی سے دکھائی دیتے ہیں ، ہم عام طور پر یہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ جوانی ایک معاشرتی تخلیق ہے۔ یہ عصری صنعتی معاشرہ ہے ، حیاتیاتی دور نہیں جو ان سالوں کو ہنگاموں کا دور بنا دیتا ہے۔ ان جذباتی اور معاشرتی شعبوں میں نوجوان اپنے والدین سے متصادم دکھائی دیتے ہیں۔
خصوصی مہارتیں سیکھنا۔ adult کچھ آزادی قائم کرنا اور بالغ زندگی کے ل
ایک بار پھر ثقافت پر منحصر ہے ، اور اس کے مطابق بچپن سے جوانی میں ایک ہموار یا Adththood. مشکل تبدیلی ہوسکتی ہے۔ 18 سال کی عمر کے پاکستانی معاشرے میں مختلف احکامات اور کردار ہوسکتے ہیں۔ ان کو رائے دہندگی کے حقوق ہیں ، انہیں شناختی کارڈ مل سکتا ہے ، انہیں ڈرائیونگ کی سہولت مل سکتی ہے ، اور وہ دفاتر میں کام کرتے ہیں۔

بالغ
نوعمری ، جو نو عمر کے آخر سے اور تیس کی دہائی کے اوائل کے درمیان شروع ہوتی ہے ، جو معاشرتی پس ہ ہے۔ وہ کیریئر کا تعاقب کرتے ہیں اور کنبے کی پرورش کرتےtime منظر پر منحصر ہے ، کامیابی کا حص ہیں۔ یہ نوجوان کیریئر کا آغاز کرتے ہیں اور اپنے ہی خاندانوں کی پرورش کرتے ہیں۔ وہ اپنی کامیابیوں پر غور کرتے ہیں --- کیا خواب سچے ہوئے؟

ابتدائی زنا: اس میں 20 سے 40 سال کے عرصے کا احاطہ ہوتا ہے ، اور اس عرصے میں شخصیات تشکیل پاتی ہیں۔ وہ روزانہ کی ذمہ داریوں کا ذاتی طور پر انتظام کرنا سیکھیں ۔ وہ شریک حیات کے ساتھ ایڈجسٹمنٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، اور اپنے طریقے سے اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔ ان میں اکثر متضاد ترجیحات ہوتی ہیں: والدین ، ساتھی ، بچے ، اسکول تعلیم اور کام۔

شامل ہیں۔ اس مدت کے دوران افراد اپنی سابقہ ough مشرق زنا: 40 سے 60 سال کی مدت تک تقریبا توقعات کے پیش نظر اصل کامیابیوں کا اندازہ کرتے ہیں۔
بچے بڑے ہو گئے ہیں۔
During سے 65 to) بوڑھوں کا مطلب جسمانی زوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ درمیانی وسطی کے آخری سال سالوں) کے دوران ، لوگ ماضی کا اندازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آگے آنے والے معاملات کے مطابق 65 ہوجاتے ہیں۔ وہ اپنے کاموں کا موازنہ کرتے ہیں جس سے انھوں نے کتنی دور کی امید کی تھی۔
زندگی کے اس دور میں ، بہت سے لوگ اپنے آپ کو اپنے بچوں اور اپنے بوڑھے والدین کی بھی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ صحت اور اموات بھی بڑے پیمانے پر پھیلنے لگتی ہیں۔ لوگ اپنے جسموں میں جسمانی تبدیلیاں محسوس کرتے ہیں ، اور وہ اپنے والدین کو کمزور ، بیمار اور مرتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔

بڑھاپا
بڑھاپے - جوانی کے بعد کے سال اور خود ہی زندگی کا آخری مرحلہ - ساٹھ کی دہائی کے وسط سے شروع ہوتا ہے۔ معاشرے زندگی کے اس مرحلے سے مختلف معنی رکھتے ہیں۔ پاکستانی معاشرے اکثر بوڑھوں کو زیادہ تر زمین اور دیگر دولت پر قابو پالیتے ہیں۔ چونکہ پاکستانی معاشرے میں تبدیلی کی شرح بہت تیز نہیں ہے ، اس لئے بوڑھے لوگ اپنی زندگی کے دوران بڑی دانشمندی جمع کرتے ہیں ، جس سے انہیں بہت زیادہ عزت ملتی ہے۔ دوسری طرف صنعتی معاشروں میں پرانے کو قدامت پسند ، غیر اہم ، متروک سمجھا جاتا ہے۔ تیزی سے بدلتے معاشرے میں ان کا علم غیر متعلق ظاہر ہوتا ہے۔
عمر بڑھنے کے دوران زندگی کے پہلے مرحلے سے ایک اہم انداز میں مختلف ہے۔ بڑے ہونے کا مطلب عام طور پر نئے کرداروں میں داخل ہونا اور نئی ذمہ داریاں سنبھالنا؛ اس کے برعکس بوڑھا ہونا ، اس کا برعکس تجربہ ہے - ایسے کرداروں کو چھوڑ کر جو اطمینان اور معاشرتی شناخت دونوں کو مہیا کرتے ہیں۔ کسی بھی زندگی کی منتقلی کی طرح ، ملازمت سے ریٹائرمنٹ یا یہاں تک کہ ذاتی کاروبار کو کسی کے ورثاء کے حوالے کرنا ، نئے ، مختلف نمونوں کو سیکھنے کا مطالبہ کرتا ہے جبکہ ایک ہی وقت میں ماضی سے واقف عادات کو بے نقاب کرتا ہے۔
لائف کورس کا یہ سروے ہمیں دو بڑے نتائج پر لے جاتا ہے۔ پہلے ، اگرچہ زندگی کے ہر مرحلے کی عمر بڑھنے کے حیاتیاتی عمل سے منسلک ہے ، تاحیات زندگی کافی حد تک ایک معاشرتی تعمیر ہے۔ اسی وجہ سے ، دوسرے معاشروں میں لوگوں کو زندگی کے ایک مرحلے کا تجربہ بالکل مختلف انداز میں ہوسکتا ہے ، یا اس معاملے میں ، وہ اسے بالکل بھی پہچان نہیں سکتے ہیں۔ دوسرا ، کسی بھی معاشرے میں ، زندگی کے مراحل میں خصوصیت کی دشواریوں اور ٹرانزیشنز کی پیش کش ہوتی ہے جس میں کچھ نیا سیکھنا شامل ہوتا ہے اور ، بہت سے معاملات میں واقف معمولات کو ختم کرنا نہیں ہوتا ہے۔
معاشرے عمر کے مطابق زندگی کا اہتمام کرتے ہیں۔ دوسری قوتیں ، جیسے معاشرتی طبقہ ، نسل ، اور جنس ، بھی ان کی زندگی کو تشکیل دیتے ہیں۔ اس طرح پہلے جو عمومی نمونہ بیان کیا گیا ہے ، ان میں لوگوں کے مختلف زمروں میں کچھ مختلف انداز میں اطلاق ہوتا ہے۔

:تفویض
بچپن معاشرتی تعمیر ہے۔ مزید یہ کہ یہ ایک صنعتی معاشرے کی تخلیق ہے۔ پاکستانی معاشرے میں بھی چائلڈ لیبر کے مسئلے کا سامنا ہے۔
پاکستانی معاشرے میں بچپن سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ یہ مسئلہ کیوں بن گیا ہے؟

[نہیں Not اس اسائنمنٹ سے نمٹنے کے لئے نکات: [طلبا کو ترسیل کے ل
بچہ کون ہے؟ کیا اس کی عمر 12 سال سے کم ہے؟ ہم پاکستانی معاشرے میں بچپن کا دورانیہ کس طرح طے کرتے ہیں؟ یہ دور ایک معاشرتی طبقے سے دوسرے معاشرتی طبقے یا دوسرے نسلی گروہ سے مختلف ہوسکتا ہے۔

نچلے طبقے میں بچے درمیانے طبقے کی نسبت بالغوں کی ذمہ داریاں لینا شروع کردیتے ہیں۔ نچلے طبقے میں وہ اپنے والدین کے قبضے کی پیروی کرنا شروع کردیتے ہیں یا وہ 10 سال کی عمر میں ملازمت کرتے ہیں اور کمانا شروع کردیتے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ ساتھ صنعتی ممالک میں بھی انسانی حقوق کے کارکنوں نے اسے بچوں کی مزدوری کے طور پر پکارنا شروع کردیا ہے۔ کیوں؟
بچپن کو عام طور پر سیکھنے اور لاپرواہ کھیل کا وقت سمجھا جاتا ہے۔ اس عمر میں بچے حیاتیاتی لحاظ سے نادان ہیں۔ انہیں اپنی ترقی کے لئے تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں۔ تعلیم کو ان کا بنیادی انسانی حق ملازم کرتے ہیں تو ، اسے yسمجھا جارہا ہے۔ انہیں اسکول بھیجنے کے بدلے ، اگر ہم ان کو کمائی کے ل انسانی حقوق کی خلاف ورزی سمجھا جاسکتا ہے ، لہذا اسے بچوں کی مزدوری کہا جاتا ہے۔

لیکن جب ہم وقت اور پوری دنیا کو پیچھے دیکھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ *بچپن کا تصور ثقافت میں جڑا ہوا ہے۔*
پاکستان میں بچوں کو بہت چھوٹی عمر میں ہی کام پر ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ مشاہدہ نچلے طبقے کے خاندانوں پر انتہائی قابل اطلاق ہے کیونکہ یہ غریب لوگوں کی ثقافت کا ایک حصہ ہے۔ اپنے حالات کے تقاضوں کی وجہ سے نچلے طبقے کے بچے اپنے دوسرے طبقاتی ہم منصبوں سے جلد ہی بالغ ذمہ داریاں

سنبھال لیتے ہیں۔ ان کا بچپن بہت جلد ختم ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ مزدور قوت کے حساب کتاب کے لئے بھی ، عمر کی عمر 10 سال اور اس سے زیادہ ہے۔
ماضی میں ، یہاں تک کہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی ، بچوں کا طرز زندگی غریب ممالک کے بچوں کی طرح ہی تھا۔

سبق 16

سماجی کنٹرول اور انحراف

اسباق کا جائزہ:

- سوشل کنٹرول
- انحراف
- جرم
- بدنما
- نابالغوں کے جرائم
- لیبل لگانا
- ابتدائی اور ثانوی انحراف

معاشرے میں ہر گروہ ، اور یہاں تک کہ خود انسانی معاشرہ ، اپنے وجود کے اصولوں پر منحصر ہے۔ یہ بہت ہی اصول طرز عمل کی پیش گوئی کرکے معاشرتی زندگی کو ممکن بناتے ہیں۔ دوسروں کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے ہم زیادہ تر لوگوں پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں معاشرے میں ایک طرح کا *معاشرتی نظام* موجود ہے۔

سوشل آرڈر ایک گروپ کا معمول اور روایتی معاشرتی انتظام ہے ، جس پر ممبر انحصار کرتے ہیں اور جس پر وہ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ معاشرتی نظم کے بغیر افراتفری کا امکان ہے۔

سوشل کنٹرول
ہر معاشرے یا گروہ کو اپنے ممبروں کو اپنی زندگی کے آسانی سے چلانے کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے اپنا طریقہ کار تیار کیا جاتا ہے۔ یہ معاشرے کی کوششیں ہیں تاکہ لوگوں کے افکار اور طرز عمل کو its ل باقاعدہ بنایا جاسکے۔ یہ عمل ، باضابطہ یا غیر رسمی ہوسکتا ہے ، اسے *سماجی کنٹرول* کے طور پر جانا جاتا ہے ۔ لہذا **سماجی کنٹرول** ایک گروپ کا اپنے اصولوں کو نافذ کرنے کا باقاعدہ اور غیر رسمی ذریعہ ہے۔

انحراف

ماہرین معاشیات *انحراف* کی اصطلاح کو اصولوں کی خلاف ورزی کا حوالہ دیتے ہیں۔ ایک معاشرہ انحراف کی *کس طرح* وضاحت کرتا ہے ، *جسے* منحرف قرار دیا جاتا ہے ، اور لوگ انحراف کے بارے میں *کیا* فیصلہ کرتے ہیں جس طرح معاشرے کو منظم کیا جاتا ہے۔ لہذا:

یہ عمل خود نہیں ہے ، بلکہ اس فعل پر آنے والے رد عمل ، اس سے کچھ منحرف ہوجاتے ہیں۔ ...

دوسرے الفاظ میں ، لوگوں کے طرز عمل کو جس ثقافت میں ہوتا ہے اس کے ڈھانچے سے دیکھنا چاہئے۔
لہذا یہ گروپ کی طرز عمل کی تعریف ہے ، نہ کہ وہ طرز عمل جو اسے منحرف بنا دیتا ہے۔
شاید ہر شخص معاشرے کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہو ، لیکن ہر خلاف ورزی کو انحراف سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ تو ، "انحراف کیا ہے" ، معاشرے کی تخلیق ہے یعنی ایسا عمل جس کا لوگ منفی ردعمل دیتے ہیں وہ انحراف ہے۔ انحراف اور جرم کی سماجی تخلیق کو انحراف اور جرم کی **سماجی تعمیر** بھی کہا جاتا ہے۔
پچھلی گفتگو کو "انحراف کی نسبت" کے نام سے بھی کہا جاسکتا ہے۔ ایک عمل ، *جسے* ایک ثقافت میں ایک گروہ کے ذریعہ انحراف کہا جاتا ہے ، کسی دوسرے ثقافت میں دوسرے گروہ کے ذریعہ قابل تعریف سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح جو چیز ایک وقت میں انحراف ہے اسے دوسرے وقت میں بھی نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ کسی ایسے شخص کو دیکھو جسے ایک گروہ دہشت گرد اور دوسرا بطور آزادی کار لڑتا ہے۔
ماہرین معاشیات عام طور پر *انحراف* کی اصطلاح غیر فیصلہ کن طور پر استعمال کرتے ہیں

انحراف کا تصور انفرادی اعمال اور گروہوں کی سرگرمی پر لاگو ہوسکتا ہے۔ منحرف گروپ رویے کے نتیجے میں منحرف ذیلی ثقافت پیدا ہوسکتی ہے۔

جرم
جرم ان اصولوں کی خلاف ورزی ہے جو قانون میں لکھے جاتے ہیں۔ کسی گروہ میں منظور شدہ ایکٹ دوسرے گروہ میں موت کے ذریعہ قابل سزا جرم ہوسکتا ہے ، جو جرم کے ثقافتی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ غیرت کے نام پر قتل ، ہم جنس پرستی ، کثرت ازدواجی اور کزن کی شادیوں کو دیکھیں۔ یہ سب جرم کی ثقافتی رشتہ داری کی مثالیں ہیں۔ خودکش حملہ آوروں کی کارروائیوں کو ایک صورتحال میں مثبت (بہادری کی کارروائیوں) اور دوسری صورتحال میں منفی سمجھا جاسکتا ہے۔

انحراف اور جرم مترادف نہیں ہیں لیکن یہ اوور لیپ ہو سکتے ہیں۔ حقیقت میں انحراف جرم سے کہیں زیادہ وسیع ہے کیونکہ اس کا اطلاق ان تمام اعمال پر ہوسکتا ہے ، جو معاشرے کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اصول غیر تحریری ہوسکتے ہیں۔

جرائم ایسی حرکتیں ہیں جو ان اصولوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں جو ان کے نفاذ کے لئے خصوصی ایجنسیوں کے ساتھ معاشرے کے قوانین میں نافذ ہیں۔

شیطان :
شیطان وہ لوگ ہیں جو معاشرے کے اصول و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ لوگ عام طور پر اس طرح کی خلاف ورزیوں کے خلاف منفی رد عمل کا اظہار کرتے ہیں۔

.

داغ:
منحرف سمجھے جانے کے لئے ، کسی شخص کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ماہر معاشیات اروِنگ گوفمین نے لوگوں کو بدنام کرنے والی خصوصیات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بدنما **داغ** استعمال کیا ۔ یہ وہ "داغ" ہیں جو کسی شخص کے "عام" تشخص کے دعوے کو بدنام کرتے ہیں۔ کسی شخص کے انتخاب کے بغیر یہ قابلیت کے معیارات (مظاہر یعنی اندھے پن ، بہرا پن ، ذہنی معذوری کی وجہ سے معذور) اور ظاہری شکل (چہرے کا پیدائشی نشان ، موٹاپا) کی خلاف ورزی ہیں۔ یہ مجرموں کے لواحقین یا ایڈز کا نشانہ بننے جیسے گروپوں میں غیرضروری رکنیت بھی حاصل کرسکتا ہے۔ بدنما داغ ایک شخص کی حیثیت کا حامل ہوجاتا ہے ، اسے اس سے منحرف کرتا ہے۔
ایک بدنما داغ معاشرتی شناخت کے دوسرے پہلوؤں پر حاوی ہونے کی حیثیت سے کام کرتا ہے تاکہ ایک شخص دوسروں کے ذہنوں میں بدنام ہوجائے ، معاشرتی طور پر الگ تھلگ ہوجائے ، اور اس سے کسی منحرف رویے پر عمل پیرا ہوسکے۔ اس تناظر میں ، جب افراد انحراف کے ساتھ مضبوط عزم پیدا کرتے ہیں تو وہ عام طور پر ایک **بدنما داغ ، *ایک طاقتور منفی لیبل حاصل کرتے ہیں جو کسی شخص کے خود سے متعلق تصورات اور معاشرے میں بہت زیادہ تبدیلی لاتا ہے۔***
شناخت.

نابالغوں کے جرائم
نوجوانوں کے بدعنوانی سے نوجوانوں کے قانونی معیاروں کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ جو جوان ہے وہ پھر ایک رشتہ دار تصور ہے اور اس کی معاشرتی تعمیر ہے۔ بہر حال ، اس کی تعریف ملک کے قانون کے تحت کی گئی ہے۔

لیبل لگانا
لیبل *لگانے* کا مطلب افراد کو *" برا نام" (بادام)* دینا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کو جو لیبل دیئے جاتے ہیں وہ ان کے اپنے اور دوسروں کے خیالات کو متاثر کرتے ہیں ، اس طرح ان کے رویے کو انحراف یا موافق بناتے ہیں۔

ہاورڈ بیکر کے ذریعہ ایک لیبلنگ تھیوری تیار کی گئی ہے ، جس کے تحت یہ دعوی کیا گیا ہے کہ *انحراف اور موافقت کا نتیجہ لوگوں کے کاموں سے اتنا زیادہ نہیں نکلتا ہے کہ دوسروں نے ان اقدامات پر کیا ردعمل ظاہر کیا ہے۔*
کچھ لوگوں کو ایک ایسے منفی سماجی لیبل کے ساتھ ٹیگ کیا جاتا ہے جو کسی شخص کی خود سے متعلق تصور اور معاشرتی شناخت کو یکسر تبدیل کرتا ہے۔ یہ بہت ہی لیبل 'ماسٹر اسٹیٹس' کے طور پر کام کرسکتا ہے جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔
کوئی عمل اندرونی طور پر منحرف نہیں ہے۔ یہ لوگوں کی تخلیق ہے۔ دراصل یہ *اقتدار* میں لوگوں کی تخلیق ہے ، جو لیبل لگاتے ہیں (انحراف کے زمرے)۔ *منحرف سلوک وہ طرز عمل ہے جسے لوگ لیبل دیتے ہیں۔* انفرادی طور پر لیبل کو قبول کرتا ہے اور اسی کے مطابق کام کرتا ہے۔
کسی بچے کو بدنام زمانہ کی حیثیت سے لیبل لگانا دراصل اسے مجرم قرار دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں اسے ناقابل اعتماد سمجھا جاتا ہے۔ معاشرہ اسے الگ تھلگ کرتا ہے اور وہ الگ تھلگ ہوجاتا ہے۔

بنیادی اور ثانوی انحراف
وہ عمل جو دوسروں کی طرف سے صرف ہلکا سا ردعمل پیدا کرتا ہے اور کسی شخص کے خود تصور پر بہت کم اثر ڈالتا ہے وہ *بنیادی انحراف ہے۔* مثال کے طور پر اسکول کو چھوڑنا یا چوری کرنے کے ابتدائی عمل کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جب لوگ کسی کا انحراف دیکھتے ہیں اور اس میں سے کچھ بناتے ہیں اور بار بار خلاف ورزیوں پر لیبل دیتے ہیں تو ، یہ ردعمل کے طور پر ہوسکتا ہے کہ وہ شخص بار بار ایک معمول کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اس سے منحرف شناخت کو شروع کرنا شروع کردیتا ہے۔ اسے ثانوی انحراف کہا جاسکتا ہے۔

سبق نمبر 17

انحراف کی سماجی بنیادیں

:اسباق کا جائزہ

- گمراہی کے ثقافتی اضافیت ·
- کون انحراف کی وضاحت کرتا ہے؟ ·
- قاعدہ سازی اور حکمرانی توڑنے دونوں سماجی طاقت کو شامل ·
- کیا انحراف کارگر ہے؟ ·

معاشرتی نقطہ نظر میں تمام طرز عمل - انحراف کے ساتھ ساتھ ہم آہنگی بھی معاشرے کی شکل میں ہے۔ لہذا معاشرہ انحراف کی بنیاد رکھتا ہے اور اسی طرح اس بحث کا عنوان۔ انحراف کی معاشرتی بنیادوں کو تین جہتوں سے دیکھا جاسکتا ہے:

1. **انحراف کی ثقافتی رشتہ داری**

کوئی فکر یا عمل فطری طور پر منحرف نہیں ہے۔ یہ صرف خاص اصولوں کے سلسلے میں منحرف ہوجاتا ہے۔ ماہرین معاشیات **انحراف** کی اصطلاح کو ثقافت کے اصولوں کی خلاف ورزی کا حوالہ دیتے ہیں۔ ایک شخص تین بنیادی اصولوں پر غور کرسکتا ہے: (1) *یہ عمل خود نہیں ہے ، بلکہ اس فعل پر رد عمل ہے جس سے کسی چیز کو گمراہ کردیا جاتا ہے۔* دوسرے لفظوں میں لوگوں کے طرز عمل کو اس ثقافت کے فریم ورک سے دیکھنا چاہئے جس میں یہ ہوتا ہے۔ (2) مختلف گروہوں میں مختلف معیارات ہونے کا امکان ہے لہذا جو *کچھ انحراف کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے منحرف نہیں ہوتا ہے۔* ()) یہ اصول معاشرے کے ساتھ ساتھ مختلف ثقافتوں میں بھی ہے۔ اس طرح ایک ثقافت میں یا بالکل ایک معاشرے کے ایک گروہ میں ، بالکل قابل قبول کام کرتا ہے - کسی دوسری ثقافت میں ، یا اسی معاشرے میں کسی دوسرے گروہ میں منحرف سمجھا جاسکتا ہے۔

ماہرین معاشیات *انحراف* کی اصطلاح غیر فیصلہ کن طور پر استعمال کرتے ہیں ، کسی ایسے عمل کا حوالہ دینے کے لئے جس پر لوگ منفی ردعمل دیتے ہیں۔ جب ماہرین معاشیات اس اصطلاح کو استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اس بات پر متفق ہیں کہ عمل برا ہے ، صرف اس لئے کہ دوسرے اس کا منفی فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر ہمیں کسی خاص سلوک کو سمجھنا ہے تو ، ہمیں اس واقعہ کے لوگوں کے معنی سمجھنا چاہ.. چنانچہ ہمیں گروپ کے اپنے فریم ورک کے اندر سے انحراف پر غور کرنا چاہئے ، کیونکہ ان کے یہ معنی ہیں جو ان کے طرز عمل کو روکا کرتے ہیں۔

2. انحراف کی وضاحت کون کرتا ہے؟

لوگ انحراف کا شکار ہوجاتے ہیں جیسے دوسرے ان کی اس طرح تعریف کرتے ہیں۔ اگر انحراف ایکٹ میں جھوٹ نہیں بولتا ، لیکن ایکٹ کی تعریف میں ، یہ تعریفیں کہاں سے آتی ہیں؟ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ تعریفیں لوگوں کی طرف سے آتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آزمائش اور غلطی کے عمل کے ذریعے لوگ اپنے طرز عمل کے مناسب نمونوں کا تعین کریں۔ وہ خود فیصلہ کرتے ہیں behavior معاشرے کے کام کاج کے ل کونسا مطلوبہ ہے اور ناپسندیدہ کیا ہے۔ یہ having کہ ان کے معاشرے میں معاشرتی نظم و نسق کے ل دراصل لوگوں کے معاشرتی اصول ہیں۔ یہ اصول معاشرتی کنٹرول کے میکانکس میں شامل کیے گئے ہیں۔ ایک پیچیدہ اور بڑے معاشرے کے نسبت مختلف پیچیدہ معاشرے کی نسبت سادہ اور چھوٹے معاشرے میں یہ عمل تھوڑا سا مختلف ہوسکتا ہے۔

اصول حکمرانی اور قانون توڑ دونوں ہی میں معاشرتی طاقت شامل ہے۔ .rule

ہر معاشرے میں اشرافیہ ، طاقت ور لوگوں کے ایک گروہ کا غلبہ ہے ، جو قواعد بنانے کے فیصلے کرتے ہیں ، جو معاشرے میں سماجی کنٹرول سسٹم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ لوگوں کا طاقتور گروہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ان کے مفادات کا تحفظ ہو۔ سماجی کنٹرول کی مشینری عام طور پر معاشرتی طاقت والے لوگوں کے مفادات کی نمائندگی کرتی ہے۔

ایک قانون اسباب سے تھوڑا سا زیادہ ہے جس کے ذریعے طاقت ور لوگ اپنے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر غیر منافع بخش فیکٹری کے مالکان کو اپنا کاروبار بند رکھنے کا قانونی حق حاصل ہے ، یہاں تک کہ اگر ایسا کرنے سے ہزاروں مزدور کام سے محروم ہوجائیں۔ لیکن اگر کوئی کارکن ایک ہی دن میں اسی فیکٹری کو بند کرنے والی توڑ پھوڑ کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ فوجداری قانونی کارروائی کا نشانہ بنتا ہے۔

کیا ڈیوینس فنکشنل ہے؟

جب ہم انحراف کے بارے میں سوچتے ہیں تو ، اس کے بیکار ہونے کا امکان ذہن میں آجاتا ہے۔ ہم میں سے بیشتر انحراف ، خاص کر جرائم سے پریشان ہیں ، اور فرض کرتے ہیں کہ اس کے بغیر معاشرہ بہتر ہوگا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ دورخیم کے لئے انحراف کے بارے میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ در حقیقت یہ معاشرے کے چار طریقوں سے کام کرنے میں معاون ہے:

انحراف ثقافتی اقدار اور اصولوں کی تصدیق کرتا ہے۔ .1

زندہ مطالبہ ہے کہ ہم اخلاقی انتخاب کریں۔ ہماری ثقافت کو انتشار میں گھل جانے سے روکنے کے لئے ، لوگوں کو دوسروں سے کچھ رویوں اور طرز عمل کو ترجیح دینی چاہئے۔ لیکن فضیلت کا کوئی تصور نائب کے مخالف تصور پر منحصر ہے۔ اور جس طرح برائی کے بغیر کوئی بھلائی نہیں ہوسکتی ، اسی طرح جرم کے بغیر بھی انصاف نہیں ہوسکتا۔ اخلاق اخلاقیات پیدا کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے ل. ناگزیر ہے۔

انحراف اخلاقی حدود اور تصدیق کے اصولوں کو واضح کرتا ہے۔ .2

لوگوں کو کس طرح عمل اور سوچنا چاہئے اس کے بارے میں ایک گروپ کے نظریات اس کی *اخلاقی* حدود کو نشان زد *کرتے ہیں* ۔ انحراف نے ان حدود کو چیلنج کیا۔ کسی منحرف ممبر کو فون کرنے کے لئے ، اس کو حقیقت میں یہ بتانے کے ل "،" آپ نے ایک قیمتی اصول توڑ دیا ، اور ہم اس کو برداشت نہیں کرسکتے ، "گروپ کے اصولوں کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کے مطابق اور منحرف سلوک کے درمیان فرق واضح کرتے ہیں۔ منحرفین سے نمٹنے کے لئے اس گروپ کے کسی ممبر سے اس کا کیا مطلب ہے۔ مثال کے طور پر ایسا کرنے والے طلبا کو سزا دے کر تعلیمی ایمانداری اور دھوکہ دہی کے درمیان ایک لائن موجود ہے۔

انحراف معاشرتی اتحاد کو فروغ دیتا ہے۔ .3

عمل ظاہر کرتے ہوئے گروپ کی اخلاقی حدود کی تصدیق کرنے کے لئے ، انحراف گروپtingمنحرفین سے رد کے ممبروں میں "ہم" کا احساس پیدا کرتا ہے۔ "آپ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے" یہ کہتے ہوئے ، گروپ اجتماعی طور پر اپنے طریقوں کی صداقت کی تصدیق کرتا ہے۔

انحراف معاشرتی تبدیلی کو فروغ دیتا ہے۔ .4

منحرف افراد معاشرے کی اخلاقی حدود کو آگے بڑھاتے ہیں ، جمود کے متبادل کی نشاندہی کرتے ہیں اور تبدیلی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ گروپس ہمیشہ اس بات پر متفق نہیں ہوتے ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا کرنا ہے جو کام کرنے کے ان کے قابل قبول طریقوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ گروپ کے کچھ افراد قواعد توڑنے والے سلوک کو بھی منظور کرتے ہیں۔ حد سے زیادہ خلاف ورزییں جو کافی مدد حاصل کرتی ہیں وہ نئی ، قابل قبول سلوک بن جاتی ہیں۔ اس طرح انحراف کسی گروہ کو اپنی اخلاقی حدوں پر ازسرنو غور و فکر کرنے ، گروہوں اور پورے معاشروں کی مدد کرنے ، اپنے روایتی طریقوں کو تبدیل کرنے پر مجبور کرسکتی ہے۔ آج کا انحراف کل اخلاقیات بن سکتا ہے۔

سبق 18

کرائم کی وضاحت

اسباق کا جائزہ:

- حیاتیاتی وضاحت
- نفسیاتی وضاحتیں
- i معاشرتی وضاحتیں
- S تھیٹر آف ڈیفرنشنل ایسوسی ایشن جو بذریعہ ای سدرلینڈ ہے

چونکہ معاشرے کے لئے اصول ضروری ہیں ، پھر لوگ معیارات کی خلاف ورزی کیوں کرتے ہیں؟ لوگ جرم کیوں کرتے ہیں؟ اس طرح کے سلوک کی حیاتیاتی ، نفسیاتی اور معاشرتی وضاحتیں ہیں۔
ماہر نفسیات اور سماجی ماہر حیاتیات افراد کے *اندر* جوابات تلاش کرکے انحراف کی وضاحت کرتے ہیں۔ وہ فرض کرتے ہیں کہ لوگوں کے میک اپ میں کوئی چیز ان کو منحرف ہونے کی طرف لے جاتی ہے۔ وہ انحراف اور جرم کی طرف افراد کے جینیاتی تناؤ پر توجہ دیتے ہیں۔
اس کے برعکس ، ماہرین معاشیات فرد *سے باہر* کے عوامل میں جواب تلاش کرتے ہیں۔ وہ فرض کرتے ہیں کہ ماحول میں کوئی چیز لوگوں کو منحرف ہونے پر متاثر کرتی ہے۔

حیاتیاتی وضاحت

حیاتیاتی وضاحت انحراف کی طرف **جینیاتی تنازعہ** پر مرکوز ہے۔ حیاتیاتی وضاحت میں مندرجہ ذیل تین نظریات شامل ہیں:

1. جسمانی نوعیت: چوک. ، عضلاتی جسم والے افراد اسٹریٹ کرائم (مگ لگانا ، عصمت دری ، چوری) کرنے کا زیادہ امکان رکھتے ہیں۔
2. تھیوری۔ مردوں میں اضافی وائی کروموسوم جرائم کا باعث بنتا ہے۔ 'XYY'
   ذہانت: کم ذہانت سے جرائم ہوتے ہیں۔ . Intellige

سن 1876 میں ، اطالوی معالج سیزارے لمبروسو نے 400 قیدیوں کا موازنہ 400 فوجی جوانوں سے کیا۔ اس نے تجویز پیش کی کہ جرائم پیشہ افراد کی مخصوص جسمانی خصوصیات ہیں ۔ کم پیشانی ، ممتاز جبڑے اور گال کی ہڈیاں ، کان پھیلتے ہیں ، ضرورت سے زیادہ بالوں والے پن اور غیر معمولی لمبے بازو ہیں۔ یہ تمام خصوصیات جو مجرموں کے ساتھ لی گئیں ہیں وہ انسانوں کے قدیم اجداد سے ملتی ہیں۔ وہ جینیاتی طور پر غیر معمولی ہیں۔
اس نظریہ میں خامیاں ہیں۔ مثال کے طور پر لمبروسو کے مطالعے کا نمونہ عام آبادی کا نمائندہ نہیں ہے۔ اس کی توجہ فوج کے جوانوں کے ساتھ اعلان کردہ مجرموں کی موازنہ کرنے پر تھی۔ ان مجرموں کے بارے میں کیا کہ جنہوں نے جرم کیا لیکن کبھی نہیں پکڑا گیا؟ نیز ، غربت اور غذائی قلت کی وجہ سے مجرموں کو غیر معمولی پن ہوسکتا ہے۔ یہ طبقاتی خصوصیات ہیں نہ کہ مجرمانہ خصوصیات۔
شیلڈن (1949) نے تجویز پیش کی کہ جسمانی قسم جرائم کی پیش گوئی کر سکتی ہے۔ اس نے جسمانی نوعیت اور مجرمانہ تاریخ کے لئے سیکڑوں جوانوں کی جانچ کی ، اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ زیادہ تر عضلاتی ، ایتھلیٹک عمارت والے لڑکوں میں جرائم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی حتمی ثبوت موجود نہیں ہے۔
اس طرح کی تحقیقات کے باوجود جینیاتی محققین ابھی بھی حیاتیات اور جرم کے مابین روابط تلاش کر رہے ہیں۔ کروموسوم امتزاج "XY" کروموسوم تھیوری کے بارے میں ، یہ پتہ چلا ہے کہ زیادہ تر مجرموں میں نارمل ہوتا ہے۔ لہذا وہ ان لوگوں سے مختلف نہیں ہیں جو جرم نہیں کرتے ہیں۔ لہذا یہ وجہ نہیں ہوسکتی ہے۔ ہونا "Y" مجموعہ رکھنے والے زیادہ تر مرد جرم نہیں کرتے ہیں۔ لہذا ایک اضافی "XYY" ، اسی طرح ضروری نہیں ہے کہ کسی شخص کو مجرمانہ سرگرمی ہو۔ مزید برآں ، کسی بھی عورت میں جین کا یہ امتزاج نہیں ہوتا ہے ، لہذا وہاں کوئی خواتین مجرم نہیں ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ سچ نہیں ہے۔ اس طرح کی کروموسوم امتزاج پر مبنی قابل قبول نہیں ہے۔ "XYY" وضاحت
انٹیلی جنس تھیوری کی اپنی خامیاں ہیں کیونکہ کچھ مجرم انتہائی ذہین ہوتے ہیں۔ نیز ان کی ذہانت کی وارداتوں کو بھی جرم قرار دیا جاسکتا ہے۔ قومی مقاصد کے لئے کمپیوٹر کوڈ کو توڑنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا ہم اسے جرم یا قوم کی محب وطن خدمت قرار دیں گے؟ مزید یہ کہ ، کم ذہانت والے زیادہ تر لوگ جرم نہیں کرتے ہیں۔
حیاتیاتی وضاحتیں مجرمانہ سلوک کی کچھ محدود لیکن حتمی وضاحت پیش نہیں کرسکتی ہیں۔ حیاتیاتی عوامل کو دوسرے عوامل کے ساتھ تعامل کرنا پڑ سکتا ہے۔

نفسیاتی وضاحتیں

انحراف کی نفسیاتی وضاحتیں فرد کے اندر موجود اسامانیتاوں پر مرکوز ہوتی ہیں ، اور اس پر فوکس کرتے ہیں کہ **شخصیت کی خرابی** کسے کہتے ہیں ۔ قیاس یہ ہے کہ منحرف افراد کی منحرف شخصیات ، ہوتی ہیں

بے ہوش کرنے والے مختلف آلات لوگوں کو گمراہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ زور یہ ہے کہ کسی طرح کی شخصی پریشانی فرد کو معاشرتی اصولوں کی خلاف ورزی کا سبب بنتی ہے۔

ماہرین نفسیات نے دکھایا ہے کہ شخصیت کے نمونوں کا انحراف سے کچھ تعلق ہے۔ حالیہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ سنگین مجرم نفسیاتی مریضوں کے لئے اہل ہیں ، یعنی ، وہ اپنے آپ کو جرم یا شرم محسوس نہیں کرتے ، انہیں سزا کا کوئی خوف نہیں ہوتا ہے ، اور ان لوگوں کے ساتھ ان کو بہت کم ہمدردی ہے جن کو وہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس کے باوجود ، حقیقت یہ ہے کہ انتہائی سنگین جرائم ایسے افراد کے ذریعہ کیے جاتے ہیں جن میں شخصیت کی خرابی نہیں ہوتی ہے ، لیکن ایسے افراد کے ذریعہ جن کی نفسیاتی پروفائلز معمول کی بات ہیں۔

معاشرتی وضاحت

ماہرین معاشیات انفرادی منحرف سے باہر جرم کے وضاحتی عوامل تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ماہرین ماہرین معاشیات کے مطابق انحراف کا عمل نسبتا ہے۔ ایک گروپ میں جو انحراف ہے وہ دوسرے گروپ میں ایسا نہیں ہوسکتا ہے۔ جو آج انحراف ہے اسے کسی اور وقت میں انحراف نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ حالات اور وقت کی ضروریات میں تبدیلی کے ساتھ ، جرم کی تعریفیں بھی بدل سکتی ہیں۔ معاشرے میں ایسی کوئی چیز مستقل نہیں ہے جو اس طرز عمل کا احتساب کرے جو ایک معاشرے کے مطابق ہے اور دوسرے میں منحرف ہے۔

معاشرتی اثر و رسوخ میں تغیر پایا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں طرز عمل میں مختلف تغیر پایا جاتا ہے۔ فرد کا طرز عمل ، خواہ وہ موافق ہو یا یہ منحرف ہو ، بیرونی اثر و رسوخ کی پیداوار ہے ، جو سماجی پن کے انداز ، لوگوں کی ذیلی ثقافت ، اور معاشرتی طبقے میں پائے جانے والے فرق سے ہوسکتا ہے۔

معاشرتی وضاحت کے حصے کے طور پر ، ماہرین معاشیات نے نظریات کی تعداد تجویز کی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہاں پر کچھ اہم چیزوں کا احاطہ کیا جائے۔

تھیٹر آف ڈیفرنشنل ایسوسی ایشن بذریعہ ای سدرلینڈ

سدرلینڈ نے زور دیا کہ لوگ انحراف *سیکھیں* ۔ انہوں نے **تفریق ایسوسی ایشن کی** اصطلاح اس بات کی نشاندہی کی کہ معاشرے کے اصولوں کو منحرف کرنا یا ان کے مطابق چلنا سیکھنا زیادہ تر لوگوں پر اثر انداز ہوتا ہے جن کے ساتھ وہ شریک ہوتے ہیں۔ انحراف سیکھنا کسی اور چیز کو سیکھنے کے مترادف ہے ، اور یہ نقطہ نظر اس سوچ کے بالکل خلاف ہے کہ انحراف حیاتیاتی ہے یا شخصیت کی گہری ضرورتوں کی وجہ سے۔

بنیادی خیال یہ ہے کہ ہم جن مختلف گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں (ہماری تفریق ایسوسی ایشن) ہمیں مطابقت یا انحراف کے بارے میں پیغامات دیتے ہیں۔ ہمیں ملے جلے پیغامات موصول ہوسکتے ہیں ، لیکن ہم دوسرے کے مقابلے میں ایک سے زیادہ کے ساتھ اختتام پذیر ہوتے ہیں (تعریفوں کی ایک حد سے زیادہ جو ے موافق اور انحراف کے حق میں ہیں ، اور ہمارےcon سازگار / موافق ہیں)۔ اس کے نتیجے میں ہمارے روی سلوک اس کے بعد چلتا ہے۔ اہل خانہ ، دوست ، محلے ، ذیلی ثقافتیں اور مافیا گروپس سبھی ممبروں کو سیکھنے کے حالات مہیا کرتے ہیں اور اپنے ثقافتی اصولوں کے مطابق ان کا معاشرتی کرتے ہیں۔ اس طرح سے ہم جن گروہوں میں شامل ہوتے ہیں وہ ہمارے رویے کو منحرف یا ہم آہنگ بنانے کے ل. انتہائی اہم ہیں۔

معاشرتی وضاحت کی بحث اگلے لیکچر میں جاری رہے گی۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق **19**

کرائم کی وضاحت - جاری ہے

:اسباق کا جائزہ

· کنٹرول نظریہ بذریعہ ڈبلیو لاپرواہ
· کنٹرول نظریہ بذریعہ ٹی. ہرشی
تناؤ کا نظریہ: معاشرتی اقدار جرم کو کس طرح پیدا کرتی ہیں rain
ہاورڈ ایس بیکر کا لیبلنگ تھیوری ard
· وائٹ کالر جرم
تنازعہ تھیوری lic

(معاشرتی وضاحت (جاری ہے

ڈبلیو لاپرواس کے ذریعہ کنٹرول تھیوری

ایسا لگتا ہے کہ ہم میں سے بیشتر کے اندر ایسی بہت ساری چیزیں کرنے کی شدید خواہشیں ہیں جو ہمیں پریشانی میں ڈالیں گی۔ اس کے باوجود زیادہ تر وقت ہم یہ کام نہیں کرتے ہیں۔ ہم زیادہ تر انہیں اپنے پاس ہی رکھتے ہیں ، اور کچھ کرنے کی آزمائش ، خواہش ، دشمنی یا خواہش گزر جاتی ہے۔ اس پابندی کی وضاحت کے لئے ، والٹر ریکلیس (1973) نے **کنٹرول تھیوری** تیار کیا ۔

اس نظریہ کے مطابق دو سسٹم انحراف کے ہمارے مقاصد کے خلاف کام کرتے ہیں۔

1. *اندرونی کنٹرول سسٹم* : اس میں ہماری داخلی اخلاقیات شامل ہیں --- اسے ضمیر ، صحیح اور غلط کے خیالات ، مذہبی اصولوں کی خلاف ورزی کرنے میں ہچکچاہٹ کہتے ہیں۔ اس میں سزا کے خوف ، دیانت کے احساسات ، اور 'اچھے' شخص بننے کی خواہش بھی شامل ہے۔
2. *بیرونی کنٹرول سسٹم* : اس میں گروپس شامل ہیں --- جیسے دوست ، کنبہ ، ذیلی ثقافت ، پولیس جو اثر انداز ہوتی ہے
.ہمیں انحراف کرنے کے لئے نہیں

اس کے باطن کے ساتھ ساتھ اندرونی بھی اس کے کنٹرول کتنے مضبوط ہیں۔

ٹی ہیرسچی کے ذریعہ کنٹرول تھیوری

ٹریوس ہرشی (1969) نے ایک کنٹرول تھیوری تیار کیا ، جس میں کہا گیا ہے کہ معاشرتی کنٹرول کا انحصار کسی کے رویے کے نتائج کا تصور کرنے پر ہے۔ اس نے فرض کیا ہے کہ ہر ایک کو کم از کم کچھ انحراف مل جاتا ہے۔ لیکن تباہ حال کیریئر کے امکانات زیادہ تر لوگوں کو روکنے کے لئے کافی ہوسکتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے لئے صرف کنبہ اور دوستوں کے رد عمل کا تصور کرنا کافی ہے۔ دوسری طرف وہ افراد جو محسوس کرتے ہیں کہ انحراف کے ذریعہ انہیں کھونے کے لئے بہت کم ہے ، امکان ہے کہ وہ قانون شکنی کرنے والے بن جائیں ۔

:ہرشی نے مطابقت کو چار طرح کے معاشرتی کنٹرول سے جوڑا

1. *ملحق*۔ مضبوط معاشرتی اٹیچمنٹ مماثلت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ کمزور تعلقات خصوصا کنبہ اور اسکول میں ، لوگوں کو انحراف میں مشغول ہونے کے لئے آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔ ایک the فرد اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے کہ انحراف کا امکان ہے کہ اس کے / اس کے کنبے میں برا نام آئے گا۔ لہذا خاندان سے مضبوط لگاؤ کی وجہ سے وہ معاشرے کے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔
2. *موقع*۔ جائز مواقع تک جس شخص کی زیادہ سے زیادہ رسائی ہوگی ، اس کے موافق فوائد بھی اتنے ہی زیادہ ہوں گے۔ اس کے برعکس ، کسی کو مستقبل کی کامیابی پر تھوڑا سا اعتماد ہونے کے انحراف کی طرف بڑھنے کا زیادہ امکان ہے۔
3. *شمولیت*۔ جائز سرگرمیوں میں وسیع پیمانے پر دخل اندازی - جیسے ملازمت کا انعقاد ، اسکول جانا ، اور کھیل کھیلنا - انحراف کو روکتا ہے۔ ان سرگرمیوں کے بغیر لوگوں میں منحرف سرگرمی کے لئے وقت اور توانائی ہے۔
4. *اعتقاد*۔ روایتی اخلاقیات پر پختہ یقین اور اتھارٹی کے اعداد و شمار کا احترام انحراف کی طرف رجحان کو روکتا ہے۔ کمزور ضمیر رکھنے والے افراد کو اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کا زیادہ فتنہ ہوتا ہے۔

تناؤ کا نظریہ: معاشرتی اقدار جرم کو کس طرح پیدا کرتی ہیں

فنکشنلسٹ کا کہنا ہے کہ جرم معاشرے کا *فطری* حصہ ہے۔ کچھ جرائم ان اقدار کی نمائندگی کرتے ہیں جو معاشرے کے بالکل بنیادی حصے میں ہیں۔ ملازمت رکھنا ایک معاشرتی قدر ہے اور اس کے ذریعہ یہ ہر نوجوان کا ثقافتی طور پر منظور شدہ مقصد ہوسکتا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک معاشرہ ثقافتی طور پر منظور شدہ ذرائع کی بھی وضاحت کرتا ہے۔ اہداف کی منظوری اور اہداف کے حصول کے لئے ثقافتی طور پر منظور شدہ ذرائع کی عدم فراہمی کشیدگی پیدا کرسکتی ہے ، اور اس کا سبب بن سکتی ہے

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

معیارات سے انحراف۔ طرز عمل پر قابو پانے کے اصولوں کی غیر *موثریت انوومی* یا معمول سے کم *نیسوں* میں اضافہ ہوتا ہے ، انحراف کی مقدار غیر فعال سطح پر بڑھ *anomie* کی صورتحال ہے۔ جیسے جیسے جاتی ہے۔

وہ لوگ ہیں جو تجربے کشیدگی کا امکان ہے محسوس کرنے کی نشاندہی کی کہ RK Merton (1968) کا احساس معمول سے کم پن. چونکہ غالب اصول (مثال کے طور پر کام ، تعلیم) کہیں بھی ، *anomie* انھیں حاصل ہوتے نظر نہیں آتے ہیں ، لہذا ان کے ساتھ شناخت کرنے میں انہیں مشکل وقت درپیش ہے۔ یہاں تک کہ وہ سسٹم کے ذریعہ غلطی محسوس کر سکتے ہیں ، اور اس کے قواعد ناجائز معلوم ہوسکتے ہیں۔ ثقافتی طور پر منظور شدہ اہداف کو ثقافتی طور پر منظور شدہ ذرائع سے ملانے سے تناؤ پیدا ہوتا ہے اور لوگ اصولوں سے انحراف کرتے ہیں۔ تو

جب کبھی بھی لوگوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جائز (بنیادی ، ثقافتی اعتبار سے جائز) ذرائع کے استعمال کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل نہیں کرسکتے ہیں تو وہ ناجائز استعمال کرتے ہیں ثقافتی طور پر منظور نہیں) کا مطلب ہے۔)

:پاکستانی معاشرے میں مندرجہ ذیل منظر نامہ دیکھیں

مادی کامیابی: یہ ثقافتی طور پر طے شدہ (منظور شدہ) مقصد ہے۔
تعلیم کی ملازمتیں: ثقافتی طور پر منظور شدہ مقصد کا حصول ہے۔
مرکزی عقیدہ: مساوات کا نظریہ۔

مادی کامیابی کے حصول کے منظور شدہ ذرائع تک رسائی سماجی طبقاتی ڈھانچے سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ خاص طور پر نچلے طبقے کے نوجوانوں کے لئے تناؤ پیدا کرتا ہے۔

بقاء کے حصے کے طور پر نوجوان جائز یا ناجائز ذرائع سے کام حاصل کرنے میں کامیابی کی تلاش کریں گے کیونکہ "کامیابی (مقصد) اس سے کہیں زیادہ اہم ہے کہ (کیسے) کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔" اس مقصد کے لئے وہ مختلف طریقوں کو اپناسکتے تھے ، اور میرٹن نے ان کو موافقت کے طریقوں کے نام سے پکارا۔

~~موافقت کے طریقوں: لوگ اپنے اہداف کو اپنے وسائل سے کیسے میل کرتے ہیں~~

تناؤ محسوس ہوتا ہے
ثقافتی ذرائع ثقافتی اہداف موافقت کا طریقہ اس سے انومی کی طرف جاتا ہے

قبول کریں	قبول کریں	موافقت پذیر	نہیں
مسترد کریں	قبول کریں	جدت پسند	
قبول کریں	مسترد کریں	رسمی	
مسترد کریں	مسترد کریں	اعتکاف	جی ہاں
مسترد کرنا / قبول کرنا	مسترد کرنا / قبول کرنا	باغی	

بدعت: چوری ، چوری ، منشیات۔
رسمیت: کامیابی میں دلچسپی کا فقدان لیکن ذرائع کی تائید کرتا ہے۔
اعتکاف: فرار ، نشہ آور اشیا
(بغاوت: توڑ پھوڑ ، بے ہودہ پرتشدد جرائم (انسداد ثقافت

اعلی تعلیم تک رسائی اور آخر کار اچھی ملازمت یا کیریئر تک رسائی کلاس ممبروں کے لئے دستیاب ہے۔ مخصوص طبقے یا نسلی گروہ کے لئے رکاوٹیں ہیں۔ ان رکاوٹوں کو کیسے ختم کیا جائے؟ لہذا وہ کچھ اصولوں کو نظرانداز کرتے ہیں کیونکہ نچلے طبقے کا یہ عالم جانتا ہے کہ مقصد تک پہنچنے کے لئے بنیادی طریقوں پر عمل کرنا محض ناممکن ہے۔

ہاورڈ ایس بیکر کے ذریعہ لیبلنگ تھیوری
کے مطابق **لیبلنگ نظریہ** یہ فرض کیا گیا ہے کہ *لوگوں کو ان کے اعمال کے لئے کس طرح دوسروں کے جواب سے کیا کرتے ہیں سے اتنا نہ گمراہی اور مطابقت نتیجہ*. لوگ متعدد طریقوں سے ایک جیسے سلوک کی وضاحت کرسکتے ہیں ، لہذا انحراف ایک رشتہ دار تصور ہے اور معاشرے کے ذریعہ اس کا تعین ہوتا ہے۔ لہذا انحراف افراد یا گروہوں کی خصوصیات کا ایک مجموعہ نہیں ہے بلکہ یہ انحراف اور غیر منحرف افراد کے مابین تعامل کا عمل ہے ۔ یہ مبینہ طور پر منحرف حرکتوں کے بارے میں سماجی سامعین کے رد عمل ہیں۔

کیوں کچھ لوگوں کو 'منحرف' لیبل لگا کر ٹیگ کیا جاتا ہے؟ *کیوں کچھ عمل ، نظریات ، احساسات ، وصف کو منحرف سمجھا جاتا ہے؟* ایک بار کسی بچے مجرم کے طور پر لیبل لگا ہوا ہے، وہ ہے **کلنکت** ایک مجرم کے طور پر. بیکر کے مطابق ، 'منحرف سلوک' وہ طرز عمل ہے جسے لوگ لیبل دیتے ہیں۔ منحرف رویہ ہی منحرف ہونے کا عامل عنصر نہیں ہے۔ یہ سب اس پر منحصر ہے کہ آیا کسی شخص کو منحرف ہونے کا لیبل لگایا گیا ہے یا نہیں۔
سلوک اور لیبل کے درمیان تعلق مشروط ہے ، خودکار نہیں ہے۔ *ایک انتہائی اہم حالت میں یہ طاقت ہے کہ وہ مبینہ / یا اصل منحرف سلوک کے لئے لیبل لگائے جانے کے خلاف مزاحمت کرسکے۔ منحرف سلوک وہ*

طرز عمل ہے جسے لوگ لیبل دیتے ہیں۔ خود لیبل لگانے کا مطلب توسیع ہے۔
لیبل لگانے سے نہ صرف یہ متاثر ہوتا ہے کہ دوسرے فرد کو کس طرح دیکھتے ہیں ، بلکہ اس سے اس کی خود *شناسی* کے احساس پر بھی اثر پڑتا ہے ۔ انفرادی طور پر لیبل کو قبول کرتا ہے اور منحرف کی حیثیت سے کام کرتا ہے اور منحرف ہونا بھی سیکھتا ہے۔

انحراف بڑھاویں: انحراف کی شناخت انحراف کے عمل کو بڑھانا شروع کر سکتی ہے یعنی غیر منقسم نتائج جس کا نتیجہ اس وقت نکل سکتا ہے جب ، کسی رویے کو منحرف ہونے کا لیبل لگا کر ، کنٹرول کی ایک ایجنسی دراصل اسی طرح کے انحراف برتاؤ کو مشتعل کرتی ہے۔ لیبل لگا ہوا شخص لیبل کو ثانوی انحراف کے ذریعہ اپنی شناخت میں شامل کرتا ہے اور مطابقت میں تبدیل ہونے کے خلاف مزاحمت کرتا ہے

ناجائز مواقع: سوشل کلاس اور جرائم کی وضاحت
انحراف کے میدان میں ایک دلچسپ معاشرتی تلاش یہ ہے کہ معاشرتی طبقات میں جرم کے الگ الگ انداز ہوتے ہیں۔ بیشتر بدترین نوجوان نچلے مزدور طبقے سے ابھرتے ہیں۔ ان لڑکوں میں سب سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے جنہوں نے درمیانی طبقے کی اقدار کو اندرونی بنادیا ہے اور ان کی اہلیت کی بنیاد پر ، درمیانے طبقے کے مستقبل کی خواہش کی ترغیب دی گئی ہے۔ جب ایسے لڑکے اپنے اہداف کا ادراک کرنے سے قاصر ہوتے ہیں تو ، خاص طور پر وہ بد فعلی سرگرمیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ مذکورہ گروہ ذیلی ثقافتی برادریوں میں پیدا ہوتے ہیں جہاں جائز طور پر کامیابی کے حصول کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔ وسیع معاشرے کی شرائط میں کامیابی کے لئے مواقع کا فقدان مجرمانہ سلوک میں ملوث افراد اور جو نہیں کرتے ہیں ان میں اہم فرق ہے۔
نچلے طبقے کے لڑکوں کی ناکامی انھیں اپنی ضروریات پوری کرنے کے متبادل دروازے کھول دیتی ہے ، اور ان نئی راہوں کو غیرقانونی مواقع کے ڈھانچے (کلیورڈ اور اوہلن ، 1960) کے طور پر بھیجا جاتا ہے۔ وہ ڈکیتی ، چوری ، منشیات فروشی ، جسم فروشی اور دیگر اجرت بخش جرائم میں ملوث ہیں۔ وہ اپنے ذیلی ثقافت تیار کرتے ہیں۔

وائٹ کالر جرم
دیگر معاشرتی طبقات جرائم سے پاک نہیں ہیں ، لیکن انہیں موقع کی ایک مختلف قسم کا ڈھانچہ مل جاتا ہے۔ ان کے لئے جرم کی دیگر اقسام کارآمد ہیں۔ زیادہ مراعات یافتہ طبقات انکم ٹیکس کی دھوکہ دہی ، سرکاری عہدیداروں کی رشوت ، غبن اور غلط تشہیر کے مواقع حاصل کرتے ہیں۔ سدرلینڈ نے **وائٹ کالر** جو قابل احترام اور اعلی معاشرتی respect **جرم کی** اصطلاح مرتب کی تاکہ ان **جرائم** کا حوالہ دیا جا حیثیت کے لوگ اپنے پیشوں کے دوران کرتے ہیں۔

اگرچہ عام عوام یہ سوچتے ہیں کہ نچلے طبقات جرائم کا زیادہ خطرہ رکھتے ہیں ، لیکن مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ وائٹ کالر کارکن بھی بہت سارے جرائم کرتے ہیں۔ ادراک میں یہ فرق بڑی حد تک مرئیت پر مبنی ہے۔ اگرچہ غریبوں کے ذریعہ کیے جانے والے جرائم کی بہت زیادہ تشہیر کی جاتی ہے ، لیکن زیادہ مراعات یافتہ طبقے کے جرائم شاذ و نادر ہی یہ خبریں بناتے ہیں اور بڑے پیمانے پر کسی کا دھیان نہیں دیتے ہیں۔

تنازعہ تھیوری
مارکسی مفکرین کے مطابق ، انحراف کو دانستہ طور پر منتخب کیا جاتا ہے اور وہ فطرت میں سیاسی ہے۔ انہوں نے اس خیال کو مسترد کردیا کہ حیاتیات ، شخصیت ، انومی یا لیبل جیسے عوامل سے انحراف 'طے شدہ' ہے۔ ان کا مؤقف تھا ، افراد سرمایہ دارانہ نظام کی عدم مساوات کے جواب میں فعال طور پر منحرف طرز عمل میں شامل ہونے کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس طرح ، 'منحرف' سمجھے جانے والے 'انسداد ثقافتی' گروپوں کے ممبران واضح طور پر سیاسی سرگرمیوں میں مشغول ہیں ، جو معاشرتی نظم کو چیلنج کرتے ہیں۔ اس طرح کی کاروائیاں اغوا ، چوری اور دہشت گردی کی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔ تنازعات کے نظریہ نگاروں نے جرائم کو عدم مساوات ، ناانصافی ، طاقت اور سیاسی نظام کے خلاف احتجاج کی بھیس شکل سمجھا۔

نتائج
اس حقیقت کے باوجود کہ جرم مجموعی طور پر منحرف طرز عمل کی صرف ایک ذیلی زمرہ ہے ، اس میں مختلف قسم کی سرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے - چاکلیٹ کی ایک بار کو شاپ لفٹ کرنے سے لے کر اجتماعی قتل تک - جس کا امکان نہیں ہے کہ ہم ایک ہی نظریہ تیار کرسکیں جس کا حساب کتاب ہوگا۔ ہر طرح کے مجرمانہ سلوک کے ل..

جرم کے سماجی نظریہ نگاروں کی شراکت دو گنا ہے۔ پہلے ، یہ نظریات مجرمانہ اور 'قابل احترام' سلوک کے مابین تسلسل کو صحیح طور پر زور دیتے ہیں۔ ایسے سیاق و سباق میں جن میں مخصوص نوعیت کی سرگرمی کو مجرم اور قانون کے ذریعہ قابل سزا کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ یقینی طور پر معاشرے میں طاقت اور عدم مساوات کے سوال سے وابستہ ہے۔ دوسرا سب متفق ہیں کہ فوجداری سرگرمیوں میں سیاق و سباق اہم ہے۔ چاہے کوئی مجرمانہ فعل میں ملوث ہو یا مجرم سمجھا جائے بنیادی طور پر معاشرتی تعلیم اور معاشرتی ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔

سبق 20

کرائم کا معاشرتی تقسیم: *وضاحت*

:اسباق کا جائزہ

- کرائم کی سماجی تقسیم
- صنف اور جرم
- عمر اور جرم
- سوشل کلاس اور جرم
- وائٹ کالر جرم
- کارپوریٹ کرائم
- منظم جرائم
- نسلی اور جرم

پس منظر

آبادی کے مابین ایک بڑھتی ہوئی اور وسیع پیمانے پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ ، وقت گزرنے کے ساتھ ، جرائم زیادہ عام اور سنگین ہو چکے ہیں۔ گذشتہ نصف صدی کے دوران یہ اطلاع ملی ہے کہ اب لوگ پہلے والے دور کی نسبت جرم سے بہت زیادہ خوفزدہ ہیں۔ وہ اندھیرے کے بعد باہر جانے ، اپنے گھروں کو چوری کرنے اور تشدد کا نشانہ بننے کے بارے میں سخت پریشانی کا سامنا کررہے ہیں۔

جرمی اور جرم کی بابت اعدادوشمار معاشرتی امور پر سرکاری طور پر شائع ہونے والی تمام اعداد و شمار میں سے کم سے کم قابل اعتماد ہیں۔ ہم سرکاری اعدادوشمار کو قیمت کے لحاظ سے نہیں لے سکتے ہیں ، لیکن ان اعداد و شمار کو جس انداز میں تیار کیا گیا تھا اس پر دھیان دینا ہوگا۔

سرکاری جرائم کے اعدادوشمار کی سب سے بنیادی حد یہ ہے کہ ان میں صرف پولیس کے ذریعہ درج کیے جانے والے جرائم شامل ہیں۔ پولیس کے ذریعہ ممکنہ جرم اور اس کے اندراج کے مابین پریشانیوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ زیادہ تر جرائم ، خاص طور پر چھوٹی چھوٹی چوریوں کی کبھی بھی پولیس کو اطلاع نہیں ملتی۔ یہاں تک کہ پرتشدد جرائم کی صورت میں بھی ، متاثرین میں سے ایک تہائی سے زیادہ افراد پولیس سے رابطہ نہ کرنے کا انتخاب کرتے ہیں ، اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ نجی معاملہ ہے یا کوئی اور چیز جس نے خود اپنے ساتھ پیش کیا ہے۔ جزوی طور پر رپورٹنگ اور جرائم کی جزوی ریکارڈنگ کے نتیجے میں ، سرکاری جرائم کے اعدادوشمار مجموعی جرائم کا صرف ایک حصہ ظاہر کرتے ہیں۔

بڑھتے ہوئے جرائم کے جواب میں پولیس فورس کو بڑھا دیا گیا ہے۔ جب جرائم کی شرح میں اضافہ ہورہا ناگزیر طور پر عوامی شور شرابا ہوتا ہے۔ لیکن in تقریبا almost ہے تو ، پولیس کو 'سڑک پر' لگانے کے ل پولیس کی زیادہ تعداد نے جرائم کی کم شرح کا ترجمہ نہیں کیا ہے۔ جرائم کی روک تھام ، اور جرائم کے خوف کو کم کرنا ، دونوں مضبوط برادریوں کی تعمیر نو سے بہت گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ پولیس کو قید کے بجائے تعلیم ، قائل کرنے ، اور مشاورت کا استعمال کرتے ہوئے مقامی معاشرتی معیار اور شہری سلوک کو شہریوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے۔ 'کمیونٹی پولیسنگ' کا مطلب یہ ہے کہ citizens بہتر بنانے کے ل نہ صرف وہ خود شہریوں کو اپنی طرف متوجہ کرسکیں ، بلکہ پولیس فورسوں کے خصوصیت کے انداز کو بھی تبدیل کریں۔

جرم کی معاشرتی تقسیم

معاشرتی خصوصیات یعنی صنف ، عمر ، معاشرتی طبقے ، نسل ، مقامییت کے لحاظ سے جرائم کی تقسیم میں ایک فرق ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ افراد یا گروہ زیادہ سے زیادہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں ، یا جرم کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ تحقیق اور اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے کہ جرائم اور ظلم و ستم آبادی میں تصادفی تقسیم نہیں کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر مرد عورتوں سے زیادہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ نوجوان اکثر عمر رسیدہ افراد کے مقابلے میں جرم میں ملوث رہتے ہیں۔ غریب علاقوں میں عام طور پر بہتر علاقوں سے زیادہ جرائم کی شرح ہوتی ہے۔ نسلی اقلیتوں کو زیادتی کی شرح زیادہ ہے۔ شہر کے اندرونی علاقوں میں رہنے والے افراد مضافاتی علاقوں میں رہنے والوں کی نسبت شکار ہونے کا زیادہ خطرہ رکھتے ہیں۔

صنف اور جرم

:قومی اور بین الاقوامی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ

- جرائم مردوں میں بہت زیادہ مرتکز ہوتے ہیں۔ mes
- جیل میں خواتین کو مردوں کے تناسب میں ایک عدم توازن ہے.
- جرائم مردوں اور عورتوں کی اقسام کے درمیان تضادات موجود ہیں ارتکاب. (خواتین ہی شاذ و نادر ہی تشدد میں ملوث ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چوری ، جسم فروشی معمولی خواتین کے جرائم ہیں)۔

:حقیقت میں جرائم کی شرح میں صنفی اختلافات کم واضح ہوسکتے ہیں۔ اسباب ہوسکتے ہیں

- بعض جرائم اطلاع نہیں دی جاتی جاؤ. گھریلو کردار انہیں perpetrated خواتین کی طرف سے گھر اور نجی شعبے میں جرائم کا ارتکاب کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے اور ان کی اطلاع نہیں ملتی ہے۔
- خواتین قدرتی طور پر دھوکہ دہی اور اپنے جرائم پر پردہ پوشی کرنے میں انتہائی ہنر مند سمجھی جاتی ہیں۔ ان کی حیاتیات میں قیاس کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درد اور تکلیف کو چھپا سکتے ہیں۔

خواتین مجرموں کے ساتھ زیادہ نرمی کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے کیونکہ مرد پولیس افسران off ان کے ساتھ 'مخلصانہ' رویہ اپناتے ہیں۔ قابل اعتراض۔ چونکہ خواتین کم خطرناک دکھائی دیتی ہیں ، لہذا افسران انہیں جانے دیتے ہیں۔ نیز مرد مجرموں کے مقابلے میں انھیں قید ہونے کا امکان کم ہے۔

- کیونکہ خواتین وہ مبینہ طور پر خاتون جنسیت کی اقدار سے انحراف جہاں معاملات میں مردوں کے مقابلے میں زیادہ سختی سے علاج کر رہے مجرمانہ انصاف کے نظام کی طرف سے دکھایا خواتین کی جانب نرمی بھی پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ انھیں 'دوگنا منحرف' سمجھا جاسکتا ہے یعنی قانون کو توڑنے کے ساتھ ساتھ مناسب خواتین کے رویے کی بھی مذمت کی جائے۔ جنسی طور پر مبنی لڑکیاں لڑکیوں کے مقابلے میں اکثر لڑکوں کے مقابلے میں ہی لیا جاتا ہے۔ یہاں ایک دوہرے معیار کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے جہاں مردانہ جارحیت اور تشدد کو فطری رجحان کے طور پر دیکھا جاتا ہے ، نفسیاتی عدم توازن میں خواتین کے جرائم کی وضاحت طلب کی جاتی ہے۔

قانون شکنی کرنے والی خواتین اکثر اس وجہ سے فرار ہوجاتی ہیں کہ وہ پولیس اور دیگر law حکام کو راضی کرنے میں کامیاب ہیں۔ وہ "صنفی معاہدہ" کے تحت خصوصی سلوک حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مرد اور خواتین کے مابین ایک عہد نامہ جس کے تحت (1) ایک عورت بننا غیر اخلاقی اور زبردستی ہونا ہے ، اور (2) خواتین کو مردوں کے ذریعہ تحفظ کی ضرورت ہے۔

طبی معائنے ، پولیس تفتیش اور کمرہ عدالت میں ہونے والے توہین آمیز عمل کی وجہ سے متاثر خواتین خواتین جرم کی اطلاع نہیں دیتی ہیں ۔
کچھ مطالعات میں خواتین کے جرائم میں اضافے اور خواتین کی آزادی کی تحریک کے مابین کچھ ہم آہنگی ظاہر ہوئی ہے۔

عمر اور جرم

نوعمری کے آخر میں جوانی اور چوٹی کے دوران سرکاری سطح پر جرائم کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے ، اور اس کے بعد اس میں کمی واقع ہوتی ہے۔ امریکہ میں نوجوان سنگین جرائم کا ذمہ دار بن رہے ہیں۔ 1987 اور 1996 کے درمیان ، متشدد جرائم کے الزام میں کم عمر بچوں کی گرفتاریوں میں 60 فیصد تک اضافہ ہوا۔ چوری ، چوری ، حملہ ، اور عصمت دری (جسے اسٹریٹ کرائمز کہا جاتا ہے) جیسے جرائم نوجوان مزدور طبقے کے مردوں سے وابستہ ہیں۔ کیا یہ اخلاقی خرابی کی وجہ سے ہے؟ کیا یہ بڑھتی ہوئی اجازت کی وجہ سے ہے؟ دونوں ہوسکتے ہیں۔

برطانیہ میں نوجوانوں میں جرائم کی شرح بہت زیادہ ہے۔ 1997 میں ، احتیاط یا سزا یافتہ مجرموں میں سے 40 فیصد 21 سال سے کم عمر تھے۔ گستاخ لڑکے اور لڑکیوں کی عمر 18 سال تھی۔
جرم کی تعریف کے معاملات بھی ہوسکتے ہیں۔ نوجوانوں کی بغاوتوں کو غلطی سے جرم سمجھا جاسکتا ہے۔

سماجی کلاس اور جرم

ایک تاثر یہ ہے کہ نچلے سماجی طبقے کے لوگوں میں جرائم بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ یہ سمجھنا غلطی ہے کہ معاشرتی طور پر پسماندہ ہونے کا مطلب مجرمانہ ہونا ہے۔ بہت سے دولت مند اور طاقت ور افراد ایسے جرائم کرتے ہیں جن کے نتائج غریبوں کے اکثر چھوٹے چھوٹے جرائم سے کہیں زیادہ دور رس ہوسکتے ہیں ۔
اگر ہم اسٹریٹ جرائم سے ہٹ کر جرائم کی اپنی تعریف کو وائٹ کالر جرم شامل کرنے کے لئے بڑھاتے ہیں تو ، 'عام مجرم' متمول نظر آتا ہے۔

وائٹ کالر جرم

وائٹ کالر کرائم کے تصور کو سب سے پہلے سدرلینڈ *نے 1949* میں اپنی کتاب *وائٹ کالر کرائم میں* متعارف کرایا *تھا*۔ اس سے مراد معاشرے کے زیادہ متمول شعبوں میں رہنے والے جرائم ہیں۔ ' *اعلی معاشرتی رتبے (اور عزت کے حامل افراد کی طرف سے ان کے قبضے کے دوران کیے جانے والے جرائم'* (سدرلینڈ
اس اصطلاح میں متعدد قسم کی مجرمانہ سرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے ، جس میں ٹیکس کی دھوکہ دہی ، غیر قانونی فروخت کے طریقوں ، سیکیورٹیز اور اراضی کی دھوکہ دہی ، غبن ، خطرناک مصنوعات کی تیاری اور فروخت کے علاوہ سیدھے چوری شامل ہیں۔ وائٹ کالر جرائم کی تقسیم دوسری اقسام کے جرائم کی نسبت زیادہ سخت ہے۔
دولت مند کی طاقت سے وائٹ کالر جرائم کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ سب سے پہلے وہ جرائم جن میں بنیادی طور پر غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے لئے درمیانے طبقے یا پیشہ ورانہ منصب کا استعمال شامل ہے۔ دوم یہ *ہے کہ طاقت ور افراد کے جرائم* وہ ہوتے ہیں جن میں کسی منصب کے ذریعہ عطا کردہ اختیار کو مجرمانہ طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے - گویا جب کوئی اہلکار کسی خاص پالیسی کے حق میں رشوت قبول کرتا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

کی لاگت وائٹ کالر جرائم نچلے طبقے کی طرف سے جرائم کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے. امریکہ میں 1986 میں ، وائٹ کالر جرم میں ملوث پیسوں کی مقدار (ٹیکس فراڈ ، انشورنس دھوکہ دہی ، گھر میں بہتری کے دھوکہ دہی اور کار کی مرمت کی دھوکہ دہی کے طور پر بیان کی گئی) کا حساب چالیس گنا (زیادہ ہے جتنا کہ جائیداد کے خلاف عام جرائم میں (ڈکیتیاں ، چوریيں ، تاخیر ، جعلسازی اور کار چوری

کارپوریٹ کرائم

معاشرے میں بڑی کارپوریشنوں کے ذریعہ ہونے والے جرائم. آلودگی ، غلط بیانی ، صحت اور حفاظت کے ضوابط کی خلاف ورزیوں سے لوگوں میں چھوٹی چھوٹی جرائم کی نسبت بہت بڑی تعداد متاثر ہوتی ہے. بڑی بڑی کارپوریشنوں کی بڑھتی ہوئی طاقت اور اثر و رسوخ ، اور ان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی عالمی رسا کا مطلب یہ ہے کہ ہماری زندگی ان کو بہت سے طریقوں سے چھوتی ہے. کارپوریشنز کاروں کو تیار کرنے میں شامل ہیں جو ہم چلاتے ہیں اور جو کھانا ہم کھاتے ہیں. ان کا قدرتی ماحول اور مالی منڈیوں ، زندگی کے پہلوؤں پر بھی بہت زیادہ اثر پڑتا ہے ، جو ہم سب کو متاثر کرتے ہیں.

سلاپر اور ٹومبس (1999) نے کارپوریشنوں کے ذریعہ 6 قسم کی خلاف ورزیوں کو درج کیا ہے.

- *انتظامی* (قواعد پر عمل نہ کرنے ·
- *ماحولیاتی* (آلودگی ، آفات کے نتیجے میں خلاف ورزیوں کی اجازت دیتا ہے. متاثرین). ·
- *مالی* (ٹیکس کی خلاف ورزی ، خلاف ورزیوں کی اجازت ·
- *مزدوری* (کام کرنے کے حالات ، ملازمت کی خدمات ·
- *مینوفیکچرنگ* (مصنوعات کی حفاظت ، لیبلنگ). ·
- *نامناسب ٹریڈنگ طریقوں* (مخالف مقابلہ، جھوٹے اشتہارات ·

کارپوریٹ جرائم کے شکار افراد خود کو اس طرح نہیں دیکھتے ہیں.
کس کا شکار بن کر دیکھنا مشکل ہے؟ قصوروار کون ہے؟ جرم اور مرتکب ہونے پر وقت اور جگہ میں بڑا فاصلہ.
نہیں جانتے کہ کس نے شکار کیا ہے ، جرم کے ازالہ کیسے کریں گے.
کارپوریٹ جرم کے اثرات معاشرے میں اکثر ناہموار ہوتے ہیں. غریب
مزدور آلودگی اور حفاظت کے خطرات کا شکار ہیں.
کارپوریٹ جرم کے متشدد پہلوؤں کو قتل عام کے واقعات کے مقابلے میں کم نظر آتا ہے.
آلودگی جسمانی نقصان / موت کا باعث بنتی ہے ، اور منشیات کے ساتھ ساتھ مانع حمل کے مضر اثرات بھی ہیں. اس طرح کے جرائم کو اکثر 'شکایت سے کم' کے طور پر دیکھا جاتا ہے .
منظم جرائم سنڈیکیٹ *جیسے مافیا جائز کاروبار سے مشابہت کا انتخاب کرسکتے ہیں لیکن قرض کی ادائیگی کو محفوظ بنانے ، ٹیکسوں سے بچنے یا مزدوری کو ضبط کرنے کے لئے بدعنوان یا غیر قانونی تنظیموں کو ملازمت دیتے ہیں.*
منظم جرائم سے مراد کاروبار کی وہ شکل ہے جو ظاہر ہوتی ہے کہ یہ قانونی ہے لیکن اصل میں غیر قانونی ہے. اس میں اسمگلنگ ، غیر قانونی جوا (کھیل ، لاٹری اور گھوڑوں کی ریس) ، منشیات کا کاروبار ، جسم فروشی ، بڑے پیمانے پر چوری اور تحفظ کے ریکیٹ شامل ہیں. یہ اکثر اپنی سرگرمیاں انجام دینے کے لئے تشدد یا تشدد کے خطرہ پر انحصار کرتا ہے.
دائرہ کار میں یہ تیزی سے بین الاقوامی نیٹ ورک بن گیا ہے. یہ بڑے پیمانے پر صارفین کو غیر قانونی (سامان اور خدمات فراہم کرتا ہے (منی لانڈرنگ ، جوہری مواد کی فروخت
انفارمیشن ٹکنالوجی میں حالیہ پیشرفت کے ذریعہ بین الاقوامی منظم جرائم نے بڑی مدد کی. ٹکنالوجی میں پیشرفت نے دلچسپ نئے مواقع اور فوائد فراہم کیے ہیں ، لیکن وہ جرائم کے خطرے کو بھی بڑھاتے ہیں. سائبر کرائم یعنی انفارمیشن ٹکنالوجی کی مدد سے کیے جانے والے مجرمانہ فعل پہلے ہی موجود ہیں. ٹکنالوجی پر مبنی جرائم کی مثالیں ہیں: ایو ڈراپنگ ، الیکٹرانک توڑپھوڑ اور دہشت گردی ، فحاشی ، ٹیلی مارکیٹنگ کی دھوکہ دہی ، ٹیلی مواصلات کی خدمات چوری کرنا ، الیکٹرانک فنڈز کی منتقلی کے جرائم ، برقی منی لانڈرنگ ، مجرمانہ سازشیں

<u>نسلی اور جرم</u>

نسل اور نسل دونوں ہی جرائم کی شرح سے مضبوطی سے منسلک ہیں.
برطانیہ اور امریکہ میں گوروں سے کہیں زیادہ کالے عدالت لائے گئے اور انہیں جیل بھیجا گیا.

وضاحت:
رنگ یا طبقے سے متعلق تعصب سفید فام پولیس کو سیاہ فام لوگوں کو زیادہ آسانی سے گرفتار کرنے کا اشارہ کرتا ہے اور شہریوں کو افریقی امریکیوں کو مشتبہ مجرموں کی حیثیت سے پولیس میں رپورٹ کرنے کا باعث بنتا ہے ، جس کا مطلب ہے کہ رنگ برنگے لوگوں کو حد سے زیادہ مجرم بنایا جاتا ہے. یہ صرف نسل پرستی ہے.
امریکہ میں ریس کا معاشرتی موقف سے گہرا تعلق ہے اور اسٹریٹ کرائم میں ملوث ہونے کے امکان کو متاثر کرتا ہے. کالوں کا تعلق زیادہ تر ورکنگ کلاس (یا کلاس کے تحت) سے ہوتا ہے. دولت و افزائش کے بیچ رہنے والے غریب افراد کا پتہ چل جاتا ہے

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

محرومیوں کے احساس میں مبتلا ہونے کا زیادہ امکان depri غیر معاشرے کے طور پر معاشرے. وہ نسبتا رکھتے ہیں اور امکان ہے کہ وہ جرم کی طرف رجوع کریں گے۔
سیاہ فام اور خاندانی خاندانی نمونے مختلف ہیں۔ امریکی ریاستوں میں سیاہ فام بچوں میں سے 2/3 حصہ (ایک پانچویں سفید فام بچوں کے مقابلے میں) اکیلی ماؤں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی نگرانی اور غربت میں بڑے ہونے کا زیادہ خطرہ ہے لہذا جرائم کے زیادہ امکانات ہیں۔
سرکاری جرائم کے انڈیکس میں وائٹ کالر جرائم کو خارج نہیں کیا جاتا ہے ، جو گوروں کے ذریعہ زیادہ تر کیے جاتے ہیں۔ یہ غلطی رنگین شخص کے طور پر عام مجرم کے نظارے میں معاون ہے۔
مختلف نسلی پس منظر جرائم کی شرح سے متعلق ہیں۔ برطانیہ میں ایشین اور افریقی لوگ نئی جگہ پر اپنی توقعات میں مختلف تھے۔
نیز ان کا مختلف ثقافتی اور نوآبادیاتی پس منظر تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ مقامی ایشین کمیونٹیز نئے آنے والوں کی حمایت کرتی ہیں لیکن سیاہ فاموں کے لئے ایسا کوئی وسائل موجود نہیں ہے۔ نسلوں کو نسل پرستی کا سامنا کرنے والی صورتحال میں سیاہ فام پائے گئے ہیں۔ کالوں کی امتیازی سلوک کے خلاف مزاحمت کو 1970 کی دہائی کے وسط میں سیاست بنایا گیا۔ نوجوان سیاہ فاموں کو مغلوب کرنے کی دشواری سے دقیانوسی رویہ اختیار کیا گیا ، لہذا پولیس کے ذریعہ اس تاثر کے ساتھ اضافی توجہ دلائی گئی کہ کالے تارکین وطن کو قانون کی حکمرانی پر عمل پیرا ہونے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا انھیں نظم و ضبط اور سزا دی جانی چاہئے۔ یہ نسل پرستی کی رقم ہے
سیاہ فام سلوک ان کی نسبت سے احساس محرومی ، ان کی ذیلی ثقافت ، ان کی پسماندگی اور نوجوانوں کے ذریعہ امن و امان کو چیلنج کرنے پر آمادگی کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔
مارجنلائزیشن: نوجوان سیاہ فاموں کو لگتا ہے کہ انہیں معاشرے کے کنارے کی طرف دھکیل دیا گیا ہے -] اسکول میں کم اچھی طرح سے ملازمت کرنا ، بری طرح سے ملازمتیں وصول کرنا ، بیروزگار ہونے کا امکان ، سیاسی اظہار کے لئے کچھ ذرائع۔

متعلقہ محرومی: مادی کامیابی کی زیادہ توقع۔
[خواہشات اور حقیقت کی رکاوٹوں کے مابین میل جول کی وجہ سے ذیلی ثقافتیں ابھری ہیں۔]
آبادی کی کچھ اقسام میں عام طور پر گرفتاری کی شرح کم ہوتی ہے ، اور ایشین ان میں سے ایک ہیں۔ ان کی اوسط تعلیمی کامیابیوں ، اچھی ملازمتوں اور اوسط آمدنی سے زیادہ ہے۔ نیز ایشیائی ثقافت خاندانی یکجہتی اور نظم و ضبط پر زور دیتا ہے ، اور یہ دونوں عوامل جرائم کو روکتے ہیں۔

معاشرتی ڈھانچہ: تعارف اور علامت

:اسباق کا جائزہ

tific استحکام کے بنیادی اصول
- سماجی طبقے کی پیمائش
- سماجی طبقے کی اہمیت

سماجی طبقہ معاشرتی استحکام کی سطح ہے۔ ایسے معاشرے کے ممبران جو اتنی ہی دولت ، طاقت اور مراعات کی دولت رکھتے ہیں ہر معاشرتی استحکام پر قابض ہیں۔ ہم معاشرے کے ممبروں کے زیر قبضہ معاشرتی استحکام کی تہوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح کے طبقے کے منظم نظام کو **معاشرتی استحکام کے نظام کے** طور پر تصور کیا جاتا **ہے۔**
معاشرتی استحکام سے مراد *وہ نظام ہے جس کے ذریعہ معاشرہ درجہ بندی میں لوگوں کے زمرے میں آتا ہے۔*

:استحکام کے چار بنیادی اصول

1. **معاشرتی استحکام معاشرے کی خصوصیت ہے ، نہ کہ صرف انفرادی اختلافات کی عکاسی۔** اچھے صحت سے لطف اندوز ہونے ، تعلیمی لحاظ سے کامیابی حاصل کرنے ، اپنی زندگی کے کاموں دولت کے wealth میں کامیابی حاصل کرنے ، اور بڑھاپے میں اچھ .ہ زندگی گذارنے کے ل خاندانوں میں پیدا ہونے والے بچے غربت میں پیدا ہونے سے کہیں زیادہ امکانات رکھتے ہیں نہ ہی امیر اور نہ ہی غریب افراد معاشرتی استحکام پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں ، اس کے باوجود یہ نظام ان سب کی زندگی کو تشکیل دیتا ہے۔

2. **معاشرتی استحکام نسل در نسل برقرار ہے۔** تمام معاشروں میں والدین اپنی معاشرتی حیثیت اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ گزرتے ہیں ، تاکہ عدم مساوات کے نمونے نسل در نسل ایک جیسے ہی رہیں۔ کچھ معاشی درجہ بندی میں ان کی حیثیت میں انفرادی تجربہ تبدیل ہوتا ہے۔ زیادہ تر لوگوں کے لئے ، معاشرتی موقف زندگی بھر میں ایک جیسے رہتا ہے۔

3. **سماجی استحکام آفاقی لیکن متغیر ہے۔** معاشرتی استحکام ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ ایک ہی وقت میں ، کیا غیر مساوی ہے اور کتنے غیر مساوی افراد ایک معاشرے سے دوسرے معاشرے میں مختلف ہوتے ہیں۔

معاشرتی استحکام میں نہ صرف عدم مساوات بلکہ عقائد شامل ہیں۔ عدم مساوات کا . **Social** کوئی بھی نظام کچھ لوگوں کو نہ صرف دوسروں کے مقابلے میں زیادہ وسائل مہیا کرتا ہے بلکہ بعض انتظامات کو منصفانہ بھی قرار دیتا ہے۔ بس کے طور پر *کیا* کی وضاحت معاشرے سے معاشرے کو غیر مساوی مختلف ہے، تو ایسا کرتا ہے کہ کیوں لوگ غیر مساوی ہونا چاہئے. سب سے بڑی معاشرتی مراعات کے حامل افراد اپنے معاشرے کے معاشرتی استحکام کے لئے سب سے مضبوط حمایت کا اظہار کرتے ہیں ، جبکہ معاشرتی وسائل والے افراد میں تبدیلی کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

بند معاشرتی نظام: استحکام کا ایک ایسا نظام جہاں فرد کی حیثیت پیدائش کے ذریعہ متعین ہوتی ہے۔ ایک سخت معاشرتی درجہ بندی ہے۔ سماجی استحکام نسخے پر مبنی ہے اور اس میں معاشرتی حرکات بہت کم ہیں۔ اس طرح کے نظام کی تائید اس کی ثقافت سے ہوتی ہے۔ (روایتی ہندوستانی ذات پات کا نظام)۔

کھلی معاشرتی نظام: ایک ایسا معاشرتی نظام جس میں بنیادی طور پر انفرادی کامیابیوں پر مبنی ہے۔ لہذا یہ کافی معاشرتی نقل و حرکت کی اجازت دیتا ہے۔ یہاں طبقے کو معاشرتی کلاس کہا جاتا ہے۔ سماجی طبقہ اسی طرح کے معاشرتی موقف کے لوگوں کا ایک طبقہ ہے۔ ان کا اپنا طرز زندگی ہے -

معاشرتی کلاس کو ماپنا
مشروط طریقہ: لوگوں سے پوچھیں کہ ان کی معاشرتی کلاس کیا ہے؟
اس نقطہ نظر کی حدود ہیں۔ مثال کے طور پر صرف معاشرتی طبقے سے انکار ہوسکتا ہے۔ اسی طرح لوگ خواہش کے مطابق اپنے آپ کو درجہ بندی کرسکتے ہیں۔ لیکن سب سے عام طور پر مشاہدہ کیا جاتا ہے جہاں ہر شخص کا تعلق متوسط طبقے سے ہے۔ *کیا یہ طریقہ کارآمد ہے؟*
ساکھ کا طریقہ ۔ ہم مخبروں سے دوسروں کی درجہ بندی کرنے کو کہتے ہیں۔ وہ اپنے معیار کو استعمال کرتے ہوئے کرتے ہیں۔ **مقصد کا طریقہ۔** کچھ معقول معیار تیار کریں تاکہ دوسروں کو بخوبی معلوم ہو کہ کیا پیمائش کی گئی تھی۔ اگر دوسرے تصدیق کرنا چاہیں تو وہ ایسا کرسکتے ہیں۔ ان معیارات کے اجزا انکم ، تعلیم ، پیشہ (وقار) ، اور دولت سے متعلقہ دیگر اشیاء ہوسکتے ہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سماجی کلاس کی دستخط
معاشرتی کلاس ایک فرد کی زندگی کے امکانات کا تعین کرتا ہے: اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ معاشرتی طبقے زندگی میں جس قسمت کی ہم توقع کرسکتے ہیں اس سے متعلق احتمالات کا تعین کرتے ہیں۔ کسی کے پیدا ہونے سے پہلے تک جب تک کوئی مر نہیں جاتا ، مواقع اور انعامات طبقاتی پوزیشن سے متاثر ہوتے ہیں۔ ماں کے لئے کم غذائیت جنین سے پہلے ہی جنین کی صحت اور جوش پر اثر انداز ہوسکتی ہے ، جبکہ اس کے بعد غربت سے بھی غریب افراد کا معذور ہوتا ہے۔ نچلے طبقے کا فرد نہ صرف وقت سے پہلے ہی مرنے کا امکان ہے بلکہ زندگی بھر بیماری کے مزید دن بھی برداشت کرے گا۔ یہاں تک کہ غریب بھی حادثات کا زیادہ خطرہ رکھتے ہیں۔

معاشرتی طبقہ جسمانی اور ذہنی صحت کو متاثر کرتا ہے: اموات کی امتیازی شرح کی نگہداشت طبی دیکھ بھال اور تغذیہ تک غیر مساوی رسائی ہے۔ طبی دیکھ بھال مہنگا ہے ، اور یہاں تک کہ غریبوں کے لئے حکومت کے تعاون سے چلائے جانے والے منصوبوں کے ساتھ بھی ۔ اعلی کلاس بہتر علاج حاصل کرتے ہیں۔ سماجی طبقہ ذہنی صحت کو بھی متاثر کرتا ہے۔ نچلے طبقے کو بے روزگاری ، گھناؤنے اور خطرناک کام ، بے دخلی کا خطرہ ، زندگی کے اخراجات اور اسی طرح کے دباؤ کا سامنا ہے۔ سماجی طبقے کی سیڑھی والے لوگ بھی روز مرہ کی زندگی میں تناؤ کا سامنا کرتے ہیں ، لیکن ان کا تناؤ عام طور پر کم ہوتا ہے اور ان کا مقابلہ کرنے کے وسائل زیادہ ہوتے ہیں۔ ان کی طبقاتی حیثیت انہیں اپنی زندگی پر زیادہ سے زیادہ کنٹرول فراہم کرتی ہے ، جو اچھی ذہنی صحت کی کلید ہے۔

معاشرتی طبقاتی اور خاندانی زندگی: معاشرتی طبقہ ساتھی کے انتخاب ، شادی کی عمر ، بچوں کی تعداد ، بچوں کی پرورش کے نمونے ، خواتین کو بااختیار بنانے ، تعلیمی امنگوں اور کامیابیوں کو متاثر کرتا ہے۔ نچلے طبقے کے بچوں کو گھر اور کام کی جگہ فرمانبردار ہونا چاہئے ، جبکہ متوسط طبقے کے بچوں کو تخلیقی ، خودمختار اور روادار رہنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ مستقبل کے بارے میں بچوں کا نظریہ معاشرتی طبقے سے مختلف ہوتا ہے۔

سماجی طبقے اور تعلیم / روزگار کے مواقع: جب معاشرتی طبقے کی سیڑھی جاتی ہے تو تعلیم میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ صرف تعلیم کی رقم ہی نہیں ہے بلکہ تعلیم کی قسم بھی ہے۔ سرکاری اسکول غریبوں کے لئے ہیں اور نجی اسکول امیروں کے لئے ہیں۔ نجی اسکولوں میں بچوں کو معاشرے میں اہم کردار ادا کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ معزز اداروں کی بہتر اہلیت کے ساتھ متمول خاندانوں کے بچوں کو روزگار کے بہتر مواقع میسر ہیں۔

معاشرتی طبقہ اور جرائم اور مجرمانہ انصاف کا نظام: اعلی اور نچلے طبقے میں جرم کے مختلف انداز ہوتے ہیں۔ عدلیہ اور پولیس کے ذریعہ سلوک بھی معاشرتی طبقے سے مختلف ہوتا ہے۔

سماجی طبقہ اور طرز زندگی: معاشرتی طبقہ لوگوں کا طرز زندگی طے کرتا ہے۔ موجودہ دور میں 'علامتیں' اور کھپت سے وابستہ مارکر روز مرہ کی زندگی میں ایک زیادہ سے زیادہ کردار ادا کررہے ہیں ۔ انفرادی شناخت کافی حد تک طرز زندگی کے انتخاب کے ارد گرد تشکیل دی جاتی ہے - جیسے کپڑے کس طرح ، کیا کھانا ہے ، کسی کے جسم کی دیکھ بھال کس طرح کی جاسکتی ہے ، اور کہاں آرام کرنا ہے۔ ایک ثقافتی ذوق اور تفریحی جستجو کی بنیاد پر ممتاز ہے۔ صارفین کی بڑھتی ہوئی کمیونٹی میں ثقافتی ذوق کو متاثر کرنے اور طرز زندگی کے انتخاب کو فروغ دینے میں ملوث 'ضرورت مند تاجروں' (اشتہاریوں ، مارکیٹرز ، فیشن ڈیزائنرز ، اسٹائل کنسلٹنٹس ، داخلہ ڈیزائنرز ، ویب پیج ڈیزائنرز) کے پھیلاؤ کے ذریعہ اس عمل میں معاون ہیں ۔ لہذا کلاس ڈویژنوں کو مخصوص طرز زندگی اور کھپت کے نمونوں سے جوڑا جاسکتا ہے۔ اگرچہ جدید معاشروں میں صارف معاشرے بن چکے ہیں۔ صارفین کا معاشرہ ایک اجتماعی معاشرہ ہے جہاں طبقاتی اختلافات کو دور کیا جاتا ہے۔ سب ایک ہی پروگرام دیکھتے ہیں۔ تمام پلازوں میں ایک ہی دکان ، پھر بھی طرز زندگی اور ذائقہ میں تغیرات کے ذریعے طبقاتی اختلافات شدت اختیار کرتے ہیں۔

سبق نمبر 22

I - کلاس اور سٹرٹیجیکیشن کی تھیوریز

اسباق کا جائزہ:

- استحکام اور تنازعہ tific
- کارل مارکس: کلاس اور تنازعہ ·

کارل مارکس اور میکس ویبر کے تیار کردہ نظریات طبقاتی اور استحکام کے بیشتر معاشرتی تجزیے کی بنیاد ہیں۔ نظریہ نظریات کو تنازعات اور فنکشنل نقطہ نظر میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ دونوں ہماری بحث کا مرکز ہوں گے۔

استحکام اور تنازعہ

معاشرتی تنازعہ کا نظریہ یہ استدلال کرتا ہے کہ مجموعی طور پر معاشرے کو فائدہ پہنچانے کے بجائے ، معاشرتی استحکام سے کچھ لوگوں کو دوسروں کی قیمت پر فائدہ ہوتا ہے۔ یہ تجزیہ کارل مارکس کے خیالات پر زیادہ حد تک کھینچتا ہے ، جس میں میکس ویبر کے تعاون سے ہے۔

کارل مارکس: کلاس اور تنازعہ

مارکس (1818-1883) نے استدلال کیا کہ لوگ اکثر اپنے درمیان جو تمیز پیدا کرتے ہیں - جیسے لباس ، تقریر ، تعلیم ، یا رشتہ دار غلامی - وہ سطحی معاملات ہیں جو صرف ایک اہم اہم تقسیم کی لائن کو چھلکتے ہیں: لوگ یا تو (بورژوازی) اس وسیلہ کے مالک ہیں۔ پیداوار یا وہ (پرولتاریہ) ان لوگوں کے لئے کام کرتے ہیں جو کرتے ہیں۔ یہ واحد امتیاز ہے جو ان دونوں طبقوں میں جدید معاشرے کی تشکیل کے برابر ہے۔

پیداوار کے ذرائع ان ذرائع کا حوالہ دیتے ہیں جن کے ذریعہ لوگوں کا روزگار
حاصل ہوتا ہے۔ لہذا پیداوار کے ذرائع سے لوگوں کا رشتہ ان کے معاشرتی طبقے
کا تعین کرتا ہے۔

جدید صنعت کے عروج سے پہلے ، پیداوار کے ذرائع بنیادی طور پر زمین پر مشتمل تھے اور وہ سامان جو فصلوں یا جانوروں کو پالنے کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ ایسی معاشروں میں دو اہم طبقے وہ لوگ تھے جن کے پاس زمین (اشرافیہ ، نرم مزاج یا غلام رکھنے والے) تھے اور وہ جو اس سے پیدا ہونے میں سرگرم عمل تھے (خادم ، غلام اور آزاد کسان)۔
جدید صنعتی معاشروں میں ، فیکٹریاں ، دفاتر ، مشینری اور ان کو خریدنے کے لئے درکار دولت یا سرمایہ زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ صنعتکاروں یا - دو اہم کلاسوں ان نئے ذرائع پیداوار کے مالک ہیں وہ لوگ جو ہیں **سرمایہ داروں** کے طور پر کہا جاتا *بورژوازی* اور ان سے ان کی محنت کو بیچ کر ان کی زندگی حاصل کرنے جائیداد کم کے طور پر کہا جاتا ورکنگ کلاس **پرولتاریہ** (boorzhwahze) - - والے ان لوگوں کو.
:*داس کیپیٹل* میں مارکس کے مطابق جدید معاشروں میں تین عظیم کلاس موجود ہیں
محض مزدوری قوت کے مالک ، سرمائے کے مالک ، اور جاگیردار ، جن کی آمدنی کے متعلقہ ذرائع اجرت ، منافع اور زمینی کرایہ ہیں۔

کلاسوں کے مابین تعلقات ایک استحصال انگیز ہے۔ جاگیردار معاشروں میں ، استحصال اکثر کسانوں سے اشرافیہ میں پیداوار کی براہ راست منتقلی کی شکل اختیار کرتا تھا۔ سیرف مجبور تھے کہ وہ اپنی پیداوار کا ایک خاص تناسب اپنے بزرگ آقاؤں کو دیں ، یا رب کے کھیتوں میں کچھ دن کام کرنا پڑا تاکہ وہ آقا کے ذریعہ استعمال شدہ فصلوں کی پیداوار کریں۔
جدید صنعتی معاشروں میں ، استحصال کا ذریعہ کم واضح ہے ، اور مارکس نے اپنی نوعیت کو واضح کرنے کی کوشش پر زیادہ توجہ دی۔ ورکنگ ڈے کے دوران مزدوروں کو ملازمت کی خدمات حاصل کرنے کے اخراجات کی ادائیگی کے لئے در حقیقت مالکان کی ضرورت سے کہیں زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ [مزدوری کی پیداوار کی قیمت - مزدوری کی قیمت = *فاضل قیمت*] یہ واجب **الادا** منافع کا ذریعہ ہے ، جس کو سرمایہ دار اپنے ہی استعمال میں لاسکتے ہیں۔ مزدوری اجناس بن جاتی ہے۔ اس سے پہلے کہ کسی بھی چیز سے کہیں زیادہ دولت بڑے پیمانے پر پیدا ہوتی ہے ، لیکن مزدوروں کو اس دولت تک بہت کم رسائی حاصل ہوتی ہے جو ان کی مزدوری سے پیدا ہوتا ہے۔
سرمایہ دار مزید امیر ہوتا جاتا ہے جبکہ پرولتاریہ غریب تر ہوتا جاتا ہے۔ مارکس نے اس عمل کی وضاحت کی اصطلاح استعمال کی جس کے ذریعہ سرمایہ دار طبقے کے سلسلے میں مزدور ***pauperization*** کے لئے طبقہ تیزی سے غریب ہوتا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ اگر مزدور مطلق شرائط میں زیادہ مالدار ہوجائیں تو ، سرمایہ دارانہ طبقے سے ان کو جدا کرنے والا فرق اب بھی وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔

سرمایہ دار اور مزدور طبقے کے مابین یہ عدم مساوات فطرت میں سخت معاشی نہیں تھیں۔ جدید فیکٹریوں میں کام خود ہی سست اور جابرانہ ہوجاتا ہے جس کے نتیجے میں کام کے ماحول کو غیر مہذب کردیا جاتا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سرمایہ دار طبقہ معیشت کے عمل سے زیادہ اپنی طاقت کھینچتا ہے۔ خاندان کے ذریعہ ، موقع اور دولت نسل در نسل منتقل ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ قانونی نظام وراثت کے قانون کے ذریعہ اس طرز عمل کا دفاع کرتا ہے۔ اسی طرح خصوصی اسکول اشرافیہ کے بچوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں ، غیر رسمی معاشرتی تعلقات کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جس سے ان کی زندگی بھر فائدہ ہوگا۔ اس طرح سے سرمایہ دارانہ معاشرہ *ہر نئی نسل میں طبقاتی ڈھانچے کو دوبارہ پیش کرتا ہے۔*

مارکس نے اس پیداواری نظام سے پیدا ہونے والی دولت اور طاقت میں بہت زیادہ تفاوت دیکھے ، جس سے طبقاتی تنازعہ ناگزیر ہوگیا۔ مارکس کا خیال ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ، جبر اور بدحالی مزدور اکثریت (مزدور طبقے) کو منظم کرنے ، اس نظام کو چیلنج کرنے اور بالآخر سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کرنے پر مجبور کردے گی۔ ایسی طبقاتی کشمکش معاشروں کی تاریخ کا حصہ رہی ہے۔ مارکس کے مطابق؛ اس انقلاب کے ذریعہ سرمایہ دارانہ نظام کی جگہ سوشلسٹ نظام نے لے لیا جس کے نتیجے میں ایک طبقاتی معاشرہ ہوتا ہے۔ ایسے معاشرے میں ، انسان ایسی دنیا میں زندگی گزار سکے گا جہاں طبقاتی معاشروں کی رکاوٹوں کی وجہ سے انہیں اپنی پوری صلاحیتوں کا ادراک کرنے سے روکا نہیں جاتا ہے۔ ایک طبقاتی معاشرے میں "ہر ایک سے اس کی صلاحیت کے مطابق ، ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق" کا اصول عمل میں آتا ہے۔

تنقیدی تشخیص:

ہم لوگوں کو ان کے کام کو موثر طریقے سے انجام دینے کی ترغیب کیسے دیتے ہیں؟ لوگوں کو مختلف کچھ نظام کو غیر مساوی انعامات کی ضرورت ہوتی some معاشرتی کردار ادا کرنے کی ترغیب دینے کے ل ہے۔ کارکردگی سے انعامات الگ کرنا کم پیداوری پیدا کرتا ہے۔ سرمایہ دارانہ معاشروں میں مزدوروں کی اجرت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہاں لوگ *دولت مند کارکن* کی بات کرتے ہیں ۔ دونوں طبقوں کے درمیان *پیٹائٹ بورژوازی* کی ایک تیسری کلاس - چھوٹے مالکان ، منیجر ، نگران ، اور خود مختار کارکن سامنے آئے ہیں۔ ایسی صورتحال سرمایہ دارانہ نظام کو ختم ہونے نہیں دیتی۔

تمام کارکن لیبر پارٹی کی حمایت نہیں کرتے ہیں ، کیونکہ یہ برطانیہ میں مزدوروں کے ووٹنگ سلوک کے انداز سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح کے لوگ یو ایس ایس آر کے خاتمے کے بارے میں بھی بات کرتے ہیں ۔ (تنظیم کو مظلومیت کے درد قاتل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ (مذہب لوگوں کی طرح کے طور پر

سبق 23

II - سماجی کلاس اور سٹرٹیجیکیشن کی تھیوریز

اسباق کا جائزہ:

میکس ویبر
- حیثیت
- طاقت

میکس ویبر (1864-191920) نے مارکس کے ذریعہ تیار کردہ تجزیہ پر استحکام کے لئے اپنا نقطہ نظر تیار کیا ، لیکن اس نے اس میں ترمیم اور اس کی وضاحت کی۔ مارکس کی طرح ، ویبر معاشرے کو اقتدار اور وسائل کے تنازعات کی خصوصیت سمجھتے تھے۔ پھر بھی جہاں مارکس نے تمام تر تنازعات کے مرکز میں طبقاتی تعلقات اور معاشی معاملات کو پولرائزڈ دیکھا ، وہبر نے معاشرے میں ایک پیچیدہ ، کثیر الجہتی نظریہ تیار کیا۔

ویبر کے مطابق ، سماجی استحکام محض طبقاتی معاملہ نہیں ہے ، بلکہ اس کی تشکیل دو دیگر پہلوؤں سے بھی ہے: *حیثیت* اور *طاقت*۔ یہ تینوں حد سے تجاوز کرنے والے عناصر معاشرے میں ایک بہت ہی بڑی تعداد میں عدم مساوات (عدم مساوات) پیدا کرتے ہیں ، بجائے اس کے کہ مارکس نے تجویز کیا تھا۔

ویبر کے مطابق طبقاتی تقسیم نہ صرف پیداوار کے ذرائع پر قابو پانے یا اس کی قلت سے حاصل ہوتی ہے ، بلکہ معاشی اختلافات سے بھی حاصل ہوتی ہے ، جن کا جائیداد سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ اس طرح کے وسائل میں خاص طور پر مہارت اور اسناد ، یا قابلیت شامل ہیں ، جو نوکری والے افراد کی اقسام کو متاثر کرتے ہیں ، حاصل کرنے کے اہل ہیں۔

ویبر کا ماننا تھا کہ کسی فرد کی *منڈی کی پوزیشن* اس کے 'زندگی کے امکانات' پر سخت اثر ڈالتی ہے۔ بازار کی پوزیشنیں (صلاحیتیں) لوگوں کی مہارت کے لحاظ سے ہیں جو وہ ملازمین کی حیثیت سے مزدوری کی منڈی میں لاتے ہیں ، ان کے انعامات کی وضاحت کرتے ہیں۔ جہاں لوگوں کی مارکیٹ میں *ے امکانات ہوں گے*: ان مواقع میں آمدنی ، تقویت اور پنشنlcesاچھی صلاحیت ہے ان کی *زندگی کے اچھ* کے ساتھ کم ٹھوس مراعات جیسے ملازمت کی حفاظت ، خوشگوار کام کرنے کا ماحول اور کام کی جگہ پر کافی خودمختاری شامل ہیں۔

انتظامی یا پیشہ ورانہ پیشوں میں رہنے والے زیادہ تر کماتے ہیں ، اور کام کے زیادہ سازگار حالات ہوتے ہیں ، مثال کے طور پر ، نیلے کالر ملازمت والے لوگوں کے مقابلے میں ۔ ان کے پاس جو قابلیت ہے ، جیسے ڈگری ، ڈپلوما اور ان کی مہارت جو انہوں نے حاصل کی ہے ، ان کو ایسی قابلیت کے بغیر دوسروں کے مقابلے میں زیادہ 'قابل' بناتا ہے۔ کارپوریشنز کے مینیجرز کو *کنٹرول* پیداوار کا مطلب ہے کہ وہ نہیں ہے اگرچہ *مالک* ان کو. اگر مینیجر اپنے فائدے کے لئے پراپرٹی کو کنٹرول کرسکتے ہیں - خود کو بہت بڑا بونس اور شاندار معاوضے دیتے ہیں تو - اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ اس پراپرٹی کے مالک نہیں ہیں جسے وہ اتنی سخاوت کے ساتھ اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

ویبر کے نظریہ میں **حیثیت** کا مطلب معاشرتی اعزاز یا وقار میں سماجی گروہوں کے مابین اختلافات ہیں جن کا اعتراف دوسروں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت لوگوں کے *طرز زندگی* کے ذریعے حیثیت کا اظہار جیسے رہائش ، لباس ، تقریر کا انداز ، پیشہ - یہ سب housing کیا جارہا ہے۔ نشان اور حیثیت کی علامتیں دوسروں کی نگاہ میں کسی فرد کے معاشرتی موقف کو تشکیل دینے میں مدد کرتے ہیں۔ ایک جیسے مقام پر اشتراک کرنے والے افراد ایک ایسی برادری کی تشکیل کرتے ہیں جس میں مشترکہ شناخت کا احساس ہوتا ہے۔
اگرچہ مارکس کا خیال تھا کہ حیثیت کے امتیاز معاشرے میں طبقاتی تقسیم کا نتیجہ ہیں ، لیکن ویبر نے استدلال کیا کہ حیثیت اکثر طبقاتی تقسیم سے آزادانہ طور پر مختلف ہوتی ہے۔ عام طور پر دولت کا حصول اعلی مرتبہ کا درجہ دیتا ہے ، لیکن اس میں بہت ساری مستثنیات ہیں۔ مثال کے طور پر اولمپک طلائی تمغہ جیتنے والوں کے پاس جائیداد کی ملکیت نہیں ہوسکتی ہے ، پھر بھی ان کا وقار بہت بلند ہوسکتا ہے۔ املاک اور وقار ایک طرح کی گلی نہیں ہے: اگرچہ املاک وقار لاسکتی ہے ، وقار بھی جائیداد لے سکتا ہے۔

طاقت ، معاشرتی طبقے کا تیسرا عنصر ، دوسروں کو بھی اپنی خواہشات کے برخلاف کنٹرول کرنے کی صلاحیت ہے۔ ویبر نے مارکس سے اتفاق کیا کہ جائیداد طاقت کا ایک بڑا ذریعہ ہے ، لیکن انہوں نے مزید کہا کہ یہ واحد ذریعہ نہیں ہے۔
وقت گزرنے کے ساتھ ، صنعتی معاشرے نوکر شاہی ریاست کی ترقی کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ حکومت اور دیگر قسم کی باضابطہ تنظیموں کے اس توسیع کا مطلب یہ ہے کہ استحکام کے نظام میں طاقت کو اہمیت حاصل ہے۔ پارٹی کی تشکیل طاقت کا ایک اہم پہلو ہے ، اور طبقاتی اور حیثیت سے آزادانہ طور پر استحکام کو متاثر کرسکتی ہے۔ پارٹی افراد کے ایک گروپ کی تعریف کرتی ہے جو مل کر کام کرتے ہیں کیونکہ ان کا مشترکہ پس منظر ، مقاصد یا مفادات ہیں۔ پارٹی طبقے سے متاثر ہوسکتی ہے لیکن پارٹی ممبروں اور اس کے ذریعہ ان کے طبقے کے معاشی حالات کو بھی متاثر کرسکتی ہے۔ پارٹی کی رکنیت طبقاتی اختلافات کو ختم کرتی ہے۔ پارٹیوں پر مبنی ہیں

مذہبی وابستگیوں اور قوم پرست نظریات پر اور اس میں 'پاسداری' اور 'ہیو-نوٹس ' شامل ہوسکتے ہیں ۔ ایسے گروپ بھی ہوسکتے ہیں جو معاشی فائدہ (فوجی ، ٹریڈ یونین) کے بغیر موثر سیاسی طاقت رکھتے ہوں۔ لہذا وہاں سیاسی طاقت کی وجہ سے عدم مساوات ہوسکتی ہے۔

ویبیریا کے تناظر میں معاشرے کو ذیل میں 2+ کلاسوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

اعلی طبقے	اعلی طبقے
اپر مڈل کلاس متوسط متوسط طبقہ نچلا مڈل کلاس	مڈل کلاس
ہنر مند دستی کارکن نیم ہنر مند کارکن۔ غیر ہنر مند دستی کارکن۔	محنت کش طبقے
غریب	غریب

ویبر کا نظریہ جدید معاشروں میں استحکام کی حرکیات کی وضاحت کرنے کے قریب آتا ہے۔
ویبر نے کلاسوں کے پھیلاؤ کی پیش گوئی کی ، جس میں ایک نئی کلاس وائٹ کالر ملازمین ، منتظمین ، تکنیکی ماہرین اور سرکاری ملازمین کی تعداد میں ہے ، جو تعداد اور اہمیت میں بڑھ رہے ہیں۔
املاک کے تعلقات اہم ہیں (مارکس) لیکن کسی فرد کی طبقاتی پوزیشن کے تعین میں مارکیٹ کی پوزیشن اور بازاری صلاحیت فیصلہ کن ہے۔

ویبر نے مارکس کے اس نظریہ کو مسترد کردیا کہ مزدوروں (یا ملازمین) کے پاس اونچی بولی دہندہ کو فروخت کرنے کے لئے ان کی مزدوری کے سوا کچھ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ:

kers کارکن مہارت رکھتے ہیں۔

- (کی مہارت کی تقسیم کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے (جو قلیل رکھنے.
- مہارت اختریبتا کو بڑھائیں.

مارکس اور ویبر کے ذریعہ تنازعہ کے نقطہ نظر کی تقابلی تصویر

ویبر	مارکس
مارکیٹ میں زیادہ توجہ مرکوز ملازمت میں رہنے والوں کی حیثیت۔	وسیلہ سے رشتہ پیداوار سب اہم ہے۔
وائٹ کالر کلاس کی ترقی جو کے خلاف تخفیف کرے گا سرمایہ داری کا خاتمہ۔	بڑھتی ہوئی قطبی کلاس کے درمیان اور انقلاب
سیاسی حیثیت کے عوامل الگ کریں .کھیل میں آنے کے لئے	کلاس تمام گلے ملنے زندگی کی حقیقت

سبق 24

III - کلاس اور معاشرتی ڈھانچے کی تھیوریز

اسباق کا جائزہ:

- ڈیوس اور مور کا نقطہ نظر
- تنقید

معاشروں کو استحکام کیوں دیا جاتا ہے؟ ایک جواب جو تعمیری فنکشنل نمونہ کے مطابق ہے وہ یہ ہے کہ معاشرتی عدم مساوات معاشرے کے عمل میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ دلیل کنگسلی ڈیوس اور ولبرٹ مور نے 1945 میں پیش کی تھی۔ دعویٰ یہ ہے کہ *معاشرتی استحکام کے معاشرے کے آپریشن کے فائدہ مند نتائج ہوتے ہیں*۔ یہ اس حقیقت کی ایک وضاحت ہوسکتی ہے کہ معاشرتی استحکام کی کچھ شکلیں ہر جگہ پائی گئیں ہیں۔

ڈیوس اور مور کے نقطہ نظر (1945) نے اس کی وضاحت کی۔

- کچھ عہدے عملی طور پر زیادہ اہم ہیں۔
- کچھ کردار صرف کچھ افراد ہی لے سکتے ہیں۔
- اعلی مہارتوں کو اعلی انعامات دیئے جائیں۔
- انہیں اعلی درجہ فراہم کرنا ہوگا۔
- استحکام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اعلی انعام کی ملازمتوں کے لئے انتہائی مناسب افراد کا انتخاب کیا جائے۔ خوبی
- سسٹم فعال ہے۔ اس میں تبدیلی کرنا گمراہ ہے۔

تنقید:

- کیوں کچھ عہدوں دوسروں سے فعل کے زیادہ اہم طور پر تصور کیا جاتا ہے؟
- کون فیصلہ کرتا ہے جو اہم ہے؟
- کیا میرٹاکری کام کرتی ہے؟ کیا ہر ایک کو یکساں مواقع ملتے ہیں؟
  - استحکام میں عدم مساوات شامل ہے ۔
    نجی اسکول۔ خریدنے کی حیثیت) ہر)
    (شخص حیثیت حاصل نہیں کرتا (یکساں

جتنا بھی دولت مند آدمی معاشرے کے لئے کسی بھی خدمت کی ضرورت پڑتا ہے۔

ڈیوس مور کے نقطہ نظر کی تجرباتی بنیاد نہیں ہے۔

معاشرتی طبقے کے بارے میں فنکشنل نظریہ معاشرے میں عدم مساوات کے نظریاتی جواز سے کچھ زیادہ نہیں ہے۔

سبق 25

معاشرتی کلاس کے طور پر

اسباق کا جائزہ:

ذیلی ثقافت کے طور پر سماجی کلاس c
غربت کی ثقافت ·

زبان ، عقائد ، اقدار ، اصول ، طرز عمل ، اور مادی اشیاء جو لوگوں کے پاس ہیں اور ایک نسل سے دوسری" نسل تک منتقل کی جاتی ہیں" ثقافت کی معمول کی تعریف ہے۔ وسیع ثقافت کے اندر ہم بھی ذیلی ثقافتوں میں آتے ہیں جہاں ایک گروپ طرز عمل کے مختلف نمونے اور اس سے متعلق اقدار ، اصول ، عقائد اور مادی املاک کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ذیلی ثقافت نسلی گروہ ، پیشہ ورانہ گروہ ، ایک عمر طبقے اور یہاں تک کہ کسی معاشرتی طبقے سے متعلق ہوسکتی ہیں۔ لہذا ، یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ ہر معاشرتی طبقے میں طرز عمل ، اقدار کا ایک سیٹ اور طرز زندگی کے ساتھ ایک ذیلی ثقافت ہے۔

ایک معاشرتی طبقے کی ذیلی ثقافت لوگوں کو ان کی طرز زندگی کے مطابق بنانے اور اپنے بچوں کو ان کی تیار کرتی ہے۔ طرز عمل کے ذیلی ثقافتی نمونوں اور اس سے prepare طبقاتی حیثیت سنبھالنے کے ل متعلق اقدار اور اصولوں کو اگلی نسل میں منتقل کرنا معاشرتی عمل کے ذریعے ہوتا ہے۔

کچھ اوور لیپنگ اور کچھ مستثنیات کے باوجود ، یہ سچ ہے کہ اوسط متوسط طبقے کے بچے کی اوسط نچلے طبقے کے بچے سے بہت مختلف ہے۔ آئیے ہم معاشرتی کا صرف ایک پہلو اپنائیں - وہ تجربات جن سے آرزو ، تعلیم ، اور کام کی عادات کی تشکیل ہوتی ہے - اور دیکھیں کہ وہ کس طرح دو سماجی طبقاتی دنیا کے مابین مختلف ہیں۔
عام طور پر اعلی متوسط طبقے کے بچے کلاس ذیلی ثقافت میں رہتے ہیں جہاں ان کے چاروں طرف پڑھے لکھے افراد شامل ہوتے ہیں جو خواہش مند ہوتے ہیں ، جو کام پر جاتے ہیں یہاں تک کہ جب انہیں ایسا محسوس نہیں ہوتا ہے ، اور جو کامیابی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ اپنے آباؤ اجداد ، رشتے داروں اور دوستوں کی کامیابیوں سے واقف ہیں۔ ان کا یہ سمجھنا معمول ہے کہ وہ بھی دنیا میں کوئی کام انجام دینے جارہے ہیں۔
جب وہ اسکول جاتے ہیں تو وہ اس کی ثقافت کو اپنے خاندانی کلچر کے قریب محسوس کرتے ہیں۔ استاد اسی طرح کی زبان بولتے ہیں ، کتابوں میں موجود مواد ان کی ثقافت کا عکاس ہے ، اور ماحول کے بہت سے دوسرے پہلو ہیں جو بچے سے واقف ہیں۔
سخت مطالعہ کریں تاکہ آپ اچھے طریقے سے کام کر سکیں اور کسی دن کامیابی بن سکیں" ، اساتذہ کے" مشورے سے معنی ملتا ہے۔ ان کے والدین بھی یہی الفاظ گونجتے ہیں۔ اسی اثنا میں وہ اپنے جیسے لوگوں (بھائیوں ، بہنوں ، رشتہ داروں ، جاننے والوں) کو دیکھتے ہیں جو دراصل تعلیم مکمل کر رہے ہیں اور ذہین بڑھنے کا مطلب جدید تعلیم ، grow کیریئر میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ زیادہ تر متوسط طبقے کے بچوں کے ل مکمل کرنا اور کیریئر کا آغاز کرنا ہے۔

نچلے طبقے کے بچے کلاس ذیلی ثقافت میں پروان چڑھتے ہیں جہاں شاذ و نادر ہی کوئی بھی تعلیم یافتہ ہوتا ہے ، اور اس کی طویل عرصے تک مستقل ملازمت ہوتی ہے۔ ان کی دنیا میں کھانا افراتفری اور فاسد ہوتا ہے۔ وہ کم عمری میں شادی کرتے ہیں اور عام طور پر ان کی بڑی تعداد ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ ایک

چارپائی پر تین یا چار سوتے ہیں۔ یہ بچے اکثر اسکول میں نہیں ہوتے ہیں اور اگر وہ اسکول جاتے ہیں تو ، وہ اکثر دھوئے بغیر پڑھ جاتے ہیں۔ متوقع طور پر متوسط طبقے کے افراد (طلباء اور اساتذہ) سے آنے والے لوگوں کے اسکول آنے سے وہ اسکول سے دور ہوجائیں گے۔ بہت جلد وہ یہ نتیجہ اخذ کریں گے کہ اسکول ایک جیل ہے۔ وہ بہت کم سیکھتے ہیں۔ اسکول اکثر انہیں "نظم و ضبط کی پریشانیوں" کا نام دے کر سکھانے کی کوئی سنجیدہ کوشش ترک کرتا ہے۔ انہیں تعلیم پر توجہ دینے کے لئے کم کمک ملتی ہے۔ یہاں تک کہ ماحول میں بہت سے بچے اسکول سے باہر ہوسکتے ہیں ، یا تو وہ کچھ نہیں کررہے ہیں یا کسی کام ایک قدم نہیں ہوگا ۔ چونکہ اسکول انہیں تعلیم حاصل a میں مشغول ہیں۔ ان کے لئے اسکول کیریئر کے ل کرنے کی ترغیب نہیں دیتا ہے لہذا وہ جلدی چھوڑ دیتے ہیں۔ عزائم کا افق شاذ و نادر ہی اگلے ہفتے میں بڑھتا ہے۔

مختلف معاشرتی کلاسوں میں شامل بچے مختلف انسانی سرمائے کے ساتھ ساتھ ثقافتی دارالحکومت میں بھی بڑے ہوتے ہیں۔ غربت کے کلچر میں پروان چڑھنے سے ، عام طور پر غریب اپنی غربت کو قبول کرنا سیکھیں۔ غریب لوگ ناکامی کی توقع کرتے ہیں ، اسی طرح جو متناسب افراد پیدا ہوئے کامیابی کی توقع کرتے ہیں۔ ناکامی کی توقع سے غریب افراد کو اس اعتماد سے محروم کردیا جاسکتا ہے کہ انہیں اپنے انسانی سرمائے کو خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ کامیابی کی توقع سے متمول افراد اپنی انسانی سرمایے کو زیادہ سے زیادہ تر کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔
سماجی کاری کے عمل کے ایک حصے کے طور پر ، معاشرتی طبقہ ہمارے شعور میں داخل ہوتا ہے ، جس سے ہمارے نظریات زندگی اور معاشرے میں ہمارے مناسب مقام کی تشکیل ہوتی ہے۔ جب امیر ادھر ادھر دیکھتے ہیں تو ، وہ برتری اور منزل مقصود پر قابو پاتے ہیں۔ میں

اس کے برعکس ، غریبوں کو شکست ، اور غیر متوقع قوتوں کے ذریعہ شکست دیکھنا ہے۔ لوگ معاشرتی طبقے کے اثرات ان کی زندگیوں پر دیکھتے ہیں۔
ہنگامی صورتحال کے بعد ہنگامی صورتحال کا سامنا کرنا اور ان سے ملنے کے لئے خاطر خواہ وسائل نہ ملنے کا ایک نتیجہ - *اور مستقبل کو اسی طرح* کا **نظارہ کرنا** - **موخر طمانیت کا** فقدان ہے **،** جو مستقبل میں زیادہ سے زیادہ فوائد کی خاطر چیزوں کو ترک کرنا ہے۔ درمیانی طبقے کی اس خوبی کو عملی جامہ پہنانا مشکل ہے اگر کسی کے پاس ضرورت سے زیادہ رقم نہ ہو۔ کسی بھی طرح کی بچت غریبوں کو درپیش ہنگامی صورتحال سے دوچار ہوجاتی ہے ، لہذا مستقبل کی بچت بے نتیجہ رہی۔ اس نقطہ نظر سے صرف اس چیز کا احساس ہوا جس سے وہ لطف اندوز ہوسکے جو وہ اس وقت کر سکتے ہیں۔ فوری طور پر نتیجے اور ، C تسکین ان کی غربت کا سبب نہیں تھی بلکہ اس کا نتیجہ تھی۔ اس کی فوری تسکین کے ل نتیجے میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ، ان کی غربت کو برقرار رکھنے میں مدد ملی۔

غربت کی ثقافت (آسکر لیوس نے ساٹھ کی دہائی کے وسط میں دیا ہوا تصور) فرض کیا ہے کہ غریبوں کی اقدار اور طرز عمل انہیں دوسرے لوگوں سے بنیادی طور پر مختلف بنا دیتے ہیں کہ یہ عوامل بڑی حد تک ان کی غربت کے لئے ذمہ دار ہیں ، اور والدین ان خصوصیات کو منظور کرتے ہوئے نسل در نسل غربت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اپنے بچوں کو ناقص ایک ذیلی ثقافت تشکیل دیتے ہیں جس میں ، ان کے عام تجربات کے نتیجے میں ، انھوں نے کچھ طرز عمل اور طرز عمل تیار کیا ہے جو والدین سے دوسرے بچے میں منتقل ہوچکے ہیں۔
غربت کی ثقافت پر تنقید کرنے والوں کا کہنا ہے کہ "ناکام ہونے کی امید" دلیل سے متاثرہ شخص کو مورد الزام ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ غریبوں کو اپنی غربت کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ، غربت کے نظریات کی ثقافت ان سماجی ، ساختی اور ثقافتی حالات سے توجہ ہٹاتی ہے جو بالآخر غربت کے ذمہ دار ہیں۔ ناقدین کا دعویٰ ہے کہ عام طور پر غریب افراد اتنے ہی کامیابی پر مبنی ہوتے ہیں جتنا دولت مند ، اگر اپنے لئے نہیں تو اپنے بچوں کے لئے۔ اس لئے غریب اور متمول افراد کے درمیان فرق بنیادی طور پر ان کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ مواقع تک ان کی نسبتہ رسائی میں ہے
ان کا انسانی سرمایہ
اپنے آپ کو دیکھو: کیا غربت / ثقافت کے فروغ کے نظریات کا ان طریقوں میں سے کسی ایک پر اطلاق ہوتا ہے جس میں آپ کو اپنی زندگی کے انتخاب اور زندگی کے امکانات میں فائدہ یا نقصان پہنچا ہے؟ آپ کے معاشرتی طبقاتی پس منظر نے کس حد تک کامیابی کی توقع کرنے یا ناکامی کی توقع کرنے پر مجبور کیا ہے؟

سبق 26

سماجی نقل و حرکت

اسباق کا جائزہ:

- سماجی نقل و حرکت کی درجہ بندی
- حرکتی کا تعین کرنے والے ob
- لاگت osts
- عام مشاہدے

سماجی نقل و حرکت ایک معاشرتی طبقے سے دوسرے معاشرے میں جانے کا ایک عمل ہے۔ طبقاتی ڈھانچے میں اضافے اور نیچے کی مقدار معاشرے میں معاشرتی نقل و حرکت کی حد کو ظاہر کرتی ہے۔
معاشرتی نقل و حرکت معاشرے کی **کشادگی** کی سطح سے بہت متاثر ہوتی ہے۔ **کھلا معاشرہ** وہ ہے جہاں لوگ اپنی کوششوں سے بنیادی طور پر ان کی حیثیت حاصل کرتے ہیں۔ حقیقت میں نقل و حرکت کی حد کو معاشرے کے کھلے پن کے اشارے کے طور پر لیا جاسکتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نچلے طبقے میں پیدا ہونے والے باصلاحیت افراد معاشرتی اقتصادی سیڑھی کو کس حد تک بڑھا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ، معاشرتی نقل و حرکت ایک اہم سیاسی مسئلہ ہے ، خاص طور پر ان ممالک میں جن میں تمام شہریوں کو مواقع کی مساوات کے لبرل وژن پر پابند کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں صنعتی معاشرے زیادہ تر کھلی معاشرے ہیں جو اعلی سماجی نقل و حرکت کو پیش کرتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں ، قبل از صنعتی معاشرے زیادہ تر **بند معاشروں میں** پائے گئے ہیں جہاں کم معاشرتی نقل و حرکت موجود ہے۔ ایسے معاشروں میں لوگ صرف اپنے آبائی پیشوں تک ہی محدود رہ چکے ہیں اور ان کی معاشرتی حیثیت زیادہ تر مستند ہے۔
سماجی نقل و حرکت کو درجہ بندی کی جاسکتی ہے:

عمودی نقل و حرکت: افراد اور گروہوں کی **نقل و حرکت** سماجی و اقتصادی پیمانے پر۔ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ جائیداد ، آمدنی ، حیثیت اور مقام حاصل کرتے ہیں وہ *اوپر کی طرف موبائل ہوتے ہیں* ، جبکہ مخالف سمت میں آگے بڑھنے والے *نیچے کی طرف موبائل* ہوتے ہیں ۔
افقی نقل و حرکت: اسی طرح کے معاشرتی عہدوں پر افراد اور گروہوں کی **نقل و حرکت** ، جو کام کے مختلف حالات میں ہوسکتی ہے۔ اس میں قبضے میں تبدیلی شامل ہوسکتی ہے یا اسی قبضے میں باقی رہ سکتی ہے لیکن ایک مختلف تنظیم میں ، یا ایک ہی تنظیم میں ہوسکتی ہے لیکن ایک مختلف جگہ پر۔
پارشوئک نقل و حرکت: یہ محلوں ، شہروں یا علاقوں کے مابین جغرافیائی تحریک ہے۔ جدید معاشروں میں جغرافیائی نقل و حرکت کا ایک بہت بڑا سودا ہے۔ پارشوئک نقل و حرکت اکثر عمودی اور افقی نقل و حرکت کے ساتھ مل جاتی ہے۔
معاشرتی سطح کے اوپر یا نیچے لوگوں کی نقل و حرکت کو ایک نسل کے اندر اندر دیکھا جاسکتا ہے جسے انٹرا جنریشن موبلٹی کہا جاتا ہے یا پھر نسلوں کے مابین بین نسل کی نقل و حرکت کا لیبل لگایا جاتا ہے ۔
اندرونی نسل کی نقل و حرکت ایک ہی نسل (جس معاشرتی طبقے میں آپ نے اپنی زندگی کے اختتام پر اپنے معاشرتی طبقے کے مقابلے میں زندگی کا آغاز کیا تھا) کے ارکان کے ذریعہ استحکام کے نظام کو اوپر اور نیچے **حرکت** پر مشتمل ہوتا ہے ۔

بین نسل کی نقل و حرکت ایک خاندان کی متواتر نسلوں (مثال کے طور پر آپ کے والدین کی نسبت آپ کا معاشرتی طبقاتی مقام) کے ارکان کے ذریعہ استحکام کے نظام کو اوپر اور نیچے **حرکت** پر مشتمل ہوتا ہے۔
موازنہ عام طور پر بیٹے اور باپ کی سماجی کلاس کی حیثیت کے درمیان کیا جاتا ہے۔
حرکتی کام کرتی ہے۔ کھلی معاشرے اپنے ممبروں کو اپنی صلاحیتوں کی ترقی اور انفرادی تکمیل کے لئے بہترین best کام کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ ایک ہی وقت میں ایک شخص کسی خاص کام کے ل شخص کا انتخاب کرسکتا ہے۔

حرکت پذیری کا تعین کرنے والے

نقل و حرکت کو متاثر کرنے والے تین اہم عوامل:

ساختی عوامل:
ساختی عوامل وہی ہوتے ہیں ، جو پُر ہونے والے اعلٰی عہدوں کے نسبتا تناسب اور ان کو حاصل کرنے میں آسانی کا تعین کرتے ہیں۔ پُر ہونے والے اعلی اور کم درجہ والے عہدوں کے نسبتا تناسب میں معاشرے مختلف ہیں ۔ بنیادی طور پر زرعی معیشت کے حامل معاشرے میں بہت سے نچلے درجے اور چند اعلٰی مقامات ہوں گے ، اور نقل و حرکت بھی کم ہوگی۔ نقل و حرکت کی شرح صنعتی کی ڈگری کے ساتھ بڑھتی ہے

معیشت. توقع ہے کہ ایک صنعتی معاشرے میں پیشوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ ہر پیشے میں ملازمتوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ مزدوری کی تقسیم میں اضافے کی توقع کی جارہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مہارت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے ، لہذا ملازمتوں میں کئی گنا اضافہ ہوتا ہے۔
جب معاشرے زرعی سے صنعتی اور پوسٹ صنعتی معاشروں میں جاتے ہیں تو ، ملازمتوں کی نوعیت میں تبدیلی آتی ہے جیسے مینوفیکچرنگ ملازمتوں میں کمی اور سروس ملازمتوں میں اضافہ۔ اس طرح کی تبدیلی روزگار کے لئے نئے مواقع فراہم کرتی ہے ، جس کا فائدہ عوام حاصل کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ یہ سارا عمل معاشرتی متحرک ہونے کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے
آزاد معاشرے میں بھی ، اوپر کی نقل و حرکت ہر ایک کے لئے یکساں طور پر open یہاں تک کہ ایک نسبتا کھلا نہیں ہے۔ عام طور پر متوسط طبقے کے بچوں کے پاس سیکھنے کے تجربے ہوتے ہیں جو نچلے طبقے کے بچوں کے تجربات سے کہیں زیادہ اوپر کی نقل و حرکت حاصل کرنے میں زیادہ مددگار ثابت ہوتے ہیں ۔ بہرحال ، نقل و حرکت کا انحصار مروجہ پالیسیوں ، قوانین اور دیگر عوامل پر ہے جو نسل ، جنس ، مذہب ، عمر اور نسل کے عوامل کی بنیاد پر گروہوں اور افراد کے مابین تفریق کرسکتے ہیں۔

انفرادی عوامل:
اگرچہ ساختی عوامل معاشرے میں اعلی حیثیت ، اچھی خاصیت سے حاصل ہونے والی پوزیشنوں کے تناسب کا تعین کرسکتے ہیں ، انفرادی عوامل بہت متاثر ہوتا ہے کہ افراد انھیں کس حیثیت سے حاصل کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دستیاب مقامات تک رسائی اور داخلے کے طریقہ کار پر غور کرنا ہوگا۔ افراد کے ذریعہ انٹری پر مبنی قابلیت کا قبضہ ہوسکتا ہے اور بہت سے انفرادی عوامل ہوسکتے ہیں جو ضروری قابلیت کے قبضے کو متاثر کرتے ہیں۔
ان افراد میں "متحرک رجحان پر مبنی طرز عمل" میں اختلافات ہوسکتے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت میں بہتری لاتے ہوئے افراد اپنی نقل و حرکت کے امکانات بڑھانے کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ ابتدائی بچپن بہت very میں سیکھنے والی کام کی عادات کسی کی حیثیت کو بہتر بنانے میں کوششیں کرنے کے ل محنت سے اوپر کی نقل و حرکت کی کوئی ضمانت نہیں ہے ، لیکن بہت سارے اس hard ضروری ہیں۔ یقینا کے بغیر اوپر کی نقل و حرکت کو حاصل نہیں کرسکتے ہیں۔
پھر اکثر کہا جاتا ہے "موخر طمانیت کا اصول"۔ اس میں کچھ بعد کا مقصد حاصل کرنے کے ل فوری اطمینان ملتوی کرنا ہوتا ہے۔ اعلی تعلیم حاصل کرنے یا کاروبار شروع کرنے کے لئے immediate کسی کے پیسے بچانا ایک مثال ہے۔ اس وقت آپ کسی اور جگہ تفریح کرنے کے لئے ایک ہی وقت کو استعمال کرنے کی بجائے سوشیالوجی کا مطالعہ کررہے ہیں۔ آپ سوشیالوجی کے موضوع کا مطالعہ کرنے پر 'تفریح کرنا' موخر کر رہے ہیں۔ اس طرح آپ سلوک کے "موخر طمانیت" کے طرز پر عمل پیرا ہیں۔ والدین یہ رقم اپنے بچے کی تعلیم پر خرچ کر سکتے ہیں اور اس کی شادی کا جشن ملتوی کر سکتے ہیں۔ چال چلن پر مبنی افراد اس طرز عمل کا مظاہرہ کرنے کا امکان رکھتے ہیں۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ "التواء طمانیت" کے اصول کی پیروی متوسط طبقے کے افراد کرتے ہیں۔
صنفی تفریق انفرادی اختلافات کے ایک حصے کے طور پر ایک اور عنصر ہوسکتی ہے۔ عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ مردوں کے مقابلے میں مردوں کے لئے زیادہ مواقع موجود ہیں۔ یہاں تک کہ اگر دونوں افراد ایک ہی قابلیت کے مالک ہیں لیکن مرد یا عورت ہونے کی وجہ سے کسی کی نقل و حرکت کی سیڑھی چڑھنا متاثر ہوسکتی ہے۔ قانون کے تحت اس طرح کے امتیازی سلوک کی ممانعت کی جاسکتی ہے لیکن حقیقت میں اس پر پوشیدہ انداز میں عمل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کی رکاوٹ کو عام طور پر "شیشے کی چھت" کہا جاتا ہے: یہ تصور استعمال کیا جاتا ہے کہ کس طرح خواتین کو اعلی (انتظامی اور پیشہ ورانہ) ملازمتیں حاصل کرنے سے روکا جاتا ہے۔ برطانیہ میں پیشہ ورانہ اور انتظامی گھرانوں کی 50٪ بیٹیاں غیر دستی ملازمت میں (انٹرمیڈیٹ لیول) داخلہ کرتی ہیں جن میں کام کی زندگی کو بڑھنے کی نقل و حرکت کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔

معاشرتی طبقے کے ذریعہ مختلف زرخیزی:
موزوں آف آف اسپرنگس کی تعداد سماجی available ایک ہی طبقے سے پوزیشنوں کو پُر کرنے کے ل تحریک کو متاثر کرنے والا ایک اور عنصر ہے۔ مڈل کلاس میں ملازمتیں پُر کرنے کے لئے دستیاب بچوں کی ناکافی تعداد سے ملحقہ کلاس کے بچوں کو آسامیاں پُر کرنے کا موقع فراہم ہوگا۔
تمام عوامل کی بات چیت : مذکورہ بالا *تمام عوامل* ایک شخص کی نقل و حرکت پر باہمی تعامل رکھتے ہیں اور ان کا مجموعی اثر پڑتا ہے۔ ایک ایسے شخص کو دیکھو جو غریب ، ان پڑھ ، اور کسی اقلیتی گروہ سے تعلق رکھتا ہے وہ تینوں معاملات پر معذور ہے اور یہ سارے عوامل بات چیت کرسکتے ہیں اور اس سے معاملات کو خراب بنا سکتے ہیں۔

اخراجات:
اگرچہ معاشرتی نقل و حرکت معاشرے کو اپنی پیشہ خالی آسامیوں کو انتہائی قابل افراد سے پُر کرنے کی اجازت دیتی ہے اور فرد کو اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے ، اس میں کچھ اخراجات بھی شامل ہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ایک موبائل سوسائٹی توقعات پیدا کرتی ہے جو ہمیشہ پوری نہیں ہوتی ہے ، اس طرح عدم اطمینان اور ناخوشی پیدا کرتی ہے۔ موبائل سوسائٹی میں روایتی معاشرے کی نسبت بہت زیادہ مایوسی پھیل سکتی ہے۔

قیمتوں میں درجہ حرارت میں کمی کا خدشہ شامل ہوسکتا ہے ، جیسا کہ نیچے کی نقل و حرکت؛ پیشہ ورانہ ترقیوں میں سیکھنے والے نئے کرداروں کا تناؤ ، فرد کی حیثیت سے گروہ کے بنیادی تعلقات میں خلل یا اوپر کی طرف جانا۔ معاشرتی رویوں میں تبدیلی کی وجہ سے والدین اور بچے اجنبی ہو سکتے ہیں۔ چال چلانے پر مبنی والدین سخت محنت کر سکتے ہیں ، دیر سے گھر آسکتے ہیں ، اور اپنے بچوں کے ساتھ کم تعل .ق رکھتے ہیں۔ اس میں تلخی اور اجنبی پن پیدا ہوسکتا ہے۔

معاشرتی نقل و حرکت اکثر جغرافیائی نقل و حرکت کا مطالبہ کرتی ہے ، جس میں قیمتی معاشرتی تعلقات کو ایک تکلیف دہ نقصان پہنچتا ہے۔ نئی ذمہ داریوں کے بوجھ کے خوف سے پیش کش کی جانے والی ترقی سے انکار کیا جاسکتا ہے۔ حتی کہ شادیوں کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے جب میاں بیوی متحرک حرکت میں یکساں دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ ذہنی بیماری اور تنازعہ پیدا ہوسکتا ہے۔

:عام مشاہدے

- کم از کم مردوں کے مابین معاشرتی حرکات کافی زیادہ ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے مابین تقابلی حرکت یہ ظاہر کرتی ہے کہ مرد خواتین سے زیادہ موبائل رہے ہیں۔
- طویل مدتی سماجی نقل و حرکت میں رجحان ژردوگامی رہا ہے۔ صنعتی معیشتوں کی طرف ردوبدل کے ساتھ روزگار کے مواقع میں اضافے کے امکانات موجود ہیں جس کے نتیجے میں اوپر کی نقل و حرکت کی زیادہ گنجائش ہوگی۔
- ایک واحد نسل کے اندر اندر، سماجی نقل و حرکت عام طور پر ورددشیل نہ ڈرامائی ہے۔ زیادہ تر نوجوان خاندان تعلیم کے ساتھ ساتھ مہارت حاصل کرنے کے ساتھ ہی اپنی آمدنی میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ لیکن بہت تیزی سے اوپر کی طرف یا نیچے کی طرف نقل و حرکت کے واقعات کو چھوڑ کر ، زیادہ تر معاشرتی نقل و حرکت میں طبقات کے مابین چلنے والی حرکتوں کی بجائے ایک طبقے کے اندر محدود حرکت شامل ہوتی ہے۔

سبق 27

فیملی: عالمی تغیر

:اسباق کا جائزہ

- کنبہ
- شادی کے مراسلے
- رہائشی مراسلے
- نزول کے نمونے

یہ خاندان ایک ایسا معاشرتی ادارہ ہے جو افراد کو باہمی تعاون کے گروپوں میں جوڑتا ہے جو بچوں کے پالنے اور پالنے کی نگرانی کرتا ہے۔ شادی ان اہم رسومات میں سے ایک ہوسکتی ہے جو افراد کو متحد کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جہاں شادی اور کنبہ کائنات عالمگیر دکھائی دیتے ہیں وہاں اس ادارے میں ایک عالمی قسم موجود ہے۔ آئیے ہم خاندانی اور شادی سے متعلق کچھ بنیادی تصورات کو دیکھیں اور ہر ایک میں کچھ عالمی تنوع دیکھیں۔

خاندانی: دو ، دو سے زیادہ افراد کا ایک معاشرتی گروپ ، جس کا تعلق خون ، شادی ، یا گود لینے سے ہے جو عام طور پر ساتھ رہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ افراد کا ایک گروہ ہے جس کا تعلق براہ راست رشتہ داروں سے ہوتا ہے ، بالغ افراد جن میں سے بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔
یہ کنبہ کی روایتی تعریف ہے۔ تکنیکی طور پر ترقی یافتہ معاشروں میں ، آج ، کچھ لوگ صرف شادی شدہ جوڑے اور بچوں کو "کنبے" سے تعبیر کرنے پر اعتراض کرتے ہیں کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک کو اخلاقی طرز عمل کے ایک ہی معیار کو قبول کرنا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ تنظیمیں *اہل وعیال کے خاندانوں* کو پہچاننے آرہی ہیں ، یہی وہ لوگ ہیں جو قانونی یا خون کے رشتہ کے ساتھ یا اس کے بغیر ہیں جو محسوس کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو ایک کنبہ کی حیثیت سے متعین کرنا چاہتے ہیں۔

گھریلو: یہ تمام لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک ہی رہائشی یونٹ یعنی مکان ، اپارٹمنٹ ، یا دیگر رہائش کا بندوبست کرتے ہیں۔

قرابت: ایک معاشرتی ***رشتہ*** ، جو خون ، شادی ، یا گود لینے پر مبنی ہے جو افراد کو خاندانوں میں شامل کرتا ہے۔ ان افراد کے مابین جو تعلق شادی کے ذریعے یا نزول کی خطوط کے ذریعہ قائم ہوتا ہے جو خون کے رشتہ داروں (والدین ، بہن بھائی ، بچوں ، کزنز ، سسرالیوں) کو جوڑتا ہے ۔

نیوکلیئر کنبہ: دو شادی شدہ بالغ اپنے بچوں کے بغیر گھر میں ایک ساتھ رہتے ہیں۔ اسے *نکاح خانہ* بھی کہا جاتا ہے۔

بڑھا ہوا خاندان: جب شادی شدہ جوڑے اور بچوں کے علاوہ قریبی رشتے دار ایک ہی گھر میں رہتے ہیں یا ایک دوسرے کے ساتھ قریبی اور مستقل تعلقات میں رہتے ہیں۔ اس میں دادا دادی ، بھائی اور ان کی بیویاں ، غیر شادی شدہ بہنیں ، خالہ ، چچا ، بھتیجے اور کزن شامل ہو سکتے ہیں۔ اسے ایک *متفقہ کنبہ* بھی کہا جاتا ہے۔

واقفیت کا خاندانی: ایک ایسا خاندان جس میں ایک فرد بڑا ہوتا ہے ، عام طور پر اس میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہ کنبہ بچوں کے معاشرتی اور واقفیت کا مرکز ہے۔

پیداواری خاندان : افراد کی طرف سے خود خاندانی تشکیل۔ یہ وہ کنبہ ہے جو آپ شادی یا دوبارہ شادی کے ذریعہ تخلیق کرتے ہیں اور پھر پیدا بھی کرتے ہیں۔ یہ خاندان اس وقت تشکیل پاتا ہے جب ایک جوڑے کا پہلا بچہ ہوتا ہے۔

شادی کے مراسلے
شادی: دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے قانونی طور پر منظور شدہ رشتہ ، جس میں عام طور پر معاشی تعاون شامل ہوتا ہے نیز جنسی فعل اور بچوں کی برداشت بھی شامل ہوتی ہے جس کی توقع لوگ برداشت کرتے ہیں۔ شادی کے حصول کے لئے ایک مناسب سیاق و سباق ہے جس طرح ناجائز پن کا تصور سامنے آتا ہے۔ یہ معاشرتی طور پر منظور شدہ زوجیت کا بندوبست ہے۔

ثقافتی اصولوں کے ساتھ ساتھ قوانین بھی لوگوں کی مناسب یا ناجائز شادی کے شراکت داروں کی شناخت کرتے ہیں۔ بے چارے ممنوع چیزیں کچھ قریبی رشتہ داروں کے مابین شادی کی ممانعت کرتی ہیں۔ جو ایک قریبی رشتہ دار ہے وہ معاشرے سے مختلف ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان میں پہلے کزنز کے مابین شادی کی اجازت ہے لیکن زیادہ تر صنعتی معاشروں میں اس نے قانون کے ذریعہ ممنوع قرار دیا ہے۔
اینڈوگیمی: ایک ہی معاشرتی قسم سے ساتھی کے انتخاب کا عمل۔ اس سے شادی کے امکانات اسی عمر ، نسل ، مذہب یا معاشرتی طبقے کے دوسروں تک محدود ہیں۔
ایکسگیمی: وہ عمل جو مختلف معاشرتی اقسام کے مابین شادی کو لازمی قرار دیتا ہے۔ اس کا مطلب ایک بے حیائی ممنوع ہے ، جسے تحریری قانون میں بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے۔
مونوگیمی: شادی کی ایک شکل جو دو شراکت داروں میں شامل ہوتی ہے۔ ایک وقت میں دونوں شراکت دار صرف "ایک یونین" میں ہیں۔ دونوں پارٹنر طلاق دے سکتے ہیں اور ایک وقت میں ایک نئی اتحاد میں داخل ہوسکتے ہیں ، جسے *سیریل* ***مونوگیمی*** کہا جاسکتا ہے ۔ تکنیکی طور پر اعلی درجے کی معاشروں میں اس طرز عمل کی زیادہ تر پیروی کی جاتی ہے۔
ازواج مطہرات: شادی کی ایک شکل تین یا زیادہ لوگوں کو جوڑتی ہے۔ یہ کئی یونینوں کی مختلف شکلیں لے سکتا ہے۔ ازواج مطہرات تین مخصوص شکلوں میں موجود ہیں ، جن میں شامل ہیں

کثیر الثلاثہ: شادی کی ایک قسم جس میں ایک مرد اور دو یا زیادہ خواتین شامل ہوجاتی ہیں۔ اسلامی اقوام مردوں کو چار بیویاں تک کی اجازت دیتی ہیں ، حالانکہ انہیں کچھ شرائط پوری کرنی پڑتی ہیں۔
پولی ینڈری: شادی کی ایک شکل دو خواتین کو دو یا زیادہ مردوں کے ساتھ **جوڑتی** ہے۔ یہ نمونہ شاذ و نادر ہی ظاہر ہوتا ہے (اکثر تبت کی مثال کے طور پر پیش کردہ مثال)۔
اجتماعی شادی: مردوں کا ایک گروہ جو عورتوں کے ایک گروپ سے شادی کر رہا ہے۔ یہ ایک عجیب سی صورتحال ہے۔

رہائشی مراسلے
جس طرح معاشرے ساتھیوں کے انتخاب کو باقاعدہ بناتے ہیں ، اسی طرح وہ شادی کے بعد ایک جوڑے کی رہائش طے کرتے ہیں۔ قبل از صنعتی معاشروں میں ، زیادہ تر نئی شادی شدہ والدین ایک سیٹ کے ساتھ رہتے ہیں ، اس عمل میں معاشی مدد اور معاشی تحفظ حاصل کرتے ہیں۔
پیٹریلوکل: ایک رہائشی نمونہ جس میں شادی شدہ جوڑے شوہر کے کنبے کے ساتھ یا اس کے قریب رہتے ہیں۔
میٹرولوکل : ایک رہائشی نمونہ جس میں شادی شدہ جوڑے بیوی کے کنبے کے ساتھ یا اس کے قریب رہتے ہیں۔
نیولوکال: ایک رہائشی نمونہ جس میں شادی شدہ جوڑے دونوں میاں بیوی کے والدین کے علاوہ رہتے ہیں۔

نزول کے نمونے
نزول سے مراد وہ نظام ہے جس کے ذریعہ معاشرے کے ارکان کئی نسلوں سے رشتہ داری کو تلاش کرتے ہیں۔ بیشتر صنعتی معاشرے معاشرے کے باشندے یا والدہ کے خاندان کے صرف ایک پہلو سے تعلق رکھتے ہیں۔
یہ اگلی نسل کو جائیداد اور دیگر حقوق منتقل کرنے کا بھی ایک منظم طریقہ ہے۔
پیٹریلنال: ایک ایسا نظام جس میں مردوں کے ذریعہ قرابت داری کا پتہ لگانا ہے۔ بچے ایک دوسرے سے صرف ان کے باپوں اور باپوں کے ذریعہ منسلک ہوتے ہیں جو عام طور پر ان کی جائیداد اپنے بیٹوں کو دیتے ہیں۔ یہ زیادہ تر زرعی معاشروں میں پایا جاتا ہے۔ *میٹرولینئل:* ایک ایسا نظام جس سے خواتین کے ذریعہ قرابت *طاری کی جا*۔۔
دوطرفہ : (دو رخا نزول) مرد اور عورت دونوں کے ذریعہ نزول کا ایک ایسا نظام۔ صنفی مساوات کی تصویر کشی کرنے والے صنعتی معاشروں میں اس سسٹم کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

اتھارٹی کے مراسلے
سرپرستی : ایک ایسا نظام جس میں مردوں پر اتھارٹی رکھی گئی ہو۔ معاشرے یا گروہ کا مردانہ کنٹرول۔ یہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ مروجہ نظام ہے۔
ازدواجی نظام : خواتین میں اختیار اتھارٹی؛ معاشرے یا گروہ پر خواتین کا کنٹرول۔ تاریخ میں حقیقت پسندی کا شاذ و نادر ہی ملتا ہے۔
سمتاوادی : اتھارٹی کم و بیش یکساں طور پر افراد یا گروپوں (شوہر اور بیوی) کے درمیان تقسیم کر دیا۔ حقیقت میں حب الوطنی کا راج جاری ہے - عام دلہن دلہن کا آخری نام لیتی ہے۔ بچوں کو والد کا آخری نام دیا جاتا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق **28**

خاندان کے فنکشنز

:اسباق کا جائزہ

کنبہ کے فرائض
- جنسی سرگرمی کے قوانین
- پنروتپادن
- بچوں کی سماجیکرن
- معاشرتی مقام
- بیمار اور بوڑھے کی دیکھ بھال

ective حفاظتی تقریب
- معاشی پیداوار

ساختی کام کرنے والے تجویز کرتے ہیں کہ کنبہ کئی اہم کام انجام دیتا ہے۔ حقیقت میں اس تناظر میں خاندان کو معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ ایک ہی وقت میں ، معاشرتی تنازعہ کی مثال خاندان کو معاشرے کے کاموں کا مرکزی خیال کرتی ہے ، لیکن معاشرتی فوائد پر توجہ دینے کے بجائے ، تنازعہ کے نظریہ نگار اس بات کی تفتیش کرتے ہیں کہ یہ خاندان معاشرتی عدم مساوات کو کس طرح :برقرار رکھتا ہے۔ اہم کام یہ ہیں

1. **جنسی سرگرمی کا ضابطہ۔** ہر ثقافت رشتہ داری تنظیم اور املاک کے حقوق کو برقرار رکھنے کے مفاد میں جنسی سرگرمی کو منظم کرتی ہے۔ ایک آفاقی ضابطہ انیسیٹ ممنوع ہے ، یہ *ایک ثقافتی رواج ہے جو کسی خاص رشتے داروں کے مابین جنسی تعلقات یا شادی سے منع کرتا ہے۔* عین مطابق ممنوع ممنوع کے اندر کن کن رشتے کی نسبتیں ایک ثقافت سے دوسرے ثقافت میں مختلف ہوتی ہیں۔ زیادہ تر شادی قریبی رشتے داروں جیسے والدین ، دادا ، نانی ، خالہ ، ماموں ، بہن بھائی ، کے ساتھ ممنوع ہے۔

بے حیائی کی ممنوعہ طبی وضاحتیں ہوسکتی ہیں کیونکہ کسی بھی نسل کے قریبی رشتہ داروں کے درمیان پنروتپادن اسپرنگس کو ذہنی اور جسمانی طور پر نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پھر بھی اس کی معاشرتی وجوہات ہیں۔ پہلے ناجائز ممنوع بیویوں تک جائز جنسی تعلق کو محدود کرکے خاندانوں میں جنسی مقابلہ کو کم کرتا ہے۔ دوسرا بے حرمتی ممنوع لوگوں کو اپنے نواحی خاندانوں سے باہر خود ہی شادی کرنے پر مجبور کرتی ہے ، جو بڑے معاشرے کو متحد کرنے کے مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ تیسرا ، چونکہ رشتے داری لوگوں کے حقوق اور ایک دوسرے کے ساتھ فرائض کی وضاحت کرتی ہے ، لہذا قریبی رشتہ داروں میں پنروتپیدا ناامیدی سے رشتہ داریوں کو الجھا کر معاشرتی نظام کو خطرہ بنائے گا۔

2. **پنروتپادن۔** شاید وہ واحد فنکشن جس میں لگتا ہے کہ بہت حد تک اچھوت چھوڑا گیا ہے پنروتپادن۔ پنروتپادن کے بغیر معاشرے کا تسلسل خطرے میں پڑ جاتا ہے اور جائز پیدائشیں صرف شادی کے وقت ہی ہوتی ہیں۔ پھر بھی اس اہم اور ناقابل تسخیر تقریب میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اس کی ایک عمدہ مثال مغربی معاشرے میں ان خواتین کی تعداد ہے جن کے بچے ہیں (امریکہ میں تمام پیدائشوں میں سے ایک تہائی)۔

3. **بچوں کی سماجیکرن۔** یہ کنبہ سماجی کاری کے لئے پہلی اور بااثر ترتیب ہے۔ مثالی طور پر والدین بچوں کو معاشرے کے بہتر مربوط اور شریک ممبر بننے کی تعلیم دیتے ہیں۔ در حقیقت ، خاندانی سماجی زندگی بھر کے دور میں جاری ہے۔ بالغ افراد شادی کے اندر ہی بدل جاتے ہیں ، اور ، جیسا کہ کوئی والدین جانتا ہے ، مائیں اور باپ اپنے بچوں کی پرورش میں اتنا ہی سیکھتے ہیں جتنا ان کے بچے ان سے سیکھتے ہیں۔

تنازعات کے ماہر معاشیات اس سماجی کے نتیجے میں غلطی تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے ذریعے ثقافتی اقدار کی منتقلی کا امکان موجود ہے۔ وہاں بھی **پادری کا** تسلسل ہے **،** جو خواتین کو مردوں کے ماتحت کرتا ہے۔ لہذا اہل خانہ خواتین کو مردوں کی جنسی اور معاشی املاک میں بدل دیتے ہیں۔ زیادہ تر بیویوں کی کمائی ان کے شوہروں کی ہوتی ہے۔

4. **سماجی مقام** پیدائش کے وقت والدین اپنے بچوں کو نسل ، نسل ، مذہب اور معاشرتی طبقے کے لحاظ سے اپنی الگ الگ شناخت دیتے ہیں۔ یہ حقیقت شادی شدہ والدین کو پیدائش کے لئے دیرینہ ترجیح کی وضاحت کرتی ہے ۔ یہ بچوں کو معاشرتی حیثیت کے بیان کرنے کی طرح ہے ،

تاہم ، نسلی اور نسلی اقسام نسلوں تک صرف اس درجے تک برقرار رہیں گی کہ لوگ اپنی طرح دوسروں سے شادی کرتے ہیں۔ اس طرح اختلافی شادی معاشرے کے نسلی اور نسلی درجہ بندی کو تیز کرتی ہے۔ تنازعات کے ماہر عمرانیات نے اس خاندان کی اصلیت کا پتہ لگا کر ورثاء کی شناخت کرنے کی ضرورت کی تاکہ مرد (خاص کر اعلی طبقے میں) اپنے بیٹوں کو جائیداد منتقل کرسکیں۔ خاندان اس طرح دولت کے ارتکاز کی حمایت کرتے ہیں اور ہر آنے والی نسل میں طبقاتی ڈھانچے کو دوبارہ پیش کرتے ہیں۔ لہذا خاندانی معاشرتی عدم مساوات کو برقرار رکھنے میں ایک اہم کام ادا کرتا ہے۔ لہذا یہ سرمایہ داری کا ایک جزو اور جز ہے۔

5. **بیماروں اور بوڑھوں کی دیکھ بھال۔** خاندان عمر رسیدہ کے ساتھ ساتھ بیماری کے دوران بھی ایک بڑا انشورنس رہا ہے۔ جب یہ معاشرہ صنعتی کی طرف بڑھتا ہے تو اس کام کو ادارہ جاتی دوائیوں اور طبی ماہرین کے ذریعہ اختیار کرنے کا امکان ہے۔ عمر رسیدہ افراد کی دیکھ بھال ایک خاندانی تشویش سے حکومتی ذمہ داری میں بدل جانے کا امکان ہے۔ پاکستانی معاشرے میں ، ویسے بھی ، یہ خاندان کا ایک اہم کام ہے۔

6. **حفاظتی تقریب۔** کنبے اپنے ممبروں کو کچھ حد تک جسمانی ، معاشی اور نفسیاتی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ کسی شخص پر حملہ خاندان پر حملہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح قصور وار اور شرمندگی بھی برابر کے شریک ہیں۔ لوگ اس کنبے کو جسمانی تحفظ ، جذباتی مدد اور مالی مدد کے ل. رشتے کی تلاش میں ، "بے دل دنیا میں پناہ گاہ" کے طور پر دیکھتے ہیں۔ خاندانوں میں رہنے والے افراد تنہا رہنے سے زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔

7. **معاشی پیداوار۔** صنعتی ہونے سے پہلے ، کنبہ نے ایک معاشی ٹیم تشکیل دی تھی۔ کنبہ کے ممبران نے اپنی زندہ رہنے کے لئے جو چیز درکار تھی اسے تیار کرنے میں تعاون کیا۔ جب صنعتی کاری نے پیداوار کو گھر سے فیکٹری میں منتقل کیا ، تو اس نے اس خاندانی ٹیم کو

خلل میں مبتلا کردیا اور اس بانڈ کو کمزور کردیا جس نے کنبہ کے افراد کو آپس میں جوڑ دیا۔ پاکستان میں اب بھی کم سے کم اپنے ممبروں کو اپنے کیریئر کے قیام اور ملازمتوں کے حصول میں مدد دینے میں کنبہ ایک اہم کام انجام دیتا ہے۔

سبق 29

خاندان میں اور شادی میں تبدیلی

اسباق کا جائزہ:

خاندانی اور شادی شادی میں

- کنبے کے فرائض کھو رہے ہیں
- ilies کنبے اپنے ممبروں کی زندگیوں پر کم اثر ڈال رہے ہیں
- ایٹمی / ازدواجی خاندانوں کی جانب شفٹ
- in رشتہ دار نیٹ ورکنگ معدوم ہوتی جارہی ہے اور اس کی جگہ دوستوں کے نیٹ ورکنگ نے لی ہے۔
- خاندانوں کے ڈھلنے سائز.
- m سڈول خاندانوں کا عروج۔
- ri زوال پر سرپرستی
- بندوبست شدہ شادیاں 'جھکاؤ کی شادیوں' کی جگہ لے رہی ہیں۔
- مغربی معاشروں میں متبادل شادی کے انتظامات میں اضافہ ہورہا ہے.
- خواتین کو بااختیار بنانا۔
- طلاق کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- on اضافے میں تنہا پرانے والدین کے خاندان۔
- خاندان تشدد کی بیداری میں اضافہ ہوا ہے.
- کی تعداد بڑھ رہی ہے remarriages بزرگ شادیوں اور.
- مونوگیمی ممکنہ طور پر آفاقی ہوجاتی ہے۔

کنبہ اور شادی کے انتظامات میں ایک بہت مختلف ہے۔ معاشروں کی عالمگیریت ، اور پاکستانی معاشرے میں ابھرتے ہوئے امکانات کے ساتھ ہی ، اس ادارہ میں مزید تبدیلیوں کی توقع کی جاسکتی ہے۔ پاکستانی معاشرہ یقینی طور پر صنعتی اور شہری طرز زندگی کی طرف بدلتے ہوئے رجحان کا سامنا کر رہا ہے۔ پاکستان میں ہر تیسرا فرد اس وقت ایک علاقے میں رہ رہا ہے ، جسے شہری قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح ان شہریوں کو اس پاس کی مختلف حالتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ روایتی خاندانی اور شادی بیاہ کی اقدار کو ختم کرنے میں متعدد معاشرتی اور معاشی قوتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ہم اس ادارے کی مقدس اقدار

کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں ، حالانکہ ہم پہلے سے جاری سیکولر روشوں کو نظرانداز نہیں کرسکتے ہیں۔ کیا یہ مثبت پیشرفت ہیں یا یہ دھمکی دے رہی ہیں؟ بہر حال ، معاشرتی اصولوں اور قدروں میں ڈرامائی تبدیلیوں نے خاندانی زندگی کو بدل دیا ہے۔ اگرچہ ہمارے پاس مشاہداتی تبدیلیوں کی حمایت کرنے کے لئے تجرباتی ثبوت نہیں ہیں اس کے باوجود یہ قابل ذکر ہوگا اور اس سے مستقبل میں ہونے والی تحقیقات کے لئے تجسس پیدا ہوسکتا ہے۔ لہذا ، آئیے ہم ان میں سے کچھ تبدیلیاں دیکھیں جن کا تجربہ کنبہ اور شادی سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر ہو رہا ہے۔

1. **کنبے کے فرائض کھو رہے ہیں۔** بچوں کے حصول کے علاوہ ، دوسرے تمام افعال کے ل it ، ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے اداروں کو کنبے کے روایتی فرائض سنبھال لئے جاتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں کنبوں نے اس طرح کا قبضہ قبول کرلیا ہے جبکہ پاکستان میں ایسی تبدیلی تیزی سے آرہی ہے۔ مثال کے طور پر تعلیمی ادارے اور ابلاغ کا بڑے پیمانے پر میڈیا بچوں کی سماجی کاری کے طاقتور ایجنٹ بن رہے ہیں۔ صحت کی دیکھ بھال ، ازدواجی انتظامات ، زچگی کی خدمات ، اور بہت سی دیگر خاندانی ذمہ داریاں پیشہ ور افراد سنبھالتے ہیں۔ ہم اس صورتحال کی طرف گامزن ہیں جہاں پیدائش سے لے کر ہمارے تدفین تک پوری زندگی پیشہ ورانہ کارکنان ہی سنبھال لیں گے۔
2. **فیملیز ان کے ارکان کی زندگی پر کم اثر و رسوخ ڈالنے جاتے ہیں۔** جدید معاشرہ ایک "دوسرے ہدایت یافتہ" معاشرے میں ہے جہاں کسی فرد کا سلوک پیر گروپ (ہم عصر) سے اہل خانہ ان کی دوستی پر the بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے جو خاندان سے باہر پایا جاتا ہے۔ یقینا قابو پالنے کی کوشش کرتے ہیں جن کے اپنے بچوں کے ہونے کا امکان ہے لیکن مختلف قسم کے ساتھی بچے ان اسکولوں میں آتے ہیں جب کہ وہ اسکول میں پڑنے والے خاندانوں کی حد سے باہر ہوسکتے ہیں۔ بہر حال ، یہ بہت ہی ہم مرتبہ گروہ بچوں کی سماجی کاری کے لئے طاقت بن سکتے ہیں۔ ایسی صورتحال کا ان خاندانوں کو بخوبی تجربہ ہوسکتا ہے جہاں والدین دونوں کام کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ والدین باہر سے اپنی زندگی کے بہت سارے انداز کا انتخاب کرتے ہیں۔
3. **جوہری / ازدواجی خاندانوں کی جانب شفٹ۔** تجرباتی مستقل مزاجی کے نتیجے کے طور پر ، جوہری کنبے کی ایک مطلق العنانیت ہے۔ چونکہ روایتی خاندانی نظام ٹوٹ پڑے ہیں

صنعتی معاشرے میں مختلف رفتار کے ساتھ ، ملازمت کی اہلیت کی بنیاد پر ہے۔ کارکردگی انفرادی کارکردگی سے ماپا جاتا ہے۔ نوکری کی منڈی میں نقل و حرکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے کسی کو بھی مضبوط رشتے کے نیٹ ورک کی ضرورت نہیں ہے۔ صنعتی معاشرے ، اقربا پروری کے نیٹ ورکس کی مدد کو تبدیل کرنے کے لئے اپنی دوسری باضابطہ ایجنسی تشکیل دیتے ہیں۔ افراد کے آزادانہ کیریئر ہوتے ہیں ، اور تعلقات میں توسیعی تعلقات کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ "اپنی مرضی سے چلتے ہیں"۔ تناؤ میں بھی جوہری خاندان جذباتی مدد فراہم کرنے کے لئے کافی حد تک موثر لگتا ہے۔

4. **رشتہ دار نیٹ ورکنگ دھندلاہٹ اور دوستوں نیٹ ورکنگ کی طرف سے تبدیل کیا جا رہا۔** لوگ یا تو خود انحصار کرتے ہیں یا اپنے دوستوں کے معاشرتی سرمائے پر۔
5. **کنبے کے گرتے ہوئے سائز** معاشرے جدید کی طرف گامزن ہونے کے ساتھ ہی ، خواتین کی میں ہر عورت پر 3..6 بچوں per 1970 6 in زرخیزی میں کمی آرہی ہے۔ پاکستان میں سن سے ہم 2004 میں ہر عورت کے قریب 4 بچوں کی سطح پر آگئے ہیں۔ اس کی کچھ وجوہات یہ ہوسکتی ہیں: پہلی شادی میں عمر میں اضافہ؛ بچوں کی اموات میں کمی (1970 میں 140/1000 زندہ پیدائشیں 2004 میں 85/1000 کے آس پاس رہ گئیں)؛ خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد خاص طور پر بڑی عمر کی خواتین حاملہ اور کم عمر خلائی پیدائش کے خواہاں نہیں رہنا چاہتی ہیں۔ مطلوبہ خاندانی سائز میں کمی؛ مانع حمل کا استعمال۔ ان تمام وجوہات کا اہل خانہ کی تعلیم سے مضبوط رشتہ ہوسکتا ہے۔
6. **سڈول خاندانوں کا عروج۔** دوہری کمانے والے خاندانوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ایک ایسے خاندان میں رجحان پایا جاسکتا ہے جہاں شوہر اور بیوی دونوں کام کر رہے ہیں اور گھریلو کام بانٹ رہے ہیں۔ یا اگر بیوی گھر میں دوسری شفٹ میں مصروف ہے تو ، شوہر کو بھی دوسری ملازمت مل سکتی ہے۔
7. **زوال پر سرپرستی** چونکہ دہری کمانے والی شادیوں کا تناسب بڑھتا ہی جارہا ہے ، خواتین کے اپنے شوہروں پر مالی انحصار گھٹتا ہے جس کی وجہ سے پدرانہ اقتدار میں کمی واقع ہوتی ہے۔ مرکزی فیصلہ سازی کے بجائے بدلتے ہوئے منظر نامے میں ، کنبہ مشترکہ فیصلہ سازی کی طرف گامزن ہیں۔ لہذا پادری ازم مساوات پرستی کا راستہ دیتا ہے۔
8. **بندوبست شدہ شادیاں 'جھکاؤ کی شادیوں' کی جگہ لے رہی ہیں۔** روایتی طور پر Ar بچوں کی شادیوں کا اہتمام ان کے والدین نے کیا تھا ، لیکن اب نوجوان اپنی شادی کے موقع پر اپنے ذاتی انتخاب کی تاکید کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
9. **مغربی معاشروں میں شادی کے متبادل انتظامات میں اضافہ ہورہا ہے۔** مثال کے طور پر عام قانون کی شادیوں (شادی لائسنس کے بغیر شادی) میں اضافہ ہورہا ہے۔
10. **خواتین کو بااختیار بنانا۔** خواندگی میں اضافے اور خواندگی کی سطح ، مالی خودمختاری اور ان کے فیصلے کرنے کی طاقت میں خواتین کی بدلتی ہوئی حیثیت ہے۔
11. **طلاق کی شرح میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔** اس کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں جیسے: اضافے پر انفرادیت. لوگ ذاتی خوشی کی تلاش میں ہیں۔ ·

رومانوی محبت اکثر کم ہوجاتی ہے۔ جھکاؤ کی شادیاں تنازعہ اور طلاق کے نسبتا mantic
زیادہ خطرہ ہیں۔ more

- خواتین اب مردوں پر کم انحصار کرتی ہیں۔
- آج کی شادیوں میں سے بہت دباؤ ہے۔ چونکہ شوہر اور بیوی دونوں کام کر رہے ہیں ، لہذا ان کی ملازمتوں میں ان کا زیادہ تر وقت اور توانائی ضائع ہوتی ہے ، پھر ، اگر انھوں نے بچوں کی پرورش کرنا ہے تو ، ایک دوسرے کے لئے اتنا وقت اور توانائی باقی نہیں بچی ہے۔

اس وقت طلاق معاشرتی طور پر قبول کی جارہی ہے۔ اب اس کو کوئی بدنما داغ سمجھا نہیں جاتا ہے۔ ly

- قانونی موقف نقطہ نظر سے، طلاق حاصل کرنا آسان تر ہوتا جا رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ جوڑے کو ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کا سہارا نہ لیں ، لہذا جوڑے فیصلہ کریں اور عدالت اجازت دے۔

12. **اضافے میں پرانے والدین کے خاندان۔** عمر رسیدہ افراد کے لئے بطور خاندانی ادارہ آہستہ آہستہ ختم ہورہا ہے۔ جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں ، تو وہ اپنی روزی روٹی کی تلاش میں ، اپنے مقام پر سینئر شہریوں کو خالی گھونسلے میں چھوڑ کر نئی منزلیں طے کرتے ہیں۔ یہاں پرانے لوگوں کی دیکھ بھال کرنے کے بارے میں حقیقی اور مثالی قدر کے بیچ ایک بڑا فرق معلوم ہوسکتا ہے۔ یہاں تک کہ کمیونٹی کی حمایت ، نرسنگ ہوم جیسے متبادل سامنے نہیں آئے ہیں۔ اکیلا خواتین ، بیواؤں اور بیمار افراد کی حالت زار زیادہ ہے۔ ہم نے زندگی میں سالوں کا اضافہ کیا ہے لیکن زندگی کو سالوں میں شامل نہیں کیا ہے۔

13. **خاندانی تشدد سے آگاہی میں اضافہ ہوا ہے۔** بدلی ہوئی صورتحال میں ہو سکتا ہے خاندانی تشدد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

14. **بزرگوں کی شادیوں اور دوبارہ شادیوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔** بڑھاپے میں شادی کرنے کا فیصلہ کرنے والے افراد کو اب شرم محسوس نہیں ہوتی۔ طلاق یا بیوہ ہونے کی صورت میں بزرگ افراد تنہا زندگی گزارنے کے بجائے شادی کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ چونکہ طلاق ایک بدنما داغ معلوم نہیں ہوتا ہے ، لہذا ، طلاق ثانی بیاہ سے شادی کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی ہے۔

15. **مونوگیمی ممکنہ طور پر افاقی ہوجاتی ہے۔** دوبارہ شادیوں میں اضافہ ہوسکتا ہے لیکن افراد ایک وقت میں خود کو ایک یونین تک محدود کررہے ہیں۔ لہذا لوگ شادی کرتے ہیں ، طلاق دیتے ہیں اور دوبارہ نکاح کرتے ہیں ، لیکن اس وقت ایک شخص کی شادی صرف ایک ہی ساتھی سے ہوتی ہے ، جسے سیریل مونوگیمی کہا جاسکتا ہے۔

سبق 30

صنف: ایک معاشرتی تعمیر

:اسباق کا جائزہ

صنف اور حیاتیات: قدرتی اختلافات ender
- صنف سماجی
- جنس اور جنس کے سماجی تعمیر
- حیاتیاتی عزم
- سماجی تعمیراتی

عورت اور مرد کے درمیان اختلافات کی اصل کیا ہے؟ صنفی شناخت کس طرح تشکیل دی جاتی ہے؟ شناخت پر مبنی معاشرتی کردار کیسے انجام دیئے جاتے ہیں؟ ان سوالات کی مسابقتی توجیہات ہیں ، جن کا جسمانی (جنسی) یا معاشرتی (صنف) اختلافات سے ربط ہے۔
ماہرین معاشیات **جنس** کی اصطلاح کا استعمال جسمانی اور جسمانی اختلافات کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو مرد اور خواتین کے جسم کی تعریف کرتے ہیں۔ **صنف ،** اس کے برعکس ، مردوں اور عورتوں کے درمیان نفسیاتی ، معاشرتی اور ثقافتی اختلافات سے تعلق رکھتا ہے۔ صنف مردانگی اور نسواں کے سماجی طور پر تعمیر شدہ خیالات سے منسلک ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ کسی فرد کی حیاتیاتی جنسی تعلقات کی براہ راست پیداوار ہو۔ جنس اور صنف کے درمیان فرق ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے ، چونکہ مرد اور خواتین کے مابین بہت سے فرق اصل میں حیاتیاتی نہیں ہیں۔
:مردوں اور عورتوں کے مابین طرز عمل کے فرق کے لئے تین وسیع نقطہ نظر
1. .حیاتیاتی بنیاد
2. سماجی کی اہمیت اور صنف کے کردار کی تعلیم۔
3. .جنس اور جنسی دونوں کوئی حیاتیاتی بنیاد ہے، لیکن مکمل طور پر سماجی طور پر تعمیر کر رہے ہیں

صنف اور حیاتیات: طرز عمل میں قدرتی اختلافات
مردوں اور عورتوں کے سلوک میں فرق صنف کی بجائے جنسی تعلقات کا نتیجہ کس حد تک ہے؟ کچھ مصنفین کا خیال ہے کہ انسانی حیاتیات کے پہلوؤں - ہارمونز سے لے کر کروموزوم سے لے کر دماغ کے سائز تک جینیاتیات تک - مرد اور خواتین کے مابین سلوک میں فطری اختلافات کے لئے ذمہ دار ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے مابین طرز عمل کے فرق کی جسمانی ابتداء کی نشاندہی کرنے کے لئے ہونے والی تحقیقات ناکام رہی ہیں۔ انسانی طرز عمل کی تشکیل میں معاشرتی تعامل کا کردار بہت ضروری ہے۔

صنف سماجی
سماجی کاری کے ذریعہ ، بچے آہستہ آہستہ معاشرتی اصولوں اور توقعات کو اندرونی بناتے ہیں ، جو ان کی جنس سے مطابقت پذیر ہوتے ہیں ، لہذا ان کے طرز عمل میں اختلاف ہوتا ہے۔ لہذا یہ معاشرہ ہی ہے جو مرد اور عورت سے وابستہ طرز عمل کی خوبی کا تعین کرتا ہے۔ نیز ، معاشرتی عمل کے ذریعہ ، معاشرہ ایک متفقہ کوشش کرتی ہے جس میں مرد اور عورتیں طرز عمل کے ثقافتی لحاظ سے مناسب متعلقہ نمونوں کو اندرونی بناتے ہیں۔ لہذا سلوک میں صنفی اختلافات حیاتیاتی اعتبار سے طے نہیں ہوتے ہیں ، لیکن وہ ثقافتی طور پر پیدا ہوتے ہیں۔

صنف اور جنس کی معاشرتی تعمیر
جنس اور صنف دونوں ہی سماجی طور پر تعمیر شدہ مصنوعات ہیں۔ صنف نہ صرف ایک خالص معاشرتی تخلیق ہے جس میں ایک مقررہ 'جوہر' کا فقدان ہے ، پھر بھی انسانی جسم خود معاشرتی قوتوں کے تابع ہے ، جو اس کی تشکیل اور مختلف طریقوں سے اس کو تبدیل کرتی ہے۔ مشق ، ڈائیٹنگ ، سوراخ کرنے اور ذاتی فیشن سے لے کر پلاسٹک سرجری اور جنسی تبدیلیوں کے عملوں سے لے کر افراد اپنی مرضی کے مطابق اپنے جسم کی تشکیل اور تشکیل نو کا انتخاب کرسکتے ہیں۔ انسانی جسم اور حیاتیات 'دیئے گئے' نہیں ہیں ، بلکہ وہ مختلف معاشرتی سیاق و سباق میں انسانی فوری اور ذاتی انتخاب کے تابع ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جینیاتی ٹیکنالوجی نے مردوں اور خواتین کی معاشرتی طور پر مطلوبہ خصوصیات کے ادراک میں مزید سہولت فراہم کی ہے۔
نظریہ کار جو صنف اور صنف کی معاشرتی تعمیر پر یقین رکھتے ہیں وہ صنفی اختلافات کے تمام حیاتیاتی اڈوں کو مسترد کرتے ہیں۔ صنف کی شناخت معاشرے میں جنسی اختلافات کے تناظر میں سامنے آتی ہے اور اس کے نتیجے میں ان اختلافات کو شکل دینے میں مدد ملتی ہے۔
یہ نقطہ نظر حیاتیات یا معاشرتی تعمیر میں مرد اور خواتین کے رویے میں صنفی فرق کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ بھی ممکن ہے کہ طرز عمل میں صنفی اختلافات کو تسلسل پر رکھا جاسکے ، **حیاتیاتی تعی** .ن پسندوں کا ایک سرہ ہوسکتا ہے اور دوسرا اختتام **سماجی تعمیرات کے** ہاتھوں میں ہوسکتا ہے **-**

حیاتیات کا تعین کرنے والے مختلف ماحول میں مردانہ سلوک میں مماثلت کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کا استدلال ہے کہ مرد کی خصوصیات کی جڑیں کروموسومل اختلافات یا ہارمونل اختلافات میں یا کسی دوسری فطری خصوصیت میں ہوتی ہیں جو مردوں سے عورتوں سے ممتاز ہوتی ہیں۔ یہ ایک سادہ وجہ اور تخفیف پسندانہ نقطہ نظر ہے جو حیاتیاتی یا جینیاتی خصوصیات کے لحاظ سے انسانی طرز عمل کی وضاحت کرتا ہے۔

سماجی تعمیر کار اس کے بجائے اس بات کا دعوی کرتے ہیں کہ صنفی اختلافات معاشرتی اور ثقافتی عمل سے پائے جاتے ہیں۔ یہ عمل جنس کے بارے میں نظریات اور طرز عمل کے نظام تشکیل دیتے ہیں جو وقت اور جگہ پر مختلف ہوتے ہیں۔ اس عمل 'قدرتی' کے ذریعہ ، سماجی عمل طرز عمل کی فطری نوعیت کا ثالثی کرتے ہیں اور ماہرین معاشیات یہ استدلال کریں گے کہ انسانی طرز عمل کی زیادہ تر شکلیں معاشرتی طور پر تعمیر ہوتی ہیں۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ہر معاشرے میں صنفی نظم موجود ہے ، جو تاریخی لحاظ سے مخصوص مزدوری کی تقسیم ، اور طاقت کا ڈھانچہ پر مشتمل ہے۔ صنفی آرڈر متعدد مذکرات اور نسوانیتوں کو جنم دیتا ہے۔

مذکرات معاشرے میں مختلف طرح کے مفروضوں ، توقعات اور برتاؤ کے طریقوں کا حوالہ دیتے ہیں جو مردانہ سلوک کی شکلوں کے معیار کے مطابق ہیں۔ لفظ ' *مردانگی*' دیکھو ۔ ایک مختلف ثقافتوں میں بولی متبادل تلاش کر سکتے ہیں۔ ' *مردانگی*' *سے وابستہ خصوصیات کی تعل .ق کا* عمل بچپن سے ہی شروع ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اس چھوٹے لڑکے کو لے لو جس کو تکلیف ہوئی ہے اور وہ رونے لگتا ہے۔ اس سے کہا گیا ہے کہ وہ ایسا نہ کریں کیونکہ رونا مردوں کے لئے مناسب سلوک نہیں سمجھا جاتا ہے۔ حقوق نسواں مفروضوں ، توقعات اور برتاؤ کے مختلف معاشرتی طور پر تعمیر شدہ مجموعوں کا احاطہ کرتے ہیں جو خواتین کے سلوک کے معیار کے مطابق ہیں۔

معاشرے کے مرد اور خواتین کو ایک جیسے سلوک کی خصوصیت نہیں صرف یہ حقیقت ہے کہ یہ اختلافات حیاتیات کی وجہ سے نہیں بلکہ معاشرتی کی وجہ سے ہیں۔ لہذا **مذاہب** اور **نسواں** ثقافتوں اور وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔

عالمی تقابل سے پتہ چلتا ہے کہ اور بڑے پیمانے پر ، معاشرے مستقل طور پر زیادہ تر کاموں کی وضاحت نہیں کرتے ہیں جیسا کہ نسائی یا مذکر ہے۔ جب معاشرے صنعتی بن جاتے ہیں ، جس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ انتخاب ملتے ہیں اور پٹھوں کی طاقت کی اہمیت کم ہوتی جاتی ہے تو ، صنفی امتیاز چھوٹے اور چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔ صنف ، تب ، ثقافتوں میں محض ایک بہت متغیر ہے جس کو حیاتیات کا ایک سادہ سا تاثر سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بجائے ، ثقافت کے بہت سے دوسرے عناصر کی طرح ، اس کا عورت اور مرد ہونے کا کیا مطلب ہے یہ زیادہ تر معاشرے کی تخلیق ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

صنفی معاشرتی

:اسباق کا جائزہ

- صنفی معاشرتی
- خاندان کا کردار

er ہم مرتبہ گروپوں کا کردار

school اسکولنگ کا کردار

- ماس میڈیا کا کردار
- صنفی استحکام
- خواتین کے طبقے کی پوزیشن کا تعین

وہ طریقے ہیں جس میں معاشرے بچوں کو زندگی کے مختلف نصاب پر مرتب کرتے ہیںصنفی سماجی کاری ہیں کیونکہ وہ مرد ہیں یا خواتین۔ بچے حیاتیاتی فرق یعنی فطرت کے ذریعہ دیئے گئے پیدا ہوتے ہیں ، لیکن انفرادی طور پر صنفی اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سماجی کاری کا عمل ہے جو زندگی میں متضاد رجحانات کی بنیاد رکھتا ہے جو بچپن سے لے کر جوانی میں ہی جاتا ہے۔

بچے آہستہ آہستہ معاشرتی اصولوں اور توقعات کو اپنے مرد یا عورت ہونے کے مترادف کرتے ہیں۔ جب بچے اپنی شناخت سے آگاہ ہوجاتے ہیں تو ، وہ صنف کے بارے میں بھی ہوش میں آجاتے ہیں ، جو عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب ان کی عمر 3 سال کے لگ بھگ ہوتی ہے۔

بہت سارے مرد اور خواتین ان کی ثقافت کے ذریعہ ان کی جنس کے لئے جو ہدایات مرتب کی گئیں ہیں ان کے مطابق عمل کرتے ہیں ، سوچتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں ، اس لئے اصولوں اور توقعات کو اندرونی بنانا انتہائی موثر ہے۔ لوگ یہ کیسے سیکھتے ہیں کہ کچھ سرگرمیاں "مذکر" اور دیگر "نسائی" ہیں ، اور اسی بنا پر ان کے لئے مناسب ہے یا نہیں؟ سلوک کے لحاظ سے اس طرح کے صنفی اختلافات کی اصلیت کا پتہ سماجیائزیشن تک لیا جاسکتا ہے جہاں افراد اپنے ثقافتی نسخوں کے مطابق مختلف کردار ادا کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

صنف کی ترتیب سے متعدد **مردانگی** اور **نسوانیت** پیدا ہوتی **ہے۔** نیز وہی صنف آرڈر ایک فریم ورک کے طور پر کام کرتا ہے جس کے اندر صنفی اختلافات ابھرتے ہیں اور انھیں دوبارہ پیش یا چیلنج کیا جاتا ہے۔

مذکرات معاشرے میں مختلف طرح کے مفروضوں ، توقعات اور برتاؤ کے طریقوں کا حوالہ دیتے ہیں جو مردانہ سلوک کی شکلوں کے معیار کے مطابق ہیں۔ **حقوق نسواں** میں مفروضوں ، توقعات اور طرز عمل کے مختلف معاشرتی طور پر تعمیر شدہ مجموعے شامل ہیں جو خواتین کے سلوک کے معیار کے مطابق ہیں۔

مردانگی اور نسائی حیثیت نہ صرف ثقافتوں میں ، بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی ہے۔

مذکر خصوصیات	**نسائی خصوصیات**
غالب	تابعدار
آزاد	منحصر
ذہین / قابل	غیرجانبدار / نااہل
عقلی	جذباتی
اصرار کرنے والا	قبول کرنے والا
مضبوط	کمزور
بہادر	ڈرپوک
بلند نظر	مواد
فعال	غیر فعال
مسابقتی	تعاون
بے حس	حساس
جنسی طور پر جارحانہ	جنسی چیز

کنبہ کا کردار:

لوگ عام طور پر نوزائیدہ کے بارے میں سب سے پہلے سوال پوچھتے ہیں - کیا یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ در حقیقت ، صنف بچے کی پیدائش سے پہلے ہی کام کر رہی ہے ، کیونکہ دنیا کے بیشتر والدین کو لڑکی سے زیادہ لڑکا ہونے کی امید ہے۔ پیدائش کے فورا بعد ہی ، کنبہ کے افراد لڑکیوں کی "گلابی دنیا" یا لڑکوں کی "نیلی دنیا" میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ والدین بھی بیٹوں اور بیٹوں کو سنبھالنے کے انداز میں غیر شعوری طور پر صنفی پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس طرح جنسی تعلقات کے ذریعہ متعلق خصلتوں کو جنم دیتے ہیں۔

ہم مرتبہ گروپوں کا کردار:

ہم جنس پرست گروہ اپنے ممبروں کو صنف کے بنیادی تصورات کے مطابق مزید اجتماعی شکل دیتے ہیں۔ کھیل صنف کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ مرد کھیل عام طور پر مسابقتی ہوتے ہیں۔ مرد ہم مرتبہ کی سرگرمیاں جارحیت اور قابو کی مردانہ خصوصیات کو تقویت دیتی ہیں۔ لڑکوں کے لئے مسابقت اور لڑکیوں کے لئے تعاون کرنا معمول کا مقصد ہے۔

اسکولنگ کا کردار:

-اسکول کا نصاب بچوں کو مناسب صنف کے نمونے اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ لڑکیاں: سیکرٹریئل ہنر ، گھر مرکوز کس طرح جانتے ہیں۔ لڑکے: ووڈ ورکنگ ، آٹو میکانکس۔ کالجز اسی طرز کے ساتھ جاری ہیں۔ لڑکیوں کے لئے انسانیت اور لڑکوں کے لئے سخت مضامین۔ درسی کتب میں صنف کی تصاویر۔

ماس میڈیا کا کردار:

مرد کرداروں کی تعداد خواتین کرداروں سے کہیں زیادہ ہے۔ نیز خواتین نمایاں کرداروں میں بھی شامل نہیں ہیں۔

مرد عام طور پر شاندار جاسوس ، نڈر ایکسپلورر اور ہنر مند سرجن ادا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس خواتین ، کم قابل کردار ادا کرتے ہیں ، اور ان کی جنسی کشش سے اکثر ان کی اہم ہوتی ہے۔ تاریخی طور پر ، اشتہاروں نے گھر میں خواتین کو خوشی سے پیش کیا ہے ، جو خوشی سے صفائی ستھرائی کے مصنوعات استعمال کر رہے ہیں ، کھانا پیش کر رہے ہیں ، سامان آزما رہے ہیں ، اور ماڈلنگ کپڑے۔ میگزین اور اخبارات: تصاویر ، سرگرمیاں ، اشارے۔

اشتہار بازی "خوبصورتی کے افسانوں" کو برقرار رکھتا ہے۔ کاسمیٹکس اور غذا کی صنعت خواتین کو نشانہ بناتی ہے۔ "خوبصورتی" کا تصور ایک معاشرتی تعمیر ہے۔

معاشرے عورتوں کو جسمانی ظاہری شکل کے لحاظ سے اپنے آپ کو ناپنے کا درس دیتا ہے: کس کے لئے خوبصورت بننا ہے اور کس کو راغب کرنا ہے ، اور کیسے؟ مرد خوبصورتی کو بطور آبجیکٹ بنانا چاہتے ہیں۔

صنفی استحکام

صنفی استحکام سے مراد *معاشرے میں مردوں ، عورتوں کے مابین دولت ، طاقت اور استحقاق کی غیر مساوی تقسیم ہے۔*

کئی سالوں سے استحکام سے متعلق تحقیق 'صنف اندھی' تھی - یہ ایسی تحریر کی گئی تھی جیسے خواتین کا وجود ہی نہیں تھا ، یا گویا ، طاقت ، دولت اور وقار کی تقسیم کے تجزیہ کرنے کے مقاصد کے لئے خواتین غیر اہم اور بے جان تھیں۔ اس کے باوجود صنف خود ساختہ کی ایک گہری مثال ہے۔ ایسی کوئی معاشرے نہیں ہیں جہاں مرد معاشرتی زندگی کے کچھ پہلوؤں میں عورتوں سے زیادہ دولت ، مرتبہ اور اثر و رسوخ حاصل نہیں کرتے ہیں۔

طبقاتی تقسیم کے لحاظ سے ہم جدید دور میں صنفی عدم مساوات کو کس حد تک سمجھ سکتے ہیں؟ صنفی عدم مساوات طبقاتی نظام کے مقابلے میں تاریخی لحاظ سے زیادہ گہری ہیں۔ شکار کرنے اور معاشرے جمع کرنے میں بھی مردوں کا خواتین سے اعلیٰ مقام ہے ، جہاں کلاس نہیں ہیں۔ جدید معاشروں میں طبقاتی تقسیم اس حد تک نشان زد ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ صنفی عدم مساوات کے ساتھ کافی حد تک 'اوورلیپ' ہوجاتے ہیں۔ زیادہ تر خواتین کی مادی حیثیت اپنے باپوں یا شوہروں کی عکاسی کرتی ہے۔ لہذا یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ ہمیں صنفی عدم مساوات کو بنیادی طور پر طبقاتی لحاظ سے بیان کرنا ہے۔

خواتین کی کلاس پوزیشن کا تعین کرنا

یہ نظریہ کہ طبقاتی عدم مساوات بڑے پیمانے پر صنفی استحکام پر حکمرانی کرتی ہے حالیہ دنوں تک اکثر غیر منقول مفروضہ تھا۔ طبقاتی تجزیہ میں 'روایتی پوزیشن' یہ تھی کہ مردوں کی نسبت خواتین کی اہمیت کا حامل ہے ، اور اسی وجہ سے عورتوں کو بھی اپنے شوہروں کی طرح ایک ins تنخواہ کا کام نسبتا ہی طبقے میں سمجھا جاسکتا ہے۔ چونکہ خواتین کی اکثریت روایتی طور پر اپنے شوہروں پر معاشی انحصار کی پوزیشن میں رہی ہے ، اس کے نتیجے میں ان کی طبقاتی پوزیشن اکثر شوہر کی طبقاتی صورتحال کے تحت چلتی ہے۔

اس مؤقف پر کئی طریقوں سے تنقید کی گئی ہے۔ پہلے ، بہت سارے گھرانوں میں خواتین کی آمدنی خاندانی معاشی پوزیشن اور طرز زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ ان حالات میں خواتین کو کچھ حصہ میں ادا شدہ ملازمت پورے خاندان کی طبقاتی حیثیت کا تعین کرتی ہے۔ دوسرا ، بیوی کا قبضہ بعض اوقات پورے خاندان کا معیار طے کرسکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر عورت اپنے شوہر سے کم کماتی ہے تو بھی اس کے کام کرنے کی صورت حال اس کے شوہر کی کلاس کو متاثر کرنے میں 'اہم' عنصر ثابت ہوسکتی ہے۔

تیسرا ، جہاں 'کراس کلاس' گھران موجود ہیں - جس میں شوہر کا کام بیوی سے مختلف طبقے کے زمرے میں ہوتا ہے - کچھ ایسے مقاصد ہوسکتے ہیں جن کے لئے مردوں اور عورتوں کے ساتھ سلوک کرنا زیادہ حقیقت پسندانہ ہے ، یہاں تک کہ ایک جیسے گھرانے ، جیسے مختلف طبقے کے عہدوں پر ہیں۔ چوتھا ، گھرانوں کا تناسب جس میں خواتین واحد روٹی کھاتی ہیں بڑھتی جارہی ہے۔ تنہا ماؤں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور

بے اولاد کام کرنے والی خواتین اس حقیقت کا ثبوت ہیں۔ ایسی خواتین تعریف کے مطابق اپنے گھرانوں کی طبقاتی پوزیشن پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

ن کسی کے گھر والے کی حیثیت کے بغیر کیاwithout ایک مشورہ یہ ہے کہ فرد کی کلاس پوزیشن کا تعی جائے۔ کسی کے قبضے کی بنیاد پر کسی شخص کے معاشرتی طبقے کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ نقطہ نظر ان خواتین کو نظرانداز کرتا ہے جو گھریلو خواتین کے طور پر کام کرتی ہیں اور بہت سے جو ریٹائرڈ افراد اور بے روزگار ہیں۔

سبق 32

صنفی عدم مساوات کی وضاحت

اسباق کا جائزہ:

- فنکشنل کی وضاحت
- تنازعات کی وضاحت
- بین ایکشنسٹ وضاحت
- حقوق نسواں
- حقوق نسواں کی مخالفت

سوشیالوجی کے ہر بڑے نظریاتی نمونے سماجی تنظیم میں صنف کی اہمیت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ متبادل for فنکشنل ، تنازعہ ، بین العمل عمل ، اور حقوق نسواں کے نظریات صنفی عدم مساوات کے ل وضاحت پیش کرتے ہیں۔

فنکشنل کی وضاحت

فنکشنلسٹ عدم مساوات کو انسانی معاشروں میں روایتی تقسیم کی پیداوار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ مرد زیادہ اجزاء (معقول حد تک فائدہ مند) کاموں میں حصہ لیتے ہیں جیسے مزدوری کی کمائی اور خواتین زیادہ اظہار خیال (فرائض سے فائدہ مند) کاموں میں شرکت کرتی ہیں جیسے بچے کی پرورش میں ملوث۔ اہم) ہیں ، لیکن آلہ کار ، جو indeed اگرچہ معاشرے کی بقا کے لئے دونوں طرح کی مشقت کارآمد (واقعتا مردوں کے ذریعہ دیکھائے جاتے ہیں ، ہمیشہ خواتین کے ذریعہ کئے جانے والے تاثراتی کاموں کے مقابلے میں زیادہ اعزاز میں پائے جاتے ہیں۔ مرد اور خواتین کو یہ روایتی کردار سکھائے جاتے ہیں اور اپنی ضروریات کے مطابق ہوتے ہیں۔ فنکاروں نے بتایا کہ صنعتی معاشروں میں صنفی کردار اور اس کے ساتھ ہونے والی عدم مساوات میں کسی حد تک تبدیلی آئی ہے ، لیکن بیشتر معاشروں میں روایتی بندوبست عمل میں ہے۔ کارکنوں کے نظریے کے مطابق مزدوری کی روایتی تقسیم کی ثابت قدمی انسانی معاشروں کے لئے افادیت کی گواہی دیتی ہے۔

تنازعات کی وضاحت

تنازعات کے نظریات مرد اور خواتین کے مابین مزدوری کی روایتی تقسیم کی تاریخی طور پر لامحالہ اور ضرورت سے انکار کرتے ہیں۔ یہ انتظام غیر صنعتی معاشروں میں زیادہ کارآمد رہا ہوگا ، جہاں بہت سے کاموں کے لئے جسمانی طاقت کی ضرورت تھی۔ تاہم ، صنعت کاری نے صورتحال کو بدل دیا ہے۔ مزدوری کی روایتی صنف تقسیم کا تسلسل اور معاشرتی عدم مساوات جو اس کی وجہ سے محض غیر ضروری معاشرتی کشمکش میں حصہ ڈالتی ہیں اور اسی لئے غیر فعال ہے۔

سرمایہ داری مردوں کے تسلط کو تیز کرتی ہے کیونکہ:

- سرمایہ داری زیادہ دولت پیدا کرتی ہے ، جو مردوں کو جائیداد کے مالک اور بنیادی اجرت ital کمانے والے کی حیثیت سے زیادہ طاقت دیتی ہے۔
- ایک بڑھتی ہوئی سرمایہ دارانہ معیشت کا انحصار لوگوں کو - خاص طور پر خواتین کو capital صارفین میں بدلنے اور ان کی حوصلہ افزائی پر منحصر ہے کہ وہ مصنوعات خرید و فروخت کے ذریعے ذاتی تکمیل حاصل کریں۔
- فیکٹریوں میں کرنے کے لئے حمایت مردوں، معاشرے دیتا عورتوں کے گھر کو برقرار رکھنے کے کام.
- سرمایہ دارانہ نظام کا دوہرا استحصال مرد مزدوری کو کم اجرت ادا کرنے میں ہے اور capital خواتین کے کام کے لئے کوئی اجرت نہیں ہے۔

بین ایکشنسٹ وضاحت

صنفی عدم مساوات کے بین العمل نظریات اس بات پر توجہ مرکوز کرتے ہیں کہ نسل در نسل مردانگی اور نسواں کی روایتی ثقافتی تعریفوں کو منتقل کرنے سے کس طرح عدم مساوات برقرار ہے۔ مثال کے طور پر ، ان تعریفوں کو سیکھنے سے لوگوں کی توقعات ان نوعیت کی مرتب ہوتی ہیں جن کے بارے میں خواتین اور مرد قبضہ کرنے کے قابل ہیں اور وہ ان کرداروں کی اقسام کے بارے میں جو وہ انجام دینے کے قابل ہیں۔ فنکشنل اور تنازعات کے نظریات کے مقابلے میں ، بین المنظر نظریات پر امید ہیں کہ اگر اس طرح کے عدم مساوات کو ختم نہیں کیا گیا تو اس میں کمی کے امکانات ہیں۔ چونکہ صنفی کردار اور مزدوری کی تقسیم جس کی وہ حمایت کرتے ہیں وہ ان کی پیداوار ہیں جو ہر نسل اگلی نسل کی تعلیم دیتی ہے ، لہذا ہم ان کو صنف کے مختلف کردار اور مزدوری کی تقسیم کے بارے میں مختلف خیالات کی تعلیم دے کر تبدیل کرسکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ صنفی مساوات کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ لہذا ، فنکشنلسٹ نظریات کے ذریعہ نقل کردہ معاشرے کی بڑے پیمانے پر تنظیم نو کا انتظار کیے بغیر ، جس میں عمل میں کئی نسلیں لگ سکتی ہیں۔ مارکس اور اینگلز جیسے تنازعہ کے نظریہ نگاروں کی تجویز کردہ صنفی مساوات کے حصول کے لئے انقلابی حکمت عملی کا سہارا لینا بھی ضروری نہیں ہے۔

حقوق نسواں

مردانہ حقوق اور جنس پرستی کی مخالفت میں حقوق نسواں مرد اور خواتین کے لئے معاشرتی مساوات کی وکالت ہے۔ اس تناظر میں صنف کی عدم مساوات میں بزرگی (مردانہ تسلط) کی اہم شراکت پر عمومی تاکید ہے۔ مثال کے طور پر وہ فنکارانہ نظریہ کو چیلنج کرتے ہیں کہ مرد کو خواتین کے مقابلے میں زیادہ اجر دیا جاتا ہے کیونکہ مرد روایتی طور پر زیادہ سے زیادہ اعزازی آلے کے کام انجام دیتے ہیں جبکہ خواتین نے کم انتہائی اعزاز بخش کام انجام دیتے ہیں۔ لیکن ایک ہی اوزار کے کام انجام دینے پر خواتین کو مردوں سے کم کیوں معاوضہ دیا جاتا ہے؟ اس کا مجوزہ جواب قبلہ اول ہے۔

حقوق نسواں خواتین اور مردوں کے ذاتی تجربات کو صنف کی عینک سے دیکھتا ہے۔ ہم اپنے بارے میں کس طرح سوچتے ہیں (صنفی شناخت) ، ہم کس طرح سلوک کرتے ہیں (صنف کے کردار) ، اور ہمارے جنسی معاشرتی موقف (صنفی استحکام) کس طرح یہ سب ہمارے معاشرے کے عمل سے جڑ جاتا ہے۔

بنیادی حقوق نسواں کے نظریات

اگرچہ وہ لوگ جو خود کو حقوق نسواں مانتے ہیں وہ بہت ساری چیزوں کے بارے میں متفق نہیں ہیں ، لیکن زیادہ تر پانچ عمومی اصولوں کی حمایت کرتے ہیں:

1. **تبدیلی کی اہمیت.** حقوق نسواں کی سوچ سوچے سمجھے سیاسی اور نظریات کو عمل سے جوڑتی ہے۔ حقوق نسواں جمہوری حیثیت کی تنقید ہے ، جو خواتین اور مردوں کے لئے معاشرتی مساوات کی طرف تبدیلی کی حمایت کرتی ہے۔
2. **انسانی انتخاب کو وسعت دینا.** حقوق نسواں کا خیال ہے کہ صنف کے ثقافتی تصورات انسانی خصوصیات کی مکمل حد کو دو مخالف اور محدود دائروں میں تقسیم کرتے ہیں: جذبات اور تعاون کی خواتین دنیا اور عقلیت اور مسابقت کی مردانہ دنیا۔ ایک متبادل کے طور پر ، نسائی ماہرین نے "انسانیت کی ایک بار پھر اتحاد" کی تجویز پیش کی ہے جس کے ذریعہ ہر انسان تمام انسانی خصلتوں کو فروغ دے سکتا ہے۔
3. **صنفی ستریکرن ختم.** حقوق نسواں قوانین اور ثقافتی اصولوں کی مخالفت کرتی ہے جو خواتین کی تعلیم ، آمدنی اور ملازمت کے مواقع کو محدود کرتی ہے۔ اسی وجہ سے حقوق نسواں مساوی حقوق کے قوانین کی منظوری کی تائید کرتی ہیں۔
4. **جنسی تشدد موجودہ.** آج کی خواتین کی تحریک جنسی تشدد کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ حقوق نسواں کا استدلال ہے کہ آدرش عورتوں اور مردوں کے مابین تعلقات کو مسخ کرتی ہے ، جس سے عصمت دری ، گھریلو زیادتی ، جنسی ہراسانی اور فحش نگاری کی شکل میں خواتین کے خلاف تشدد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔
5. **جنسی خودمختاری کو فروغ دینے کے.** حقوق نسواں خواتین کی جنسیت اور پنروتپادن پر ان کے کنٹرول کی حمایت کرتے ہیں۔ حقوق نسواں پیدائش پر قابو پانے والی معلومات کی مفت دستیابی کی حمایت کرتے ہیں۔ زیادہ تر نسائی ماہرین خواتین کے جنسی استحکام پر قابو پانے کے بجائے مردوں - بطور شوہر ، معالجین اور قانون سازوں کی اجازت دینے کے بجائے ، عورتوں کے پیدا ہونے یا حمل کو ختم کرنے کے انتخاب کے خواتین کے حق کی حمایت کرتے ہیں۔ بہت ساری نسائی ماہر ہم جنس پرست لوگوں کی ان بہت سی رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوششوں کی حمایت کرتے ہیں جن کا انھیں بنیادی طور پر ہم جنس پرست ثقافت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حقوق نسواں کی مخالفت

حقوق نسواں صنف کے بارے میں روایتی نظریات رکھنے والے مرد اور خواتین دونوں سے تنقید اور مزاحمت کو ہوا دیتا ہے۔ کچھ مرد انہی وجوہات کی بنا پر حقوق نسواں کی مخالفت کرتے ہیں جس سے سفید فام لوگوں نے تاریخی طور پر رنگین لوگوں کے لئے معاشرتی مساوات کی مخالفت کی ہے۔ وہ اپنی خواتین کی مراعات کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ دوسرے مرد اور خواتین ، جن میں نہ تو امیر ہوتا ہے اور نہ ہی طاقت ور ، بے اعتمادی سماجی تحریک (خاص طور پر اس کے بنیادی خیالات) جو خاندان پر حملہ کرتے ہیں اور صدیوں سے مردانہ تعلقات کی رہنمائی کرنے والے وقتی اعزاز کے نمونے کو مسترد کرتے ہیں۔ کچھ مردوں کے نزدیک ، نسائی پسندی ان کی حیثیت اور عزت نفس کی اساس کو خطرہ دیتی ہے: ان کا مردانگی۔ طاقت اور تسلط کی قدر کرنے کے لئے جو لوگ معاشرتی ہوچکے ہیں وہ مرد کے نسائی نظریات سے نرمی اور گرمجوشی کے طور پر بےچینی محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ خواتین جن کی زندگی اپنے مرکزوں میں اپنے شوہروں اور بچوں پر مرکوز ہوتی ہے وہ نسوانیت کو دیکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ ان کی پرورش کرنے والے کردار کو محروم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جو ان کی زندگی کو معنی دیتی ہیں۔ حقوق نسواں کے خلاف مزاحمت بھی تعلیمی حلقوں سے ہوتی ہے۔ کچھ ماہرین معاشیات کا یہ الزام ہے کہ حقوق نسواں نے بڑھتی ہوئی شواہد کو جان بوجھ کر نظرانداز کیا ہے جو مرد اور خواتین کچھ مختلف طریقوں سے سوچتے ہیں اور عمل کرتے ہیں (جس سے صنفی مساوات ناممکن ہوسکتی ہے) نسوانیت بھی زندگی کے پہلے سالوں کے دوران خواتین کی اہم اور انوکھی especially بچوں کی نشوونما میں خصوصا شراکت کو کم کرتی ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

آخر میں ، ایک سوال یہ ہے کہ خواتین کو اپنی معاشرتی حیثیت کو بہتر بنانے کے بارے میں *کس طرح* جانا چاہئے۔ خیال یہ ہے کہ خواتین کو مساوی حقوق ملنے چاہئیں ، لیکن خواتین کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق انفرادی طور پر آگے بڑھنا چاہئے۔ خواتین کو اپنی تربیت اور قابلیت کی بنیاد پر آگے بڑھنے کی توقع کرنی چاہئے۔

صنف کی ممکنہ حالت کے بارے میں مشاہدات

صنفی مساوات کی طرف تحریک آگے بڑھی ہے۔ صنعتی کاری نے دونوں ہی انسانی سرگرمیوں کی وسعت کو بڑھاوا دیا ہے اور جسمانی طور پر مطالبہ کرنے والے کاموں سے کام کی نوعیت کو تبدیل کردیا ہے جس میں مردانہ طاقت کے مواقع کو ایسی ملازمتوں میں منتقل کیا گیا ہے جن میں انسانی سوچ اور تخیل کی ضرورت ہوتی ہے ، جس نے خواتین اور مردوں کی صلاحیتوں کو برابری کی بنیاد پر رکھا ہے۔ مزید برآں ، میڈیکل ٹکنالوجی نے تولید پر قابو پالیا ہے ، لہذا ناپسندیدہ حمل کی وجہ سے خواتین کی زندگی بہت کم ہے۔

بہت ساری خواتین اور مرد بھی جان بوجھ کر معاشرتی مساوات کا پیچھا کرتے رہے ہیں۔ کام کی جگہ پر اب جنسی ہراسگی کی شکایات کو زیادہ سنجیدگی سے لیا جاتا ہے۔ اور چونکہ کارپوریٹ اور سیاسی دنیا میں زیادہ سے زیادہ خواتین اقتدار کے منصب پر فائز ہیں ، 21 ویں صدی میں معاشرتی تبدیلیاں ان لوگوں کی طرح ہوسکتی ہیں جن کا ہم پہلے ہی مشاہدہ کر چکے ہیں۔

صنف ذاتی شناخت اور خاندانی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے ، اور یہ معاشرے کے اخلاقی تانے بانے میں بہت گہرا ہوا ہے۔ لہذا ، تبدیلی کی کوششیں اپوزیشن کو بھڑکانے کے لئے جاری رکھیں گی۔ تاہم ، توازن پر ، جبکہ تبدیلیاں بڑھتی ہوئی ہوسکتی ہیں ، لیکن ایک ایسے معاشرے کی طرف نقل و حرکت جس میں مرد اور خواتین مساوی حقوق سے لطف اندوز ہوں اور مواقع کو تقویت ملی ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

تعلیم کے فنکشنز

اسباق کا جائزہ:

- معاشرتی
- ثقافتی بدعت

- سماجی تبدیلی
- سماجی اتحاد
- سوشل پلیسمنٹ
- عدم مساوات کو ختم کرنا
- اسکول سے باخبر رہنا
- اہلیت کی سند
- دوسرے مرحوم افعال

تعلیم ایک ایسا معاشرتی ادارہ ہے جو *معاشرے کو اپنے ارکان تک بنیادی حقائق ، ملازمت کی مہارت ، اور ثقافتی معیارات اور اقدار سمیت علم کی ترسیل کی رہنمائی کررہا ہے۔ صنعتی معاشروں میں خاص طور پر تربیت یافتہ اساتذہ کی ہدایت کے تحت باضابطہ* **تعلیم اسکول کی تعلیم کا** مسئلہ ہے ۔
کسی بھی معاشرے میں اسکول کی تعلیم اس کی معاشی ترقی کی سطح سے قریب سے جڑی ہوئی ہے۔ صنعتی ، اعلی آمدنی والے معاشرے اس خیال کی تائید کرتے ہیں کہ ہر ایک کو اسکول جانا چاہئے۔ کم آمدنی والے ممالک میں تعلیم بہت متنوع ہے کیونکہ اس سے مقامی ثقافت کی عکاسی ہوتی ہے۔ میں نصف بچے کبھی half کم آمدنی والے ملکوں نے بہت کچھ اس میں سے نہیں ہے۔ ابتدائی عمر کے تقریبا بھی اسکول جاتے ہیں ، اور شاید ان میں سے صرف ایک آدھا ثانوی درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔
ساختی و فنکشنل تجزیہ اس بات پر غور کرتا ہے کہ رسمی تعلیم معاشرے کے چلانے میں کس طرح شراکت کرتی ہے۔ اسکول کی تعلیم کے ذریعہ انجام پائے جانے والے اہم کام یہ ہیں:

معاشرتی
تکنیکی طور پر آسان معاشرے والدین سے بچوں تک ان کی زندگی کے طریقے غیر رسمی منتقل کرتے ہیں۔ چونکہ معاشرے پیچیدہ ٹکنالوجی تیار کرتے ہیں ، لہذا رشتہ دار تیزی اور وسعت دینے والی معلومات اور مہارتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مزید قریب نہیں رہ سکتا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ اسکولنگ ایک مخصوص معاشرتی ادارہ کے طور پر ابھری ہے جس میں بالغ افراد کے کرداروں کے لئے درکار علم کی فراہمی کے لئے خصوصی تربیت یافتہ افراد کو ملازم رکھا جاتا ہے۔
پرائمری اسکول میں بچے بنیادی زبان اور ریاضی کی مہارتیں سیکھتے ہیں۔
اس بنیاد پر سیکنڈری اسکول تعمیر ہوتا ہے ، اور بہت سے لوگوں کے لئے ، کالج مزید مہارت حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسکول معاشرے کی بنیادی اقدار کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرتے ہیں۔ اسکولوں کو اس کی اقدار کے تقویت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں کام ، خاندانی ، آبادی ، جمہوریت ، انصاف وغیرہ کی قدر ہوتی ہے۔
اسکولس ہمارے سیاسی طرز زندگی میں طلباء کو واضح طور پر ہدایت دیتے ہیں۔ اسے **سیاسی سماجی** قرار دیا جاسکتا ہے ۔ ابتدائی درجہ سے ہی ، پرچم کو سلام پیش کرنے اور قومی ترانے گانا حب الوطنی کی طرح کی رسومات۔ اسی طرح کلاس روم کی مشقیں مسابقتی انفرادیت ، اتھارٹی کا احترام اور منصفانہ کھیل کا احساس پیدا کرتی ہیں۔

ثقافتی بدعت
تعلیم ثقافت کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ تخلیق کرتی ہے۔ اسکولوں سے دانشورانہ تفتیش اور تنقیدی سوچ کو فروغ ملتا ہے ، جس سے نئے خیالات کی نشوونما پائی جاتی ہے کالج اور یونیورسٹی میں اساتذہ ان گنت علاقوں میں ہمارے علم کو بڑھانے کے لئے تحقیق میں مصروف ہیں۔ کئی برسوں کے دوران بڑی یونیورسٹیوں میں کی جانے والی میڈیکل ریسرچ نے ہماری عمر میں توسیع کردی ہے ، جس طرح ماہرین معاشیات اور ماہر نفسیات کی تحقیق ہماری لمبی عمر کا فائدہ اٹھانے میں ہماری مدد کرتی ہے۔

سماجی تبدیلی
اسکول نہ صرف نئے علم پیدا کرتے ہیں بلکہ وہ معاشرتی تبدیلی لانے کا ذریعہ بھی ہیں۔ تعلیم روایتی رویوں اور اقدار کو دور کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ امکان ہے کہ تعلیم نوجوانوں کے نقطہ نظر کو وسیع کرے گی ، انہیں 'عقلی' بنائے گی ، نئے نظریات کو قبول کرنے کے لئے راضی ہوگی اور پیغام کو آگے لے جائے گی۔

سماجی اتحاد

اسکول کی تعلیم لوگوں کے بہت سے لوگوں کو متفقہ معاشرے میں جانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ یہ اجتماعی تقریب خاص طور پر واضح معاشرتی تنوع رکھنے والی قوموں میں بہت اہم ہے ، جہاں مختلف ثقافتیں ایک دوسرے کے بارے میں بہت کم جانتی ہیں - یا یہاں تک کہ مخالف بھی ہوسکتی ہیں۔ اسکولوں میں ثقافتی طور پر متنوع لوگوں کو شامل کرنے کا ایک بنیادی طریقہ یہ ہے کہ مشترکہ زبان کی تعلیم دی جائے جو وسیع رابطوں کی حوصلہ افزائی کرے اور قومی شناخت بنائے۔

سوشل پلیسمنٹ
اسکولوں میں ہر طالب علم کی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کی نشاندہی اور نشوونما کرنے میں مدد ملتی ہے اور پھر معاشرتی پس منظر کی بجائے کامیابی کے لحاظ سے طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں۔ اساتذہ سب سے مشکل اور جدید ترین مطالعات کے لئے "بہترین اور روشن ترین" افراد کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں ، جبکہ ان کی صلاحیتوں کے مطابق مناسب تعلیمی پروگراموں میں زیادہ عام قابلیت کے حامل

طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس طرح سے اسکول میں تعلیم ذاتی میرٹ کو مستقبل کی معاشرتی پوزیشن کی بنیاد بنا کر میرٹ کی جمہوری کو بڑھاتی ہے۔
باضابطہ تعلیم لوگوں کو ثقافتی طور پر منظور شدہ مجسمے سمجھنے اور ایسے کردار ادا کرنے میں مدد دیتی ہے جو معاشرے کی جاری زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس طرح اسکولوں میں نوجوانوں کو معاش بنانے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

عدم مساوات کو ختم کرنا
اسکول طلباء کے پس منظر کے مطابق تعلیم مہیا کرتے ہیں ، اس طرح عدم مساوات کو برقرار رکھتے ہیں۔ اسکول مرد اور خواتین کے مابین عدم مساوات کو جاری رکھنے میں بھی مدد کرتے ہیں یعنی لڑکے لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ لڑکے اسکول جاتے ہیں۔ لڑکیاں لڑکوں سے مختلف مضامین منتخب کرتی ہیں۔ اسکول صنفی عدم مساوات کی ثقافتی اقدار کو تقویت دیتے ہیں۔

اسکول سے باخبر رہنا
اسکول طلبا کو مختلف قسم کے تعلیمی پروگراموں میں تفویض کرنے میں معاون ہیں۔ بیشتر ترقی یافتہ ممالک میں یہ معمول کی بات ہے۔ طلباء کو خودمختاری کے امتحانات 8 ویں جماعت میں دئے جاتے ہیں ، اور رہنمائی اور مشاورت کی مدد سے طلباء کو مختلف دھاروں پر ڈال دیا جاتا ہے۔ باخبر رہنے کا سرکاری جواز طالب علموں کو اس قسم کی تعلیم دینا ہے جو ان کی صلاحیتوں اور محرکات کے مطابق ہو۔

تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ سماجی پس منظر کا جتنا ذاتی اہلیتوں سے باخبر رہنا ہے۔ متمول خاندانوں کے طلبا عام طور پر معیاری "سائنسی" ٹیسٹوں پر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بہتر پڑیوں پر فائز ہوتے ہیں جبکہ معمولی پس منظر والے ایسے پروگراموں میں ختم ہوجاتے ہیں جو ان کی امنگوں کو روکتے ہیں اور تکنیکی تجارت سکھاتے ہیں۔

علمی اور معاشرتی طور پر - مختلف جہانوں میں طلباء کو مؤثر طریقے سے الگ رکھنا۔

اہلیت کی سند
اسکول نہ صرف نوجوانوں میں علم اور ہنر منتقل کرتے ہیں ، بلکہ یہ وہ ایجنسیاں بھی ہیں جو حاصل شدہ تعلیم کی سطح کی تصدیق کرتی ہیں۔

دوسرے مرحوم افعال
اسکول بہت سارے فرسودہ فرائض انجام دیتے ہیں۔ اسکولوں میں بچوں کی نگہداشت کی کچھ ذمہ داریوں سے محروم اور دوہری کمانے والے والدین کو چھٹکارا دلانے کے لئے بہت اہمیت حاصل کرلی ہے۔
اسکول سوشل نیٹ ورک کے قیام میں مدد کرتے ہیں
اسکول روزگار کو مستحکم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اسکول طویل عرصے تک نوجوانوں کی گرفت میں رہتے ہیں۔ یہ ایک مدت ہے ، جسے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

تعلیم میں مسئلہ

اسباق کا جائزہ:

- کم اندراج
- ہائی ڈراپ آؤٹ
- صنفی تفاوت
- تعلیم میں عدم مساوات
- کم بجٹ مختص
- درس تدریس کا معیار
- ناقص اسکول ماحول

- درسی کتب کا معیار
- نصاب کا معیار
- امتحان کا نظام

پس منظر

پاکستان نے ابھی تک اپنی آبادی کے سو فیصد خواندگی کی راہ پر طویل سفر طے کرنا ہے۔ 1998 میں تقریبا 40 40 فیصد خواندگی سے یہ 2004 میں تخمینہ لگانے والے 54 فیصد کی طرف بڑھا ہے۔ مردوں اور خواتین کی خواندگی کی سطح کے ساتھ ساتھ دیہی اور شہری آبادی کے مابین فرق موجود ہیں۔ حکومت پاکستان سب کے لئے ایجوکیشن فار ایجوکیشن کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور اسے توقع ہے کہ سن 2015 تک تمام بچے پرائمری تعلیم مکمل کر لیں گے۔ ایک اور دعویٰ ہے کہ 2005 تک تعلیم میں صنفی امتیاز کو ختم کیا جائے۔ یہ لمبے دعوے ہوسکتے ہیں لیکن کچھ نہیں ، جو ناقابل تلافی ہے۔

پرائمری اسکولوں کی تعداد ، اساتذہ کی تعداد ، اور اسکولوں کے اندراج میں اضافے کے لئے حکومت کی کوششوں کے باوجود ، خواندہ افراد کی مطلق تعداد میں سوجن ہے۔ یہ 1961 میں 22 ملین سے بڑھ کر 2004 میں 69 ملین ہوگئی ہے۔ نجی شعبے ، سرکاری نجی شراکتیں ، اور غیر سرکاری تنظیمیں ناخواندگی سے نمٹنے کے لئے اپنی کوششیں کر رہی ہیں لیکن کامیابیوں میں مختلف عوامل کی وجہ سے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ آبادی ، وسائل کی دستیابی ، اور تعلیم کی سیاست۔ سب کے لئے تعلیم کی پالیسی کے حصول میں ، بہت سارے معاملات ہیں جن پر غور کرنا ہوگا۔

مسائل

کم اندراج

ایک اندازے کے مطابق اسکول جانے والی کل عمر میں سے 50 فیصد بچے اسکول میں نہیں ہیں۔ بچوں کے اسکول نہ آنے کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں۔ غربت سب سے اہم وجہ ہوسکتی ہے۔ پرائمری اسکولنگ مفت ہوسکتی ہے ، پھر بھی بہت سارے بالواسطہ اخراجات بچے کو اسکول بھیجنے سے متعلق ہیں۔ یونیفارم ، اسٹیشنری ، کھانا ، اسکول کے کچھ فنڈز میں تعاون وغیرہ۔ لیکن ان تمام اخراجات میں سے ، سب سے اہم لاگت ایسا لگتا ہے کہ "مواقع لاگت" جس سے والدین کو اپنے بچے کو اسکول بھیجنے کی پیش گوئی کرنا پڑتی ہے۔ بچہ کام کر رہا ہے یا کسی جگہ کام کرسکتا ہے اور کنبہ میں کچھ آمدنی لے سکتا ہے۔ بچے کو اسکول بھیجنے سے والدین کو ان آمدنی سے بچنا ہوگا ، جو ان کی بقا کے لئے ضروری ہوسکتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور والدین کے پاس اس کے بارے میں سخت دلیل ہے۔

ہائی ڈراپ آؤٹ

ایک جماعت گریڈ میں داخل ہونے والے بچوں میں سے ، ان میں سے 50 فیصد تعلیم کے ابتدائی مرحلے کی تکمیل سے پہلے ہی چھوڑ جاتے ہیں۔ اس کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں - اسکول میں تفریح نہیں ، طبقاتی محرکات ، جسمانی سزا ، اساتذہ کی امتیازی سلوک ، خراب صحت ، اسکول میں تعلیم کی پیشہ ورانہ افادیت کا فقدان ، بچوں کے روزگار کے لئے والدین کا مطالبہ۔ ان میں سے بہت سارے عوامل اسکول کسی بھی کشش سے مبرا نہیں child کے ماحول سے متعلق نظر آتے ہیں ، جو نچلے طبقے کے بچے کے ل دکھتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ، بچوں کی شرح چھوڑنے کی شرح بہت زیادہ ہے۔

صنفی تفاوت

متوقع خواندگی کی شرح میں صنفی تفاوت سے پتہ چلتا ہے کہ 2004 میں مردوں میں 66 فیصد خواندہ تھے جبکہ خواتین میں 42 فیصد خواندہ تھے۔ دیہی علاقوں میں یہ تفاوت وسیع ہونے کی امید ہے۔ میں سے ایک

خواتین تعلیم کے لئے سہولیات کا فقدان اور دیگر ، جن میں لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں معاشرتی رویہ کی سب سے اہم حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے اس کی وجوہات ہوسکتی ہیں۔

تعلیم میں عدم مساوات

عدم مساوات کو مختلف زاویوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ صنف کی عدم مساوات ، دیہی شہری ناہمواری ، سرکاری نجی اسکولوں میں عدم مساوات اور انسٹرکشن کے ذریعہ عدم مساوات۔ یہیں سے متنازعہ مکتب فکر کے پیروکار معاشرے کے ڈھانچے میں جو عدم مساوات ہیں ان کو بہت تنقید کا نشانہ بناتے ہیں ، جنہیں اسکول کے نظام کے ذریعہ دوبارہ تشکیل ، تقویت بخش اور مستقل کردیا جاتا ہے۔

کم بجٹ مختص

تعلیمی اداروں میں اکثر اوقات کم و بیش رہتے ہیں جو تعلیم کو دی جانے والی ترجیح کا عکاس ہوسکتے ہیں جس کی وجہ سے مالی اخراجات کم ہیں۔ حتی کہ جو بھی مختص کیا جاتا ہے اس کے استعمال سے انتظامی مشکلات ہوتی ہیں۔ فنڈز کی تاخیر میں رہائی ، اور فنڈز کے غلط استعمال (گھوسٹ اسکول) اسکول کی تعلیم کے معیار کے ساتھ ساتھ مقدار پر بھی منفی اثر ڈالتے ہیں۔

تعلیم کے شعبے میں ، کالج اور یونیورسٹی میں اعلی تعلیم کی سطح کو نچلی سطح کے مقابلے میں بجٹ کا بڑا حصہ ملتا ہے۔ اعلی سطح پر آبادی کا ناقص طبقہ کم سے کم رہنے کی توقع کی جارہی ہے ، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نظام 'بہتر سے بہتر' کا حامی ہے اور اس طرح عدم مساوات کو برقرار رکھتا ہے۔

درس تدریس کا معیار

تدریس کا معیار اساتذہ کے معیار پر منحصر ہوتا ہے۔ پاکستانی اسکولوں میں ، فاؤنڈیشن کی سطح پر اساتذہ بہت کم قابلیت رکھتے ہیں ، اور اس کے نتیجے میں بھی کم تنخواہ دی جاتی ہے۔ پورے بچے کی نشوونما کے بجائے روٹ سیکھنے پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ آمرانہ طرز عمل کے ساتھ اکثر جسمانی سزا بھی دی جاتی رہی ہے ، جو طلباء خصوصا غریب خاندانوں سے خوف زدہ ہے اور انہیں بھگاتا ہے۔ حال ہی میں پرائمسی اسکول ٹیچر کی قابلیت میں اضافے کے ساتھ پالیسی میں کچھ تبدیلی آئی ہے ، جس سے کلاس روم کے ماحول پر کچھ مثبت اثرات پڑ سکتے ہیں۔

ناقص اسکول ماحول

کافی تعداد میں اسکول غیر منظم اور سہولیات سے خالی پائے گئے ہیں۔ سہولیات اساتذہ کی دستیابی کے ساتھ ساتھ اسکول کی افزودگی کی سطح کی عکاسی کرتی بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کا بھی حوالہ دے سکتی ہیں۔ مقامات پر اسکولوں کی مناسب عمارت نہیں ہے [ایک سرکاری سروے کا انکشاف کہ سندھ میں 14000 اسکولوں میں کوئی عمارت نہیں ہے۔ اسی فیصد میں بجلی نہیں تھی ، 60 فیصد کے پاس نہ تو کوئی وال کی دیوار تھی اور نہ ہی پینے کے پانی کی سہولت تھی ، اور 57 فیصد کے پاس بیت الخلا نہیں تھا۔ (*ڈان ، 21 مئی ، 2005 میں ادارتی ، میں رپورٹ کیا گیا)*] اور کلاس روم کا ضروری سامان۔ طلباء کو اسکول کی تعلیم چھوڑنے کے واحد انتخاب کے ساتھ موسم کی شدت کو ختم کرنا ہوگا ، اور یہ ا انتخاب نہیں ہے۔ اگرچہ مقامی طبقہ طبعی سہولیات کو بہتر بنانے میں جزوی طور پر حصہ ڈالa اچھ سکتا ہے ، لیکن حتمی ذمہ داری ، خاص طور پر عملے کی فراہمی کے سلسلے میں ، حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

درسی کتب کا معیار

تعلیم کی فراہمی ایک چیز ہے اور تعلیم کے مندرجات کیا ہیں وہ ایک اور بات ہے۔ اسکول کی سطح پر پڑھائی جانے والی تمام کتابیں حکومت کے ذریعہ تجویز کی جاتی ہیں اور صوبائی درسی کتاب بورڈ کے ذریعہ تیار کی جاتی ہیں۔ ان کتابوں کے ذریعے کیا دیا جارہا ہے اور ان کا معیار کیا ہے اس پر بات کی جانی چاہئے۔ پائیدار ترقی اور پالیسی انسٹی ٹیوٹ کی نصابی کتب کی حالیہ تشخیص نے جس طرح سے تعبیر کرنا چاہتے ہیں اس کے بارے میں کافی بحث و مباحثہ ہوا۔ پوری طرح سے کتابیں کم سے کم بچوں کے دوستانہ معلوم ہوتی ہیں۔

نصاب کا معیار

وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے نصاب کو مسلسل اپ ڈیٹ کرنا ہوگا۔ چونکہ ہمارے نظام تعلیم میں ہمیشہ سے چلنے والے نصاب تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے بارے میں ماہرین اکثر تنقید کا نشانہ بنتے ہیں ، لہذا اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

امتحان کا نظام

امتحان نظام اس کی ساکھ کو تیزی سے کھو رہا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 35

عوام کا مطالعہ اور اس کا دستخط

:اسباق کا جائزہ

- خام پیدائش کی شرح
- خام موت کی شرح
- ہجرت

آبادی کے مطالعے کی اہمیت ulations

آبادی انسانی آبادی کا اعدادوشمار کی تفصیل اور تجزیہ ہے۔ اس سے مراد لوگوں کی تعداد اور تقسیم ، تعداد میں تبدیلی اور وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی تقسیم ، عمر اور جنسی مرکب ، پیدائش اور اموات کی شرح آبادی کی مختلف مقدار میں شامل ہے۔

آبادی کا مطالعہ آبادی میں بدلاؤ کے اسباب اور اس کے نتائج تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آبادی میں تبدیلیاں بنیادی طور پر پیدائش ، اموات اور ہجرت میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں ، جن کو آبادی میں تبدیلی کے تین اجزاء کہا جاتا ہے۔ ان تینوں اجزاء کی باہمی مداخلت کے طور پر ، کل افراد کی تعداد پر نظر پڑتا ہے جسے عام طور پر **سائز** کہا جاتا ہے ۔ آبادی کی خصوصیات ، جس کو **مرکب** کہتے **ہیں۔** آبادی کی **تقسیم** کا لیبل لگا کر یہ لوگ کہاں واقع ہیں ۔ آبادی کے مطالعے کی اہمیت کی بحث سے پہلے یہ مناسب لگتا ہے کہ اس گفتگو میں استعمال کیے جانے والے کچھ بنیادی تصورات کی وضاحت کی جا..

بنیادی تصورات

خام پیدائش کی شرح : آبادی کے ہر ہزار میں ہر سال زندہ پیدائش کی تعداد۔ ایک مخصوص سال میں کل پیدائش
---------- ایکس 1000

اس سال میں کل آبادی
سی بی آر "خام" ہے کیوں کہ (1) اس کو خاطر میں نہیں لاتا ہے ، جس کو آبادی کے لوگوں کو دراصل پیدائش کا خطرہ تھا ، اور (2) اس نے آبادی کی عمر کی ساخت کو نظرانداز کیا تھا۔
خام پیدائش کی شرح بہت عمومی اعدادوشمار ہیں جو مختلف گروہوں ، معاشروں اور علاقوں کے درمیان مجموعی طور پر موازنہ کرنے کے لئے کارآمد ہیں۔

زرخیزی: اوسط عورت کے زندہ بچوں کی تعداد ۔ اسے بچوں کی خواتین کا تناسب کہا جاسکتا ہے۔
بچوں کی کل تعداد کی عمر کے 0-4 سال کی ایکس میں

میں 15-49 سال کی عمر میں خواتین کی کل تعداد X سال
ایک زرخیزی کی شرح عام طور پر بچے پیدا کرنے کی عمر (15-49 سال) کی ہر ہزار خواتین کی پیدائش کی اوسط تعداد کے طور پر شمار کی جاتی ہے ۔

میں کل پیدائش X سال
---------- ایکس 1000
خواتین کی کل خواتین 15-15

تندرستی: ایک عام عورت کے بچوں کی ممکنہ تعداد حیاتیاتی طور پر برداشت کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ ے میں جب وہ حاملہ ہونے کی صلاحیتduring جسمانی طور پر ہر سال اس کی زندگی کے کچھ حص رکھتی ہو تو اس کا بچہ جسمانی طور پر ممکن ہوتا ہے۔ اگرچہ ایسے خاندان بھی ہوسکتے ہیں جہاں ایک عورت میں بیس یا زیادہ بچے ہوں ، لیکن زرخیزی کی شرح ہمیشہ افزائش کی شرح سے بہت کم ہوتی ہے کیونکہ معاشرتی اور ثقافتی عوامل افزائش کو محدود کرتے ہیں۔

خام موت کی شرح: ہر سال آبادی کے ہزاروں افراد کی موت۔

ایک مخصوص سال میں کل موت
---------- ایکس 1000
اس سال میں کل آبادی

خام موت کی شرح کو اموات کی شرح بھی کہا جاتا ہے۔

اموات: ایک آبادی میں اموات کی تعداد۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

بچوں کی اموات کی شرح: کسی بھی سال میں ہر ہزار زندہ بچے کی تعداد جو ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتی ہے۔

زندگی کی توقع: ایک اوسط فرد جینے کی توقع کرسکتا ہے۔ پچھلی صدی میں دنیا کے بیشتر معاشروں میں زندگی کی توقع میں اضافہ ہوا ہے۔

زندگی کا دورانیہ: زیادہ سے زیادہ سال جس میں ایک فرد زندہ رہ سکے۔
مائیگریشن: *مستقل* ایک سے زائد افراد کی نقل و حرکت *خاصی* دوری.

بین الاقوامی ہجرت: مہاجر ایک ملک اور دوسرے ملک کے درمیان حد عبور کرتا ہے۔
مہاجر: جب افراد اپنا ملک چھوڑتے ہیں۔
تارکین وطن: جب افراد کسی دوسرے ملک میں پہنچتے ہیں۔

داخلی ہجرت: کسی ملک کے اندر ہجرت۔

:آبادی مردم شماری
ایک خاص وقت میں حکومت کے ذریعہ آبادیاتی اعداد و شمار کی بیک وقت ریکارڈنگ ، ایک خاص علاقے میں رہنے والے تمام افراد سے متعلق ہے۔ یہ عام طور پر ہر 10 سال بعد ہوتا ہے۔

اہم اعدادوشمار: کسی شخص کی پیدائش کا اندراج ، اس کی زندگی بھر میں شہری حیثیت میں تبدیلی ، اور اس کی موت۔

آبادی کے مطالعے کا اشارہ
آبادی کے مطالعے کی اہمیت کو دیکھنے کے لئے تین اہم سوالات ہیں۔

1. **کتنے لوگ؟** اس سے مراد کسی علاقے میں آبادی کی **مقدار** ہے۔ جسامت کو دیکھتے ہوئے ، ایک ان سائز میں ہونے والی **تبدیلیوں** کو بھی دیکھتا ہے ۔ شرح پیدائش ، شرح اموات اور ہجرت کے رجحانات کے ذریعہ یہ تبدیلیاں کس طرح متاثر ہورہی ہیں؟
2. **کس قسم کے لوگ؟** اس سے مراد آبادی کی **تشکیل** ہے۔ اس ساخت میں آبادی کی خصوصیات ، عمر کے ڈھانچے ، جنسی اختلافات ، خواندگی کی شرح اور خواندگی کی سطح ، مذہبی تقسیم ، زبان بولنے والے افراد ، پیشہ ورانہ ڈھانچے ، رہائش کا ڈھانچہ ، وغیرہ کے لحاظ سے آبادی کی خصوصیات شامل ہیں۔ آبادی کی تشکیل میں ہونے والی تبدیلیاں اور اس کے مستقبل کے مضمرات کو بھی دیکھتا ہے۔

3. آبادی کی **تقسیم** سے مراد ایسے علاقوں **علاقے میں لوگوں کو کس طرح تقسیم کیا جاتا ہے؟**
میں لوگوں کا بازی ہے جیسے دیہی شہری تقسیم ، شہروں کا سائز ، آبادی کی کثافت۔
تقسیم کا تجزیہ اس کے مستقبل کے اثرات کے ساتھ ساتھ ممکنہ تبدیلیوں کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد آبادی کی جسامت ، تشکیل اور تقسیم میں موجودہ اور نیز رجحانات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک منصوبہ ساز آبادی کا حجم دیکھ رہا ہے کیونکہ اسے اسے ملک کے دیگر معاشرتی اور معاشی وسائل سے جوڑنا ہے۔ اسے آبادی کے سائز اور ملک کی معاشی ترقی کے مابین ارتباط کو دیکھنا ہوگا۔ آبادی کے سائز میں بدلاؤ معاشی ترقی کو متاثر کرنے اور اس کے برعکس کیسے ہیں؟ آبادی کی تشکیل انسانی وسائل کے معیار کی عکاس ہوسکتی ہے ، جو معیشت کی ترقی کے لئے استعمال ہوسکتی ہے۔ تشکیل میں بدلاؤ آبادی کے مختلف اجزاء میں درکار سرمایہ کاری کی قسم کا بھی مشورہ دے سکتا ہے۔ جب آبادی خصوصی دلچسپی کا حامل ہوتا ہے جب اسے مختلف مقامات پر specific کی تقسیم منصوبہ ساز کے ل لوگوں کی مختلف ضروریات کو دیکھنا ہوتا ہے۔

سیاسی نقطہ نظر سے کسی کو حلقہ بندیوں اور قومی اسمبلی ، سینیٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبروں کی تعداد کا تعی .ن کرتے ہوئے آبادی کے سائز کو دیکھنا ہوگا۔ تشکیل کے بارے میں معلومات کے ساتھ ساتھ آبادی کی تقسیم سے ووٹرز کی تعداد ، ووٹرز کی قسم اور رائے دہندگان کی جگہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ایک تاجر آبادی میں دلچسپی لے گا کیونکہ وہ سامان اور خدمات کی تیاری میں افرادی قوت کا استعمال کرتا ہے اور بالآخر وہ اپنے سامان اور خدمات کے صارفین کی تلاش میں رہتا ہے۔ پر

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اپنے کاروباری کاموں کے مختلف مراحل میں وہ ابادی کے تینوں اجزاء یعنی سائز ، تشکیل اور تقسیم میں دلچسپی لے گا۔ وہ حتمی صارفین کی خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے سامان اور خدمات تیار کرتا ہے۔

ایک ماہر تعلیم کے لئے آبادی کا مطالعہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اسے آبادی کی تعلیمی ضروریات کو دیکھنا ہوگا اور اسی کے مطابق سہولیات کا بندوبست کرنا ہوگا۔ آبادی کا سائز کتنا ہے ، جن میں اسکول جانے کی عمر کتنی ہے ، ان کی صنف کیا ہے ، ان کے والدین کا پیشہ ورانہ پس منظر کیا ہے ، وہ کہاں ہیں - دیہی / شہری علاقوں میں ، متعلق کچھ متعلق سوالات ہیں ایکشن پروگرام چلانے سے پہلے جس کے پاس اس کے پاس کافی معلومات ہونی چاہئیں۔ آبادی کا مطالعہ متعلقہ معلومات فراہم کرنے میں معاون ہے۔

ان مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم جس بھی میدان میں کام کرتے ہیں ، آبادیاتی معلومات منصوبہ بندی ، عمل درآمد ، اور کسی بھی منصوبے کی کامیابی کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ آبادی کے سائز ، تشکیل اور تقسیم میں تبدیلیوں کے اسباب اور نتائج کا ملک کی معاشی معاشی ترقی پر اثر پڑتا ہے۔

سبق 36

آبادی کی ترقی کی تھیوری

اسباق کا جائزہ:

آبادی کا مالتھوسین نظریہ Pop
تھیوری آف ڈیموگرافک ٹرانزیشن Dem

میں پہلے سے جدید معاشروں، شرح پیدائش آج صنعتی دنیا کے معیار کی طرف سے بہت زیادہ تھے. بہرحال ، 18 ویں صدی تک آبادی میں اضافہ کافی کم تھا کیونکہ پیدائش اور اموات کے مابین مجموعی توازن موجود تھا۔ تعداد کا عمومی رجحان اوپر کی طرف تھا ، اور بعض اوقات وقفے وقفے سے زیادہ آبادی میں اضافہ ہوتا تھا ، لیکن ان کے بعد موت کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔ صنعتی عروج کے دور کے دوران ، بہت سے لوگوں نے ایک نئے دور کی امید کی جس میں کمی ماضی کا رجحان ہو گی۔ یہ سمجھا جاتا تھا کہ جدید صنعت کی ترقی ، کثرت کا ایک نیا دور پیدا کرے گی جس میں معیار زندگی بلند ہوگا۔ ان خیالات پر ایک پادری اور ایک ماہر معاشیات تھامس رابرٹ مالتھس (1766-1834) نے تنقید کی تھی ۔

مال آبادی کا نظریہ آبادی

میں مالتھس نے *اصول آبادی* پر ایک مضمون شائع کیا ۔ مختلف ممالک میں اس وقت کی موجودہ 1798 صورتحال کا تجزیہ کرکے مالتھس نے آبادی اور خوراک کے وسائل کے مابین رابطے کے بارے میں ایک بحث کھانا ضروری food شروع کی جو آج تک جاری ہے۔ اس کی بنیاد یہ تھی کہ: (1) زندگی کے تسلسل کے ل کھانے کی food تھا ، اور (2) زندگی کے تسلسل کے لئے پینے کی بھی ضرورت تھی۔ انسانی بقا کے ل ضرورت کو جاری رکھنا ہے ، اسی طرح جنسوں کے مابین جذبات کو جاری رکھنا ہے ، اور یہ دونوں زندگی کی فطری ضروریات ہیں۔ لیکن انسانی زندگی کے دو ضروری عوامل مختلف شرح سے بڑھتے ہیں۔ جہاں آبادی کا سائز جغرافیائی طور پر بڑھتا ہے (2 ، 4 ، 8 ، 16 ، 32 ، 64) ، وہاں خوراک کی فراہمی ریاضی میں بڑھ جاتی ہے (1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6 ،)۔ آبادی کا سائز ، لہذا ، آبادی کی حمایت کے لئے ضروری اشیائے خوردونوش کی حدود کے خلاف ہمیشہ زور دیتا ہے۔ مزید زمین کاشت کے تحت خوراک کی فراہمی میں اضافہ کی ایک حد ہے لیکن اس کی بھی کوئی حد ہے۔ موجودہ شرح نمو کے ساتھ ، ہر 25 سال میں آبادی دوگنا ہونے کی توقع کی جارہی تھی۔

اس طرح کے such انسان کو آبادی کی نمو کو روکنے کے ل human آبادی کی اتنی زیادہ شرح نمو کے ل اقدامات اپنانا چاہ.. اس کی رائے میں آبادی کے چیک یہ تھے:

a. احتیاطی چیک ، اور
b. مثبت جانچ پڑتال

روک تھام کی جانچ پڑتالوں میں ، مالتھس نے سفارش کی کہ (1) دیر سے شادی کرنے کے لئے برہم (2) کی پیروی کریں ، (3) جنسی اتحاد میں داخلے سے پرہیز کریں جس کے نتیجے میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر انسان قحط ، وبائی امراض ، جنگ اور دیگر قدرتی آفات کی صورت میں "احتیاطی چیک" کو نہیں اپناتے ہیں تو ، کھانے کی food "مثبت چیک" عمل میں آتے ہیں ، اور بہت ساری آبادی کا صفایا ہوجاتا ہے۔ باقی آبادی کے ل فراہمی کافی ہوسکتی ہے ، حالانکہ یہ ایک عارضی ریلیف ہوسکتی ہے۔

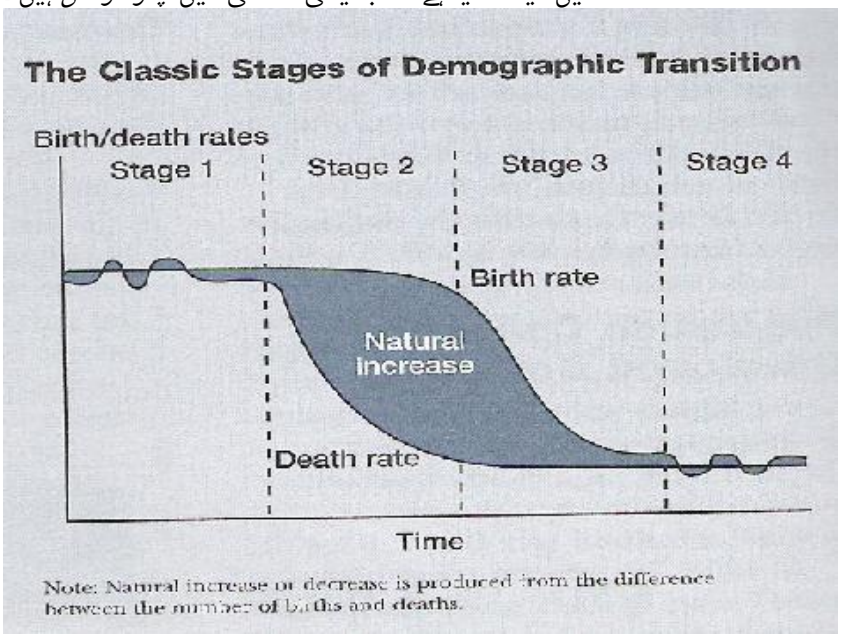
آبادی کے مالٹوسین نظریہ پر بہت زیادہ تنقید کی جا رہی ہے۔

1. مالتھس نے سائنس اور ٹکنالوجی کی طاقت کا تصور نہیں کیا تھا جس کی مدد سے خوراک کی فراہمی میں انقلاب آسکتا ہے۔ یہاں تک کہ کینیڈا جیسے ایک ملک میں اتنی گندم پیدا ہوسکتی ہے جو پوری دنیا کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔ لیکن کیا کینیڈا مفت گندم فراہم کرے گا؟ بالکل نہیں. یہاں تک کہ اگر یہ مفت ہے تو کچھ ممالک نقل و حمل کے اخراجات برداشت کرنے کی اہلیت بھی نہیں رکھتے ہیں۔
2. مالتھس نے حفاظتی اقدامات کے ذریعہ مانع حمل ادویات کے استعمال کی حمایت نہیں کی ، حالانکہ یہ اس کے دور میں دستیاب تھے۔ ایک پادری ہونے کے ناطے شاید اس نے مانع حمل ادویات کے استعمال کی وکالت کو مناسب نہیں سمجھا۔
3. مالتس آبادی کی ترقی کی ایک بہت نراشاوادی تصویر پیش کی. بہت سے تکنیکی طور پر ترقی یافتہ ممالک کی آبادی نے اس کی پیش گوئوں پر عمل نہیں کیا۔

بہر حال ، مالتھس کے ذریعہ آبادی میں اضافے کے مضمون نے اس موضوع پر کافی بحث و مباحثہ کیا ، اور مالتھس کو بجا طور پر آبادی کے مطالعے کا باپ سمجھا جاسکتا ہے۔ زیادہ محفوظ نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم مزید اس طرح کی ٹیکنالوجی کو مالتھس کو نظر انداز کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال نہیں کرسکتے ہیں۔

تھیوری آف ڈیموگرافک ٹرانزیشن

آبادیاتی منتقلی کا نظریہ معاشرت کی شرح پیدائش اور اموات کی شرح کو معاشرے کی **صنعتی** سطح سے جوڑتا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے معاشرے کی معیشت بنیادی طور پر زرعی اور دستکاری کے اڈے سے ایک بنیادی صنعتی اور بڑے پیمانے پر مینوفیکچرنگ اڈے میں منتقل ہوجاتی ہے۔ اعداد و شمار میں دیکھا گیا ہے کہ آبادیاتی منتقلی میں *چار مراحل* ہیں ۔



قبل از صنعتی مرحلے کے دوران ، اعلی شرح پیدائش موت کی شرح سے متوازن ہے ، اور آبادی کا سائز کافی مستحکم ہے۔ آج دنیا کی کم سے کم صنعتی قومیں اس آبادیاتی مراحل میں ہیں۔ مرحلہ 2 کے دوران ، بڑھتی ہوئی صنعتی کاری کے مرحلے کے دوران ، موت کی شرح بنیادی طور پر بہتر ہوئی صفائی ، حفظان صحت اور طبی حالت کی وجہ سے گرتی ہے۔ روایتی اقدار کے مستقل اثر و رسوخ کی وجہ سے شرح پیدائش کی شرح زیادہ ہے کیونکہ بڑے خاندانوں کی حمایت کی جارہی ہے۔ بچوں کی شرح اموات زیادہ ہونے پر متعدد بچے پیدا ہونے سے کم از کم ان میں سے کچھ کی بقا یقینی بنتی ہے۔ اس مرحلے کے دوران ، موت کی گرتی ہوئی شرح اور شرح پیدائش میں اعلی عدم توازن کے نتیجے میں اعلی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان بہت ساری ترقی پذیر ممالک کی طرح منتقلی کے اس مرحلے میں ہے۔

تیسرے مرحلے میں روایتی اقدار مانع حمل حمل اور خاندانی منصوبہ بندی کے حامی جدید اقدار کو راستہ فراہم کرتی ہیں۔ شادی ، شہریاری ، صنعتی ، بڑھتی ہوئی امنگوں اور دیگر عوامل کے بعد کی عمر کے نتیجے میں شرح پیدائش میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اموات کی شرح بالآخر کم سطح پر مستحکم ہوتی ہے اور اس کے بعد شرح پیدائش ہوتی ہے۔

اعلی سے کم اموات اور زرخیزی میں تبدیلی کو "آبادیاتی منتقلی" کہا جاتا ہے۔ یہ تبدیلی 19 ویں اور 20 ویں صدی کے اوائل میں پورے یورپ ، شمالی امریکہ اور متعدد دوسرے علاقوں میں واقع ہوئی ، اور 20 ویں صدی کے وسط میں بہت سے ترقی پذیر ممالک میں اس کا آغاز ہوا۔ اگرچہ ممالک کے مابین زوال کی رفتار اور راستوں میں کافی حد تک فرق ہے ، لیکن آبادیاتی تبدیلی میں آبادیاتی تبدیلی کا ایک غالب ماڈل بن کر ابھرا ہے۔

چوتھے مرحلے میں شرح اموات اسی شرح سے گرتی ہیں جیسے اموات کی شرح۔ اسی طرح کی نچلی سطح پر پیدائش اور اموات کے ساتھ ، آہستہ آبادی میں اضافے کا توازن دوبارہ حاصل ہوتا ہے۔ کسی ملک میں تبدیلی کی رفتار اس کی ثقافت ، معاشی ترقی کی سطح اور دیگر عوامل پر منحصر ہوتی ہے۔ جیسے جیسے ممالک منتقلی کے مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں ، قدرتی اضافے (شرح پیدائش - شرح اموات) سے آبادی میں اضافے کی شرح پیدائش اور اموات کی شرح کے درمیان فرق پر منحصر ہے۔ بہت سارے ترقی پذیر ممالک ایک درمیانی مرحلے میں ہیں ، جس میں اموات اور زرخیز مختلف شرحوں پر گر رہے ہیں لیکن وہ اب بھی یورپ اور دیگر ترقی یافتہ علاقوں کی سطح کے نسبت اعلی ہیں۔

بہت سے کم زرخیزی والے ممالک میں داخل ہوچکے ہیں جو کچھ کو "دوسری آبادیاتی منتقلی" کی حیثیت سے بیان کرتے ہیں جس میں عصری زندگی کی قوتیں مداخلت کرتے ہوئے دو بچوں کی تبدیلی کی سطح سے نیچے آتی ہیں

بچے پیدا کرنا۔ اس منتقلی کا تعلق خواتین کے لئے زیادہ سے زیادہ تعلیمی اور ملازمت کے مواقع ، مؤثر مانع حمل کی دستیابی ، باضابطہ شادی سے دور ہونا ، شادی سے باہر بچے پیدا کرنے کی قبولیت ، اور انفرادیت اور مادیت پرستی کے عروج سے ہے۔

ماہرین اس بارے میں متفق نہیں ہیں کہ آیا تمام ممالک یورپ میں پیش آنے والی منتقلی کی پیروی کریں گے اور اس کے بارے میں کہ آیا منتقلی کے اضافی مراحل ہیں جن کی ہم نشاندہی نہیں کر سکتے ہیں - مثال کے طور پر طویل مدتی آبادی میں کمی۔ لیکن آبادیاتی منتقلی کا نظریہ آبادیاتی رجحانات کا اندازہ کرنے اور مستقبل میں آبادی کے حجم کو پیش کرنے کے لئے ایک مفید فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

سبق 37

پاکستان کی عوام کی تشہیر

اسباق کا جائزہ:

- آبادی کیسے بڑھتی ہے؟
- عالمی آبادی میں اضافہ

آبادی کیسے بڑھتی ہے؟

پاکستان کی آبادی کے بارے میں گفتگو سے پہلے آئیے یہ دیکھیں کہ آبادی کیسے بڑھتی ہے؟ اگر ہم دنیا کی آبادی میں اضافے کو دیکھ رہے ہیں تو پھر یہ محض آسان ہے۔

پیدائش - ایک سال میں 1،000 آبادی میں اموات. فرض کریں کہ ایک سال میں پیدائش 40 اور اموات 10 ہیں تو 40 - 10 = 30 ہر 1000 آبادی یا 3.0 فیصد شرح نمو سالانہ۔ (آبادی کی شرح نمو فیصد میں پیش کی جاتی ہے)۔

کسی ملک کے لئے آبادی میں اضافے کی شرح کا حساب کتاب اس طرح کیا جاتا ہے: پیدائش - اموات + (امیگریشن - ہجرت)۔

کسی ملک میں صوبے یا ضلع کی آبادی میں اضافے کے لئے: پیدائشیں - اموات + (امیگریشن - ہجرت) + (ہجرت - ہجرت)۔ ہجرت اور باہر ہجرت ملک کے اندرونی داخلی ہجرت ہے۔

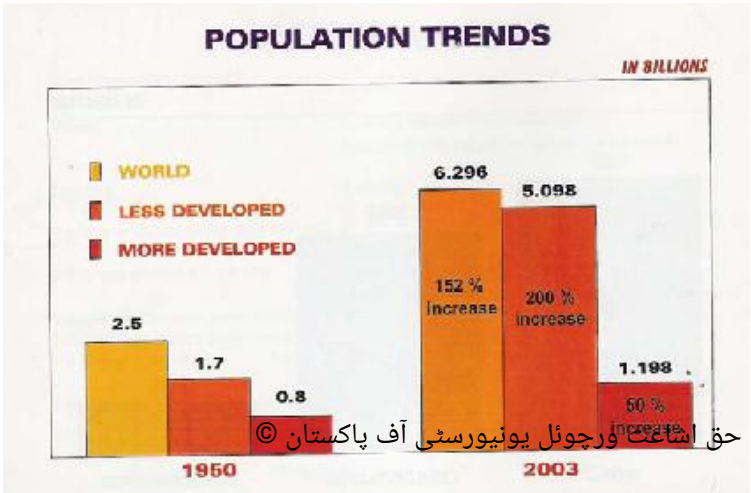
(In-emigration) + اموات + (امیگریشن پیدائش: ایک ملک کے اندر شہری علاقے آبادی میں اضافہ - منتقلی - باہر منتقلی) شہری علاقے میں + توسیع.

فرض کریں کہ آبادی سالانہ 3 فیصد بڑھتی ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟
اس کا مطلب ہے کہ 23 سالوں میں آبادی دوگنی ہوجائے گی۔ کیسے؟ فارمولہ بہت آسان ہے: ترقی کی شرح کے حساب سے صرف 70 سال تقسیم کریں: 70/3 = 23 سال۔
اسے **سیکیورٹی کا قانون** کہا جاسکتا ہے ۔

عالمی آبادی میں اضافہ

آبادی میں اضافے کے رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ 1950 میں دنیا کی آبادی 2.5 بلین تھی جو 2003 میں بڑھ کر 6.296 بلین ہوگئی ، جس میں 152 فیصد اضافہ دکھایا گیا ہے۔ کم ترقی یافتہ ممالک میں ، اسی عرصے کے دوران ، آبادی 1.7 بلین سے بڑھ کر 5.098 ارب ہوگئی ، جس میں 200 فیصد کا اضافہ دکھایا گیا ہے۔ زیادہ ترقی یافتہ ممالک میں ان کے مقابلے میں ، اسی عرصے کے دوران ، آبادی 0.8 بلین سے بڑھ کر 1.198 بلین ہوگئی ، جس میں صرف 50 فیصد اضافے کا اشارہ ہے۔ یہ اعدادوشمار بتاتے ہیں کہ دنیا کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور اس اضافے میں سب سے بڑا حصہ کم ترقی یافتہ ممالک دے رہے ہیں۔

شکل 1



حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ماضی میں آبادی آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ دنیا کی آبادی کو 1 بلین کے اعداد و شمار تک پہنچنے میں ہزاروں سال لگے ، جس کا تخمینہ 1804 میں تھا (جدول 1 دیکھیں)۔ اس سیارے کی آبادی میں دوسرا ارب شامل کرنے میں صرف 123 سال لگے اور یہ 1927 میں ہوا۔ تیسرے ارب کے اضافے میں صرف 33 سال لگے اور یہ 1960 میں ہوا۔ دنیا کی آبادی اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ چوتھی ارب کے اضافے میں صرف 13 سال لگے جو 1974 میں تھا۔ پانچویں ارب کے اضافے میں صرف 12 سال لگے اور یہ 1987 میں ہوا۔ اگلے 12 سالوں میں دنیا کی آبادی میں چھٹے ارب کا اضافہ دیکھنے میں آیا ، جو 1999 میں ہوا تھا۔ اس وقت ہمارے پاس اس سیارے کی زمین پر 6 بلین سے زیادہ لوگ آباد ہیں اور آبادی اب بھی بڑھ رہی ہے۔

ٹیبل 1: دنیا کی آبادی میں ایک ارب کا اضافہ کرنے کا وقت

دنیا کی آبادی	سال	پہلے
1	---	1804
2	123	1927
3	33	1960
4	14	1974
5	13	1987
6	12	1999

جدول 2 میں یہ بات دلچسپ ہے کہ زیادہ ترقی یافتہ خطوں کی آبادی کم ہے (2003 میں 1198 ملین) اور اعلی جی این پی / فی کس (2002 میں 22060)) کم ترقی یافتہ خطوں (آبادی 5098 ملین اور جی این پی / 3580 ڈالر فی کس) کے مقابلے میں۔

ٹیبل 2: آبادی اور جی این پی / کیپیٹا

علاقہ	آبادی ملین) 2003)	جی این پی / کیپیٹا ($) 2000
دنیا	**6296**	**7140**
مزید دیو	**1198**	**22060**
کم دیو	**5098**	**3580**

خاص طور پر پاکستان کے بارے میں بات کرتے ہوئے ، جدول 3 سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کا رقبہ 0.796 ملین مربع کلومیٹر ہے جو دنیا کا 0.6 فیصد بنتا ہے۔ آبادی کے حوالے سے یہ 2004 میں ایک اندازے کے مطابق 151 ملین افراد تک جا پہنچی ہے جو دنیا کی آبادی کا 2.4 فیصد ہے۔

ٹیبل 3: پاکستان: شیئر آف دی ورلڈ 2004

رقبہ	**ملین مربع کلومیٹر 0.796**	**0.6٪**
آبادی	**ملین 151**	**2.4٪**

جدول 4 میں فراہم کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ 2003 میں دنیا کی آبادی 1.3 فیصد کی شرح سے بڑھ رہی ہے اور توقع کی جارہی ہے کہ اس کی آبادی کو دوگنا کرنے میں 54 سال لگیں گے۔ چونکہ دنیا کے زیادہ ترقی یافتہ خطے صرف 0.1 فیصد کی شرح سے بڑھ رہے ہیں لہذا اس کی آبادی کو دوگنا کرنے میں بہت طویل عرصہ (700 سال) لگے گا۔ ان کے مقابلہ میں کم ترقی یافتہ خطے 1.6 فیصد کی شرح سے بڑھ رہے ہیں ، لہذا ان کی آبادی (44 سال) کو دوگنا کرنے میں نسبتا کم وقت لگے گا۔ y

میں پاکستان کی آبادی 148.6 ملین تھی ، جو 2.06 فیصد کی شرح سے بڑھ رہی ہے ، اور ایک 2003 اندازے کے مطابق اس کی آبادی 34 برسوں میں دوگنی ہوجائے گی۔ جیسے خطے کے دوسرے ممالک کے ساتھ موازنہ

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

بنگلہ دیش ، ایران ، ہندوستان ، اور انڈونیشیا ، پاکستان میں آبادی میں اضافے کی شرح زیادہ ہے ، لہذا امکان ہے کہ مذکورہ ممالک سے دوگنا ہونے میں کم مدت لگے۔

جدول 4: آبادی ، شرح نمو اور دوگنا وقت ، 2003

خطے	آبادی (دس لاکھ)	نمو دوگنا شرح (٪)	(وقت (سال
دنیا	**6296**	**1.3**	**54**

مزید ترقی یافتہ	1198	0.1	700	
کم ترقی یافتہ	5098	1.6		44 .
پاکستان	148.6	2.06	34 .	
بنگلہ دیش	136	1.7	41	
ایران	66	1.2		58
ہندوستان	1067	1.7		41
انڈونیشیا	220	1.6		44

ملک کی آبادی کافی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ جدول 5 سے پتہ چلتا ہے کہ 1950 میں 33 ملین افراد والے پاکستان ممالک کے آبادی کے لحاظ سے 14 ویں نمبر پر تھے۔ 2004 میں ، 151 ملین افراد کے ساتھ ، چین ، ہندوستان ، امریکہ ، انڈونیشیا ، اور برازیل کو پیچھے چھوڑ کر ، ممالک ان ممالک کی آبادی کے لحاظ سے 6 ویں نمبر پر تھا۔ گذشتہ 54 برسوں کے دوران ملک کی آبادی میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔

جدول 5: دنیا میں پاکستان کی آبادی کا درجہ

سال .	رینک	(آبادی (ملین
1950	14	33
2004 .	6 *	151

*** چین ، ہندوستان ، امریکہ ، انڈونیشیا اور برازیل کے بعد جاپان ، بنگلہ دیش ، نائیجیریا ، روس ، وغیرہ کو پیچھے چھوڑ گیا۔**

کی دہائی سے پہلے ترقی کی شرح 2004 میں پائے جانے والے مقابلے میں کم رہی ہے۔ ایک اہم 71-1961 وجہ موت کی شرح بھی تھی جو شرح پیدائش کی شرح کو بے اثر کر رہی تھی۔ تناسب آبادی کی تبدیلی کے نظریہ کے مطابق موت کی شرح پیدائش کی شرح میں کمی سے بھی پہلے گرتی ہے اور اموات کی شرح میں بھی تیزی سے کمی واقع ہوتی ہے جس کی وجہ سے شرح پیدائش اور اموات کی شرح میں نسبتا اعلی شرح نمو ہوتا ہے۔ پاکستان یقینی طور پر آبادیاتی منتقلی سے گذر رہا ہے کیونکہ high 72-1961 (3.66) کی مردم شماری کے دور میں آبادی میں اضافے ، پھر 1972- 81 (3.05) کے دوران کمی ، اور پھر 1981- کے دوران مزید کمی (2.69) دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ 1998 کے ساتھ ساتھ 2003-04 کے دوران (1.9) (جدول 6 دیکھیں)۔

جدول 6: پاکستان میں آبادی کی شرح نمو

مدت	(%) اضافے کی شرح .
1951-61	2.45
1961-71	3.66
1972-81	3.05
1981-98	2.69
2003-04	1.90 .

اگرچہ آبادی میں اضافے کی شرح میں کچھ کم کمی کا رجحان نظر آرہا ہے ، لیکن پھر بھی محض حقیقت یہ ہے کہ سالانہ افراد کی تعداد میں اضافہ کیا جارہا ہے جس کا مجموعی اثر قابل ذکر نہیں ہوگا۔ ایک شخص سال 2002 کے دوران ہونے والی پیدائشوں کی تعداد کو دیکھ سکتا ہے۔ جدول 7 میں پیش کردہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سال 4 ، 366 ، 270 ولادتیں ہوئی ہیں جو ایک منٹ میں 8 پیدائشوں کی آبادی میں شامل ہوتی ہیں ملک.

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ٹیبل 7: 2002 کے دوران پیدائش ، اموات اور آبادی میں خالص اضافہ

وقت کی مدت	پیدائش کی تعداد	اموات کی تعداد	نیٹ اضافہ
ایک سال میں	4،366،270	1،222،000	3،144،270
فی مہینہ	363،855	101،833	262 ، 022
فی دن	11،962	3،348	8،614
فی منٹ	8	2	6 .

ہلاکتوں کی تعداد پر نظر ڈالیں تو ، سال 2002 میں 1،222،000 واقعات پیش آئے ، جو فی منٹ میں 2 اموات ہوتے ہیں۔ پیدائشی اموات اور اموات کے نتیجے میں فرق ظاہر کرتا ہے کہ ہر منٹ میں 6 افراد اور سال تک پاکستان کی آبادی میں 3،144،270 افراد شامل کیے جارہے ہیں۔ 3.14 ملین افراد کے اضافے کا مطلب ہے کہ آبادی کو ملتان + سکھر + پشاور + کوئٹہ کے شہروں کے برابر کردیں۔ ان لوگوں کے لئے حکومت کو ان کے معیارِ زندگی کے لئے سہولیات کا بندوبست کرنا پڑ سکتا ہے۔

سبق 38

(پاکستان کی عوامی آبادی کی پروفائل (جاری ہے

اسباق کا جائزہ:

- مرکب
- عمر کی تقسیم
- جنسی مرکب
- آبادی کی تقسیم
- آبادی پروگرام کے مضمرات

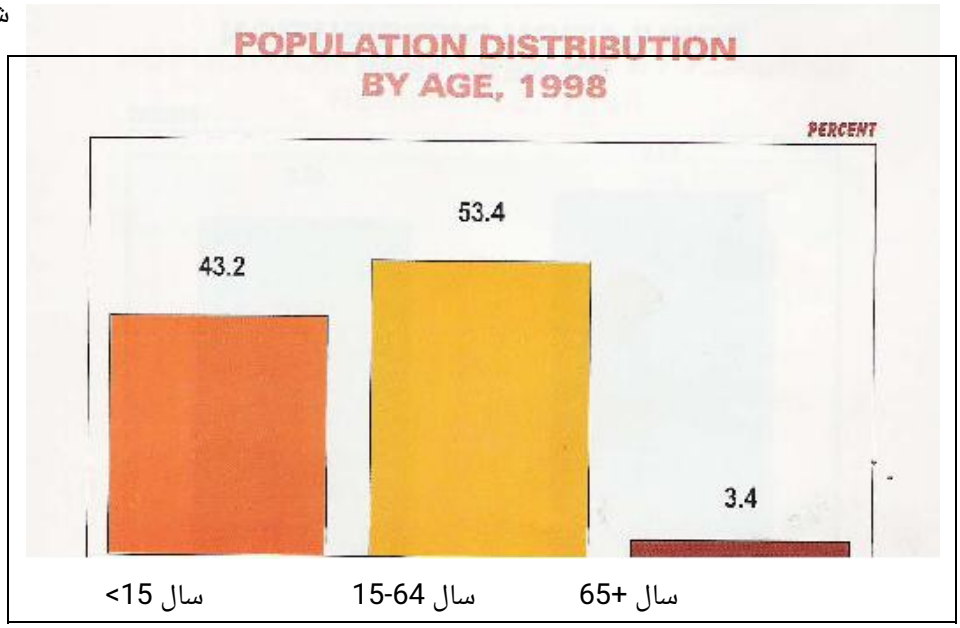
مرکب

لیکچر 37 میں ہم نے آبادی کے حجم کو دیکھا۔ لیکچر 38 میں پاکستان کی آبادی کی تشکیل کے ساتھ ساتھ آبادی کے منصوبے کے پروگرام کے کچھ مضمرات پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ آبادی کی تشکیل میں سب سے پہلے آئیے پاکستانی عوام کی عمر کی تقسیم پر نظر ڈالیں۔

عمر کی تقسیم

پاکستان کی 1998 کی مردم شماری کے مطابق ، 43 فیصد آبادی 15 سال سے کم عمر بچوں کی تھی ، 53 فیصد 15-64 سال کی عمر کے درمیان ، اور تقریبا 4 فیصد 65 سال اور اس سے زیادہ عمر کے تھے (دیکھئے انجیر 1)۔ اس معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ بچوں کا رہا ہے جس کا چار فیصد بوڑھوں سے ہوتا ہے four مطلب ہے کہ وہ ملک کی معیشت پر انحصار کرتے ہیں۔ آبادی کا تقریبا ، یہ انحصار کرنے والوں کا ایک دوسرا گروپ ہے۔ آبادی کا تقریبا نصف حصہ خواتین کی ہے ، جو ، چند افراد کو چھوڑ کر عام طور پر انحصار کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ اس طرح سے پاکستان کی آبادی کی عمر کی ساخت ظاہر کرتی ہے کہ ان میں اکثریت (تقریبا دو تہائی) انحصار کرتی ہے۔ انحصار کرنے والوں میں سے ، بچوں کو صحت ، تعلیم ، کھیل کے میدان ، اور کنبہ کی دیکھ بھال جیسے خصوصی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح سے نوجوان آبادی ملک کے وسائل پر خصوصی مطالبہ کرتی ہے۔ اسی طرح بزرگ شہریوں کو خصوصی خدمات کی ضرورت ہے۔

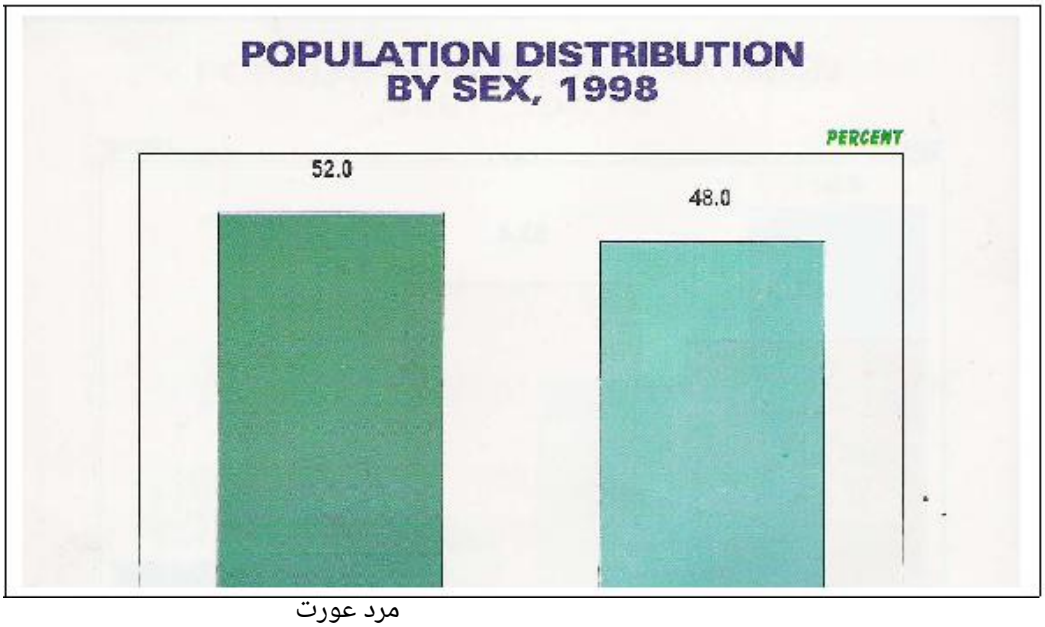
شکل 1



جنسی مرکب

کی آبادی کی مردم شماری کے مطابق آبادی کی جنسی ترکیب سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی طور پر 1998 52 فیصد مردوں کی اور 48 فیصد خواتین کی تھی (دیکھئے انجیر 2)۔ اس معلومات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں جنسی تناسب کا تناسب بہت زیادہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر 100 خواتین پر مردوں کی تعداد 100 خواتین سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ترقی پذیر ممالک کی ایک خاص بات ہے جو دوسرے عوامل کے علاوہ خواتین کی حیثیت کا عکاس ہوسکتی ہے۔ زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک میں صورتحال اس کے بالکل برعکس ہے جس کی نشاندہی خواتین کی آبادی میں مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔

چترا 2



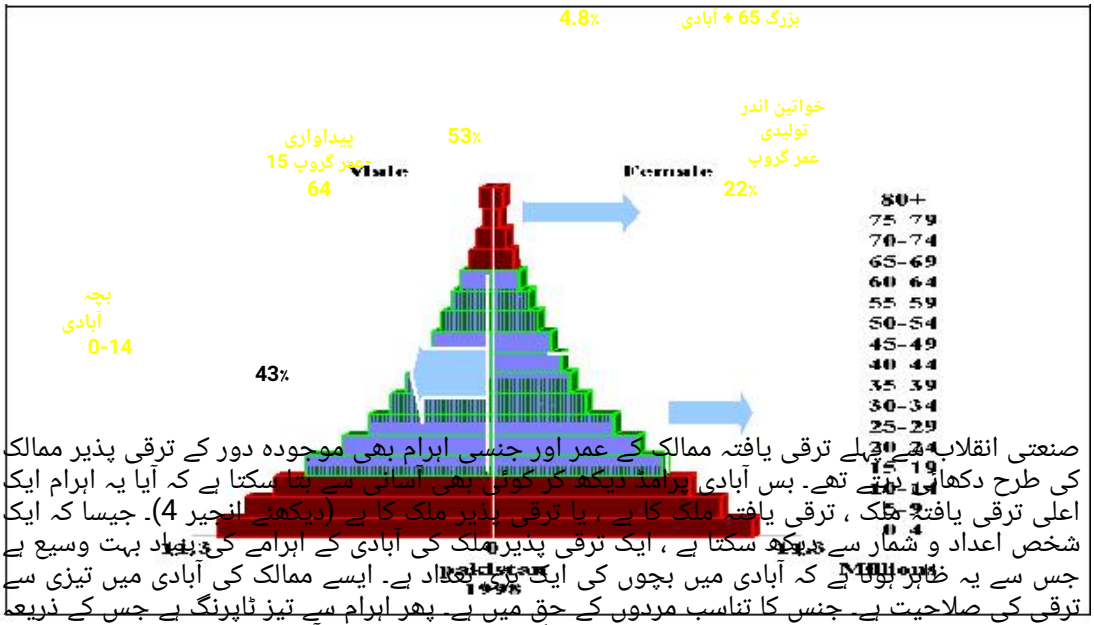
پاکستان کی 1998 کی آبادی کی مردم شماری کے مطابق آبادی کا 43 فیصد 15 سال سے کم عمر بچوں کی ، 53 فیصد 15-64 سال کی عمر کے درمیان ، اور تقریبا 4 فیصد 65 سال یا اس سے زیادہ عمر کے بچوں کی تھی۔ اس معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ بچوں کا رہا ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ ملک کی معیشت پر انحصار کرتے ہیں۔ تقریبا چار فیصد انحصار کرنے والوں کا ایک اور گروپ بوڑھا شخص ہے۔ آبادی کا تقریبا نصف حصہ خواتین کی ہے ، جو ، چند افراد کو چھوڑ کر عام طور پر انحصار کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ اس طرح سے پاکستان کی آبادی کی عمر کی ساخت ظاہر کرتی ہے کہ ان میں اکثریت (تقریبا دو تہائی) انحصار کرتی ہے۔ انحصار کرنے والوں میں سے ، بچوں کو صحت ، تعلیم ، کھیل کے میدانوں ، اور کنبہ کی دیکھ بھال جیسے خصوصی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح سے نوجوان آبادی ملک کے وسائل پر خصوصی مطالبہ کرتی ہے۔ اسی طرح بزرگ شہریوں کو خصوصی خدمات کی ضرورت ہے۔

عمر اور جنس پرامڈ

پاکستان کی آبادی کی عمر اور جنسی تقسیم ہمیں ایک خاص قسم کا اہرام فراہم کرتی ہے جو ترقی پذیر ممالک کی خاص بات ہے۔ اس اہرام کا ایک بہت وسیع اڈہ ہے جس میں بچوں کی ایک بڑی تعداد (43٪) کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس اہرام میں ایک شخص یہ بھی دیکھ سکتا تھا کہ کم عمری میں (0-4) کہ مرد اور خواتین کی تعداد میں زیادہ فرق نظر نہیں آتا ہے۔ جب ہم اہرام کو آگے بڑھاتے ہیں تو مختلف وجوہات کی وجہ سے خواتین کی تعداد کم ہونا شروع ہوجاتی ہے جیسے خواتین بچوں کی نظراندازی ، بچوں کی بڑی تعداد میں برداشت کی وجہ سے خراب صحت ، زچگی کی دیکھ بھال کے لئے سہولیات کا فقدان وغیرہ۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

آبادی کا اہرام پاکستان - 1998

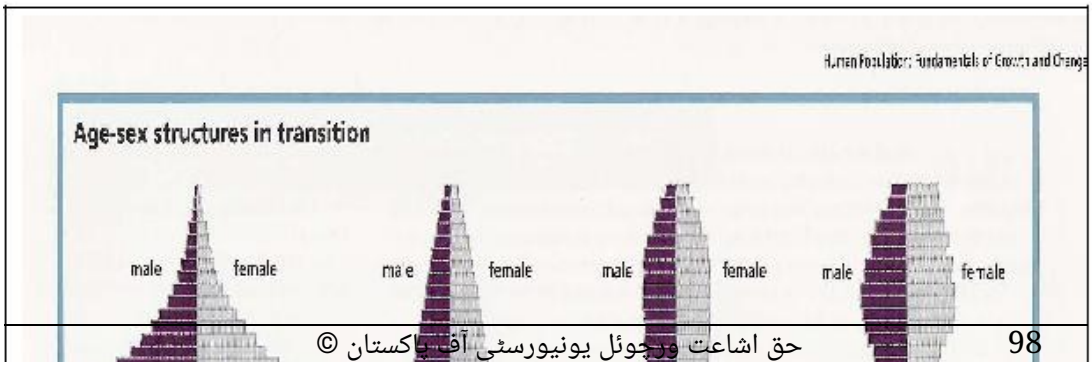


صنعتی انقلاب سے پہلے ترقی یافتہ ممالک کے عمر اور جنسی اہرام بھی موجودہ دور کے ترقی پذیر ممالک کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ بس آبادی پرامڈ دیکھ کر کوئی بھی آسانی سے بتا سکتا ہے کہ آیا یہ اہرام ایک اعلی ترقی یافتہ ملک ، ترقی یافتہ ملک کا ہے ، یا ترقی پذیر ملک کا ہے (دیکھئے انجیر 4)۔ جیسا کہ ایک شخص اعداد و شمار سے دیکھ سکتا ہے ، ایک ترقی پذیر ملک کی آبادی کے اہرامے کی بنیاد بہت وسیع ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی میں بچوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ ایسے ممالک کی آبادی میں تیزی سے ترقی کی صلاحیت ہے۔ جنس کا تناسب مردوں کے حق میں ہے۔ پھر اہرام سے تیز ٹاپرنگ ہے جس کے ذریعہ یہ مخروطی ہوجاتا ہے۔ بزرگ شہری کی عمر میں آبادی کا تناسب بہت کم ہوتا ہے۔

چترا 4

صنعتی انقلاب سے قبل ترقی یافتہ ممالک کے عمر اور جنسی اہرام بھی پاکستان کی طرح ہی تھے۔ اس وقت اگرچہ ترقی یافتہ ممالک کی عمر اور جنسی اہرام بالکل مختلف ہیں لیکن پھر بھی انہیں اہرام کہا جاتا ہے۔

A



© حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان

جیسے جیسے ممالک ترقی کے پیمانے پر آگے بڑھتے ہیں ، اس کی شرح پیدائش گرنا شروع ہوجاتی ہے اور اہرام کی بنیاد وسیع نہیں رہتی ہے اور یہ اتنا کھڑا نہیں رہتا ہے جیسے ترقی پذیر ممالک کے معاملے میں دیکھا گیا تھا۔ مرد اور خواتین کی تقسیم کی نشاندہی کرنے والی سلاخیں مختلف ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ خواتین کی نشاندہی کرنے والی سلاخیں مردوں کے سلاخوں کی نسبت لمبی لمبی ہونے لگتی ہیں۔ چونکہ پرامڈ زیادہ مخروطی نہیں ہے ، لہذا یہ اشارہ کرتا ہے کہ آبادی میں بوڑھے افراد کا تناسب بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر ایسے ممالک کی آبادی سست شرح نمو کو ظاہر کرتی ہے۔

صفر آبادی میں اضافے والے ممالک میں بیرل کے سائز کا اہرام ہوتا ہے۔ یہاں عمر کی نمائندگی کرنے والی each مختلف سلاخیں سینئر شہری کے لئے اوپر والے مقام کے سوا تقریبا برابر ہوجاتی ہیں۔ خواتین کے ل ہر عمر میں باریں یا تو مردوں کے لئے سلاخوں کے برابر ہوتی ہیں یا یہ مردوں کی سلاخوں سے لمبی ہوتی ہیں۔

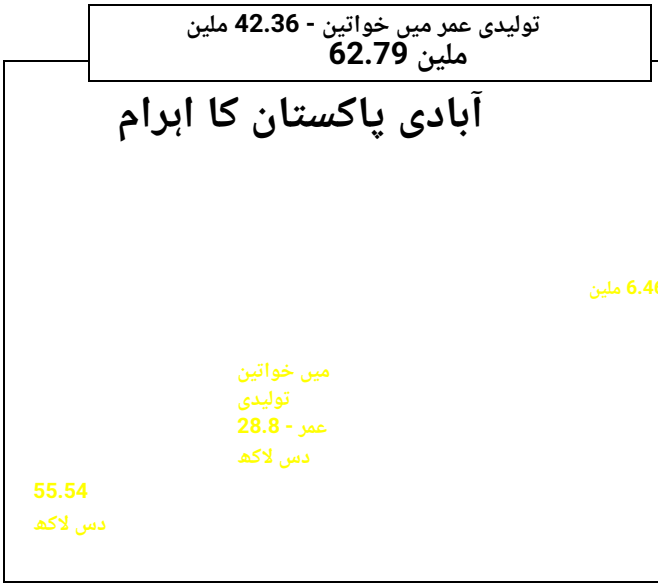
یہاں ایک اہرام بھی ہے جس میں آبادی کی "منفی نمو" دکھائی جارہی ہے۔ اس اہرام میں اہرام کا اڈہ کافی ہ نہیں ہے۔ یہ اہرام مشرق سے بڑھنے لگتا ہے جوare نچوڑا ہوا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی بچ بالغوں کی آبادی میں کچھ اضافے کی تجویز کرتا ہے جو بنیادی طور پر تارکین وطن کی طرف سے ملک میں داخل ہونے والے مقامی آبادی کی کم ہوتی زرخیزی کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کو پُر کرنے کے لئے وسیع ہوچکا ہے۔ ایسی آبادی broad ہوتا ہے۔ پرانے لوگوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے یہ اہرام نسبتا والے ملکوں کی آبادی "عمر رسیدہ" ہے۔

پاکستان کا موجودہ دور اور جنسی اہرام آبادی کے لئے اعلی نمو کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ مستقبل کی معاشرتی ترقی کے ساتھ توقع کی جا رہی ہے کہ زرخیزی میں کمی آئے گی۔ زرخیزی میں اس کمی کے ساتھ ہی اہرام کی نچلی سلاخیں 1998 کی نسبت چھوٹی ہونے لگتی ہیں۔ نیز ان کی لمبائی ایک دوسرے کے برابر ہونے لگتی ہے۔ اہرام کے اوپر کی سلاخیں جو 65 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کی نمائندگی کرتی ہیں پچھلے اہرام میں سلاخوں سے بڑی ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

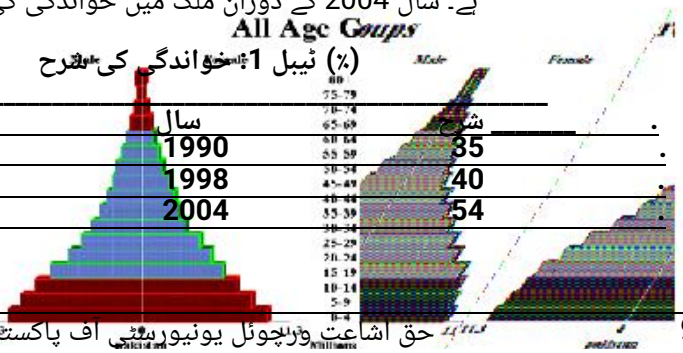
چترا 5

خواندگی کا مرکب

رہا ہے خواندگی
a ہو کرنے کے لئے سمجھا جاتا ہے
the میں اہم متغیر
a کے ترقی
ملک. پاکستان
بہت کم سے شروع ہوا
شرح خواندگی. میں 1961
the کے فیصد 17 صرف
سال کی آبادی 10
خواندگی. تھا اوپر اور
چھوٹا رہا وہاں ہے
خواندگی the میں بڑھتا ہے
ملک. the میں شرح
جدول 1 سے پتہ چلتا ہے کہ
the وقت کے تیسرے



آبادی مردم شماری (1972) میں 1961 کی سابقہ آبادی مردم شماری کے مقابلے میں 5 فیصد پوائنٹس کا تھوڑا سا اضافہ ہوا تھا اور ہر آبادی کی مردم شماری کے وقت چھوٹی فیصد پوائنٹس میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ سال 2004 کے دوران ملک میں خواندگی کی شرح 54 فیصد بتائی گئی ہے۔



(%) ٹیبل 1: خواندگی کی شرح

سال	شرح	سال	شرح
1961	17	1990	35
1972	22	1998	40
1981	26	2004	54

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

خواتین کی خواندگی کی شرح مردوں کی آبادی سے بہت کم ہے۔ اسی طرح دیہی علاقوں میں خواندگی کی شرح شہری علاقوں سے کم ہے۔ دیہی خواتین کی خواندگی کی صورتحال سب سے کم دکھائی دیتی ہے۔

اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستان میں شرح خواندگی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ، یہ امر دلچسپ بات ہے کہ ملک میں ناخواندہ افراد کی مطلق تعداد میں بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ جدول 2 میں فراہم کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ 1961 میں یہاں 22 ملین افراد تھے جو ناخواندہ تھے اور 2004 میں یہ تعداد بڑھ کر 69 ملین ہوگئی ہے ، جو تین گنا سے زیادہ کا اضافہ ہے۔ اسی مدت کے دوران ، شرح خواندگی 17 فیصد سے بڑھ کر 54 فیصد ہوگئی ، جو تین گنا سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ایسا منظر نامہ دیکھنا شاید ستم ظریفی ہے لیکن آبادی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے۔ شرح خواندگی میں اضافے کے حصول کو غیرجانبداری سے آبادی کی اعلی شرح نمو ایک اہم عوامل رہی ہے۔

(ٹیبل 2: ناخواندہ افراد کی مطلق تعداد (ملین میں

سال	نہیں.	سال	نہیں.
1961	22	1990	52
1972	33	1998	55
1981	42	2004	69

آبادی کی تقسیم

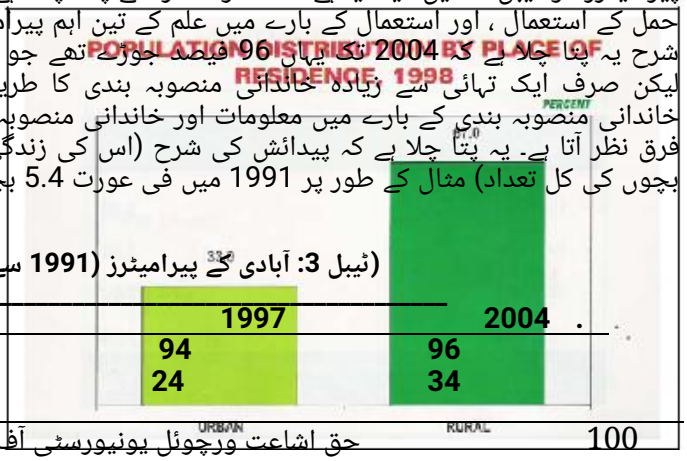
آبادی کی تقسیم کو مختلف جہتوں سے دیکھا جاسکتا ہے: دیہی شہری تقسیم ، صوبائی تقسیم ، شہر کے مختلف سائز کے حساب سے تقسیم وغیرہ۔ دیہی شہری تقسیم ، جیسا کہ شکل 6 میں دیکھا گیا ہے ، ظاہر کرتا ہے کہ 2004 تک ہر تیسرا شخص رہ رہا تھا شہروں میں تقسیم کے وقت ہر پانچواں شخص شہروں میں رہتا تھا۔ میں اضافہ

شہری آبادی زیادہ تر دیہی آبادی کے شہری علاقوں میں ہجرت کی وجہ سے رہی ہے۔ ایسے زیادہ تر تارکین وطن نوکری کی تلاش میں شہر آتے ہیں۔

چترا 6

شہری آبادی

آبادی کے مضمرات
پروگرام
ملک میں آبادی میں اضافے کے منظر نامے کو دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان کا آغاز ہوا
آبادی پروگرام تقریبا پچاس سال پہلے سالوں کے دوران ، خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں شعور پیدا کرنے ، جوڑے کے رویوں کو اس کے حق میں تبدیل کرنے ، اور جوڑے کو خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں ایک اچھی خاصی کوشش رہی ہے۔ effort (مانع حمل کے استعمال) کو اپنانے کے لئے حوصلہ افزائی کے ل سرکاری سرمایہ کاری کے نتیجے میں اور غیر سرکاری تنظیموں کی کاوشوں کے ذریعہ آبادی کے کچھ پیرامیٹرز کو ٹیبل 3 میں دیا گیا ہے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی ، مانع حمل حمل کے استعمال ، اور استعمال کے بارے میں علم کے تین اہم پیرامیٹرز پر پیشرفت ہوئی ہے۔ زرخیزی کی شرح یہ پتا چلا ہے کہ 2004 تک یہاں 96 فیصد جوڑے تھے جو فیملی پلاننگ کے بارے میں جانتے تھے لیکن صرف ایک تہائی سے زیادہ خاندانی منصوبہ بندی کا طریقہ استعمال کر رہے تھے (مانع حمل)۔ خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں معلومات اور خاندانی منصوبہ بندی کے عمل کے درمیان ایک بہت بڑا فرق نظر آتا ہے۔ یہ پتا چلا ہے کہ پیدائش کی شرح (اس کی زندگی کے دوران عورت میں پیدا ہونے والے بچوں کی کل تعداد) مثال کے طور پر 1991 میں فی عورت 5.4 بچوں سے ، 1997 میں 4.9 ، 2004 میں 4.1 بچوں میں کم ہوگئی ہے۔



(ٹیبل 3: آبادی کے پیرامیٹرز (1991 سے 2004

پیرامیٹر	1991	1997	2004 .
علم (%)	78	94	96
مانع حمل کا استعمال 12		24	34

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

زرخیزی کی شرح	5.4	4.9	4.1 .

عالمی صورتحال پر نظر ڈالتے ہوئے ، جدول 4 میں فراہم کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ 2002 میں دنیا کی آبادی میں اضافے کی شرح (پی جی آر) 1.3 فیصد تھی ، اور مانع حمل حمل کی شرح (سی پی آر) 61 فیصد تھی۔ دنیا کے زیادہ ترقی یافتہ خطوں میں پی جی آر 0.1 اور سی پی آر 68 فیصد تھا جبکہ کم ترقی یافتہ خطوں میں متعلقہ پی جی آر 1.6 اور سی پی آر 60 فیصد تھا۔ ایشین شخصیات نے پی جی آر ظاہر کیا
فیصد اور 64 فیصد کی سی پی آر۔ اس صورتحال سے موازنہ کرنے سے ایسا لگتا ہے کہ پاکستان نے 1.3 ابھی تک ایشیاء کی اوسط تعداد یا کم ترقی یافتہ علاقوں کے قریب آنے کے لئے طویل فاصلہ طے کرنا باقی ہے ، مزید ترقی یافتہ علاقوں کے اعداد و شمار کے بارے میں کیا سوچنا ہے۔

اور مانع حمل حمل کی شرح (PGR) جدول 4: آبادی کی شرح نمو
سی پی آر) 2002)

خطے	(%) پی جی آر	(%) سی پی آر .
دنیا	1.3	61
مزید ترقی یافتہ	0.1	68
کم ترقی یافتہ	1.6	60
ایشیا	1.3	64 .

کچھ مسلم ممالک سے پاکستان کا موازنہ کرتے ہوئے ، جدول 5 میں فراہم کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان سی پی آر ، پی جی آر ، اور ٹی ایف آر کے حساب سے ایران ، ترکی ، مراکش ، انڈونیشیا ، مصر اور بنگلہ دیش سے بہت پیچھے ہے۔ ایک ایسا پروگرام جسے کچھ دوسرے مسلم ممالک میں اچھی طرح سے قبول کیا جاتا ہے ، پاکستان میں اتنا قبول کیوں نہیں کیا جاتا ہے؟ ہمیں اس طرح کے اختلافات کی وجوہات تلاش کرنا ہوں گی۔

ٹیبل 5: پی جی آر ، سی پی آر ، اور مجموعی زرخیزی کی شرح (ٹی ایف آر) ، 2002

مسلم ممالک	TFR (%)	(%) پی جی آر	(%) سی پی آر

مصر	3.5	2.0	56
مراکش	3.1	1.9	58
ترکی	2.5	1.5	64
ایران	2.5	1.2	74
انڈونیشیا	2.6	1.6	57
بنگلہ دیش	3.3	1.7	55
پاکستان (2004)	4.1	1.9	37



آبادی کے پروگرام کے موجودہ پیرامیٹرز کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت کی طرف سے کیے جانے والے آبادی کے تخمینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آبادی کی آبادی پاکستان 2003 میں 148.6 ملین سے بڑھ کر 2010 میں 167.7 ملین اور 2020 میں 195.5 ملین تک جا رہا ہے (دیکھئے انجیر۔ 7) نیز 2020 وہ سال ہے جب پاکستان میں آبادی کے استحکام کی توقع کی جاتی ہے۔ آبادی کے استحکام کے اس تصور پر ہم بعد میں تبادلہ خیال کریں گے۔ اس میں مزید پیش گوئی کی گئی ہے کہ سال 2040 تک پاکستان کی آبادی دوگنا ہونے جارہی ہے۔

چترا 7

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 39

آبادی کے اضافے کی علامتیں

اسباق کا جائزہ:

ulation آبادی میں اضافے کے مضمرات
- مشکل حقائق
- مضمرات کا خلاصہ
- نتائج

در حقیقت یہ انسانی وسائل کا معیار ہے جو معیشت کے لئے فرق پیدا کرتا ہے۔ اس وسائل کی ناقص کوالٹی ایک بوجھ ہوسکتی ہے جبکہ اعلی معیار ایک اثاثہ ہوسکتا ہے۔ کسی دوسرے زاویے سے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ کتنے لوگوں میں کتنی آمدنی تقسیم کی جائے گی۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد میں تقسیم شدہ آمدنی کی اتنی ہی مقدار کے مقابلے میں ہر حصے کے حصص میں تھوڑا بہت فرق آتا ہے اگر اس تعداد کے مقابلے میں ان لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جن کو مذکورہ آمدنی میں بانٹنا پڑتا ہے۔ دیکھنا ہوگا کہ کس شرح سے آمدنی بڑھ رہی ہے اور کس شرح سے آبادی بڑھ رہی ہے۔ جدول 1 میں دی گئی معلومات کو دیکھیں۔ پاکستان کی مجموعی گھریلو مصنوعات (جی ڈی پی) روپے سے بڑھا ہے۔ 1950 ء میں 20 ارب روپے سے 2003 میں 4018 بلین جو 200 فیصد اضافہ ہے۔ لیکن جب ہم فی کس آمدنی پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ تک پہنچ گئی جو اس عرصے میں صرف 6 فیصد اضافہ 1950 to میں $ 79 سے بڑھ کر 2005 میں 492 ہے۔ اگرچہ جی ڈی پی میں 200 فیصد اضافہ ہے لیکن جب ہم سر کے مطابق اسے تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں صرف 6 فیصد اضافہ ہوتا ہے کیونکہ آبادی میں اتنا اضافہ ہوتا ہے۔

جدول 1: جی ڈی پی اور پاکستان کی فی کس آمدنی ، 1950-2003

.	اضافہ	2003	1950
جی ڈی پی	200	4018 *	20 *
فی کس آمدنی .	6	492 ^	79 ^

امریکی ڈالر میں US ارب روپے میں *

جنوبی کوریا اور پاکستان اکثر آبادی میں تبدیلی اور ہر شخص کی آمدنی میں تبدیلی کے حوالے سے مجبور ہیں۔ اس موازنہ کی ایک وجہ یہ ہے کہ دونوں ممالک آبادی کے سائز اور 1951 میں ہر شخص کی آمدنی میں یکساں تھے۔ ٹیبل 2 سے پتہ چلتا ہے کہ 1951 میں پاکستان کی آبادی 33 ملین تھی اور جنوبی کوریا کی آبادی 2 کروڑ تھی۔ میں

جدول 2: جنوبی کوریا کے ساتھ پاکستان کا موازنہ

	1951		2004	
	پاکستان	ایس کوریا	پاکستان	ایس کوریا
آبادی	ملین 33	ملین 20	ملین 151	ملین 47.7
جی ڈی پی	. 79	. 82	3 503	، 10 ، 700

میں پاکستان کی آبادی بڑھ کر 151 ملین ہوگئی اور جنوبی کوریا کی آبادی صرف 47.7 ملین 2004 ہوگئی۔ پاکستان کے مقابلے میں یہ بہت ہی کم اضافہ ہے۔ 1951 میں مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی اور جنوبی کوریا کے پاس $ 82 تھے۔ 2004 میں پاکستان South پی) کے حوالے سے پاکستان کے پاس 79 کی جی ڈی پی 503 ڈالر اور جنوبی کوریا کی 10،700 ڈالر ہوگئی۔ پاکستان کی آبادی میں بڑے اضافے نے جی ڈی پی کو تھوڑا سا چھوٹا دیا جبکہ جنوبی کوریا کی آبادی میں ایک چھوٹا سا اضافہ نے جی ڈی پی میں فی صد اضافہ کیا۔

روزگار اور بے روزگاری کی حیثیت کے حوالے سے آبادی میں اضافے کا ایک اور اثر دیکھا جاسکتا ہے۔ میں 71-1970 میں 18.5 ملین پاکستان میں ملازم افراد 39.4 تک بڑھ رہی تھیں ملین دو گنا اضافہ (انجیر کے دیکھیں۔ 1) کے بارے میں ہے۔ جس میں۔ یہ دیکھنا دلچسپ ہے کہ 1970-71 میں 0.4 تھے

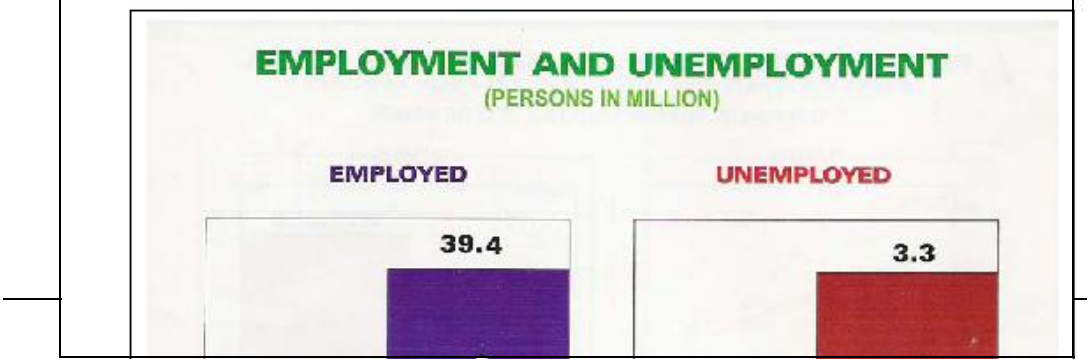
102 حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ملین بے روزگار افراد جو بے روزگاری میں 8 گنا اضافہ ظاہر کرتے ہوئے 3.3 ملین ہو گئے۔ آبادی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے بے روزگاری میں اس طرح کے ستم ظریفی میں اضافہ ہوا ہے
شکل 1

آبادی میں اضافے کا ایک اور اثر حکومت کی طرف سے پرائمری اسکولوں کی تعداد بڑھانے کی کوششوں اور ان پڑھ افراد کی تعداد کو کیا ہو رہا ہے ، پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اعداد و شمار 2 میں فراہم کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ 1961 میں 44 ہزار پرائمری اسکول تھے اور ملک میں ان پڑھ افراد کی تعداد 22 ملین تھی۔ 2003 میں پرائمری اسکولوں کی تعداد 170 ہزار ہوگئی ہے لیکن ان پڑھ افراد کی تعداد میں کوئی کمی نہیں ہے۔ در حقیقت یہ تعداد بڑھ کر 53 ملین ہوگئی ہے۔ یہ سب آبادی میں اضافے میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے ہوا ہے۔

چترا 2

103 حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©



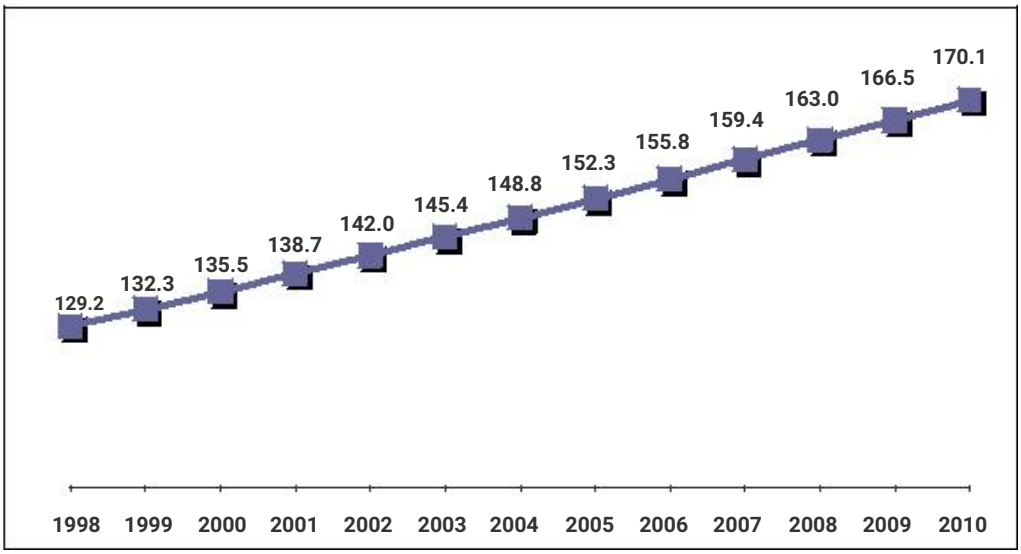
آبادی میں اضافے کا کھیتوں کے سائز پر منفی اثر پڑتا ہے۔ وراثت کے قانون کی وجہ سے ، مالک کی موت پر ، وراثت کے قانون میں دی گئی زمینداری کو ورثاء میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ جدول 3 میں فراہم کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ 3 ایکڑ سے کم کھیتوں کی تعداد 1980 اور 1990 کے درمیان بڑھ چکی ہے۔ چھوٹے سائز کے فارم چھوٹے اور چھوٹے ہو جاتے ہیں اور بالآخر کاشت کے مقاصد کے لئے غیر معاشی ہوجاتے ہیں۔ اس سے مالکان کے روزگار ، زرعی پیداوار اور ملک کی معیشت متاثر ہوتی ہے۔

جدول 3: سائز کے لحاظ سے نجی فارموں کی تعداد

فارم کا سائز	1980		1990	
(ایکڑ)	تعداد (دس لاکھ)	٪	نمبر (دس لاکھ)	٪
3 ایکڑ سے کم	2.07	50.90	3.25	64.10
3-5	0.92	22.60	0.86	17.00
5-10	0.71	17.40	0.62	12.20
10+	0.37	9.15	0.34	6.80
کل	4.07	100.0	5.07	100.0

آبادی کے تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہونے کا امکان ہے اور اس کی توقع ہے کہ سال 2010 تک 170.1 ملین کی تعداد تک پہنچ جائے گی ، جب حکومت پاکستان کی آبادی میں اضافے میں کسی استحکام کی توقع ہے (اعداد و شمار 3 دیکھیں)۔

(چترا 3: آبادی پروجیکشن ، 1998-2010 (لاکھوں میں



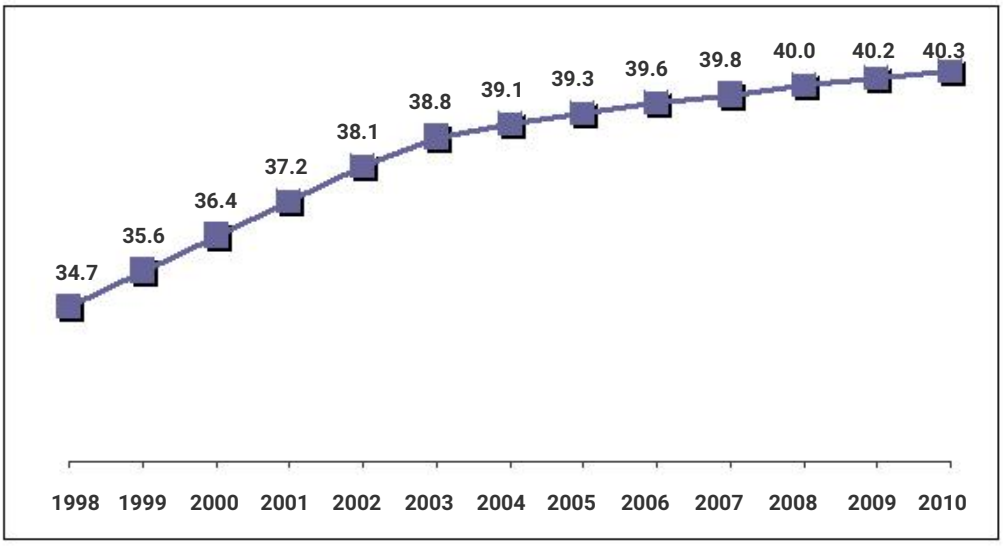
پاکستان میں نوجوان آبادی ہے ، 43 فیصد اس کی عمر 15 سال سے کم ہے۔ ان بچوں میں 5-14 سال کی عمر کے بچوں کا اسکول میں ہونا ضروری ہے ، لہذا انہیں اسکول کی سہولیات کی ضرورت ہے۔ 1998 میں 5-14 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد 31.7 ملین تھی۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سال 2010 تک ان کی (تعداد بڑھ کر 40.3 ملین ہوجائے گی (دیکھئے انجیر۔ 4
ان بچوں میں 11.9 ملین تھے جو پرائمری اسکول میں رہنے والے تھے۔ امکان ہے کہ یہ تعداد سال 2010 تک بڑھ کر 20.3 ملین ہوجائے گی۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ وہ اسکول میں ہوں تو انہیں یقینی طور پر پرائمری

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

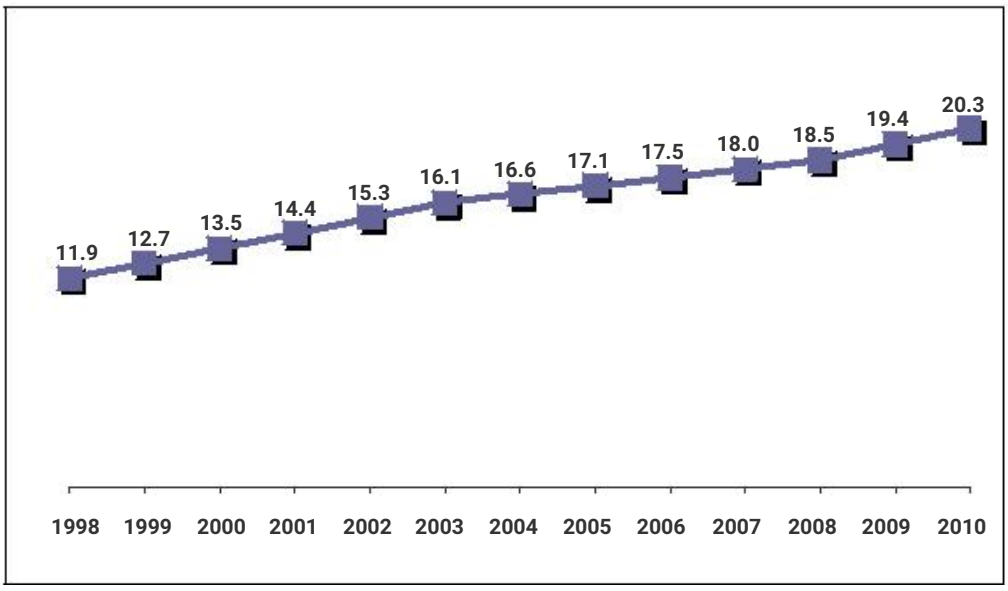
ملین پرائمری اسکول اساتذہ تھے۔ 2010 میں تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ملک کو 20.3 ملین 11.9 پرائمری اساتذہ کی ضرورت ہوگی (ملاحظہ کریں۔ 6)۔

ایک اور اہم ضرورت اسکولوں کی دستیابی ہے۔ 1998 میں اسکولوں کی مطلوبہ تعداد 79 ہزار تھی۔ اسکول جانے والے بچوں کی متوقع اضافہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ، ملک کو 162.6 ہزار اضافی اسکولوں کی ضرورت ہوگی (تصویر نمبر 7)۔ پرائمری اسکول کی سہولیات کی تشکیل کے ل 2010 2010 (ارب (دیکھیں انجیر۔ 8 68 .Rs میں جو اخراجات درکار ہوں گے وہ

(چترا 4: آبادی 5-14 سال ، 1998-2010 (لاکھوں میں

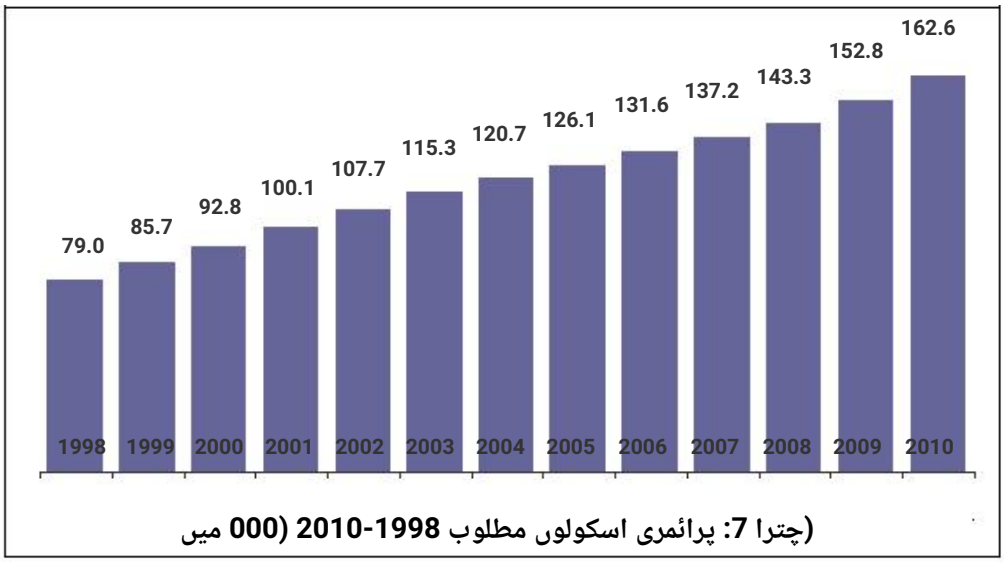


(چترا 5: پرائمری اسکول کے طلباء ، 1998-2010 (لاکھوں میں

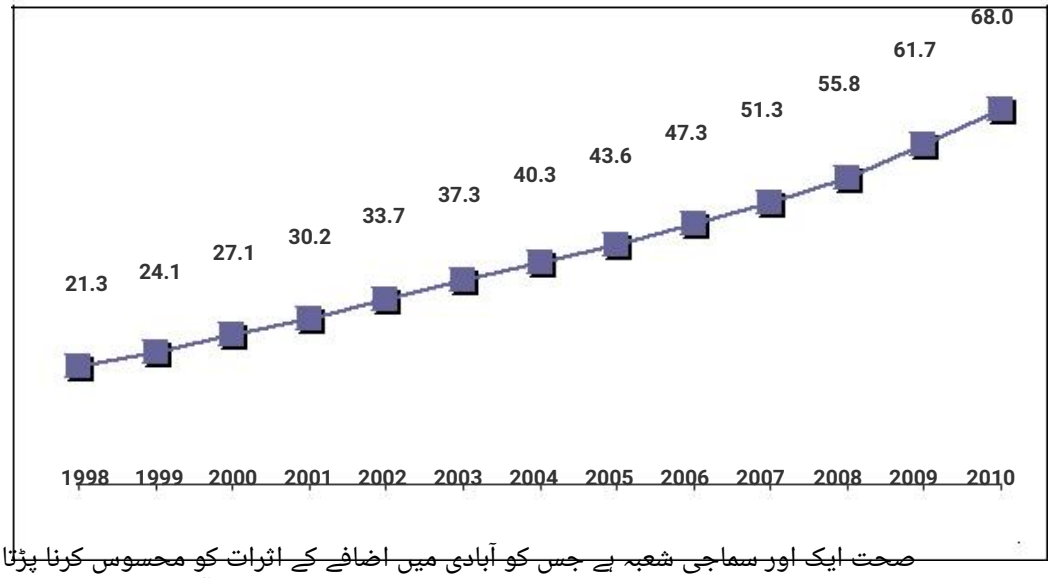


حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

(چترا 6: پرائمری اساتذہ کی ضرورت ہے ، 1998-2010 (000 میں



(چترا 7: پرائمری اسکولوں مطلوب 1998-2010 (000 میں



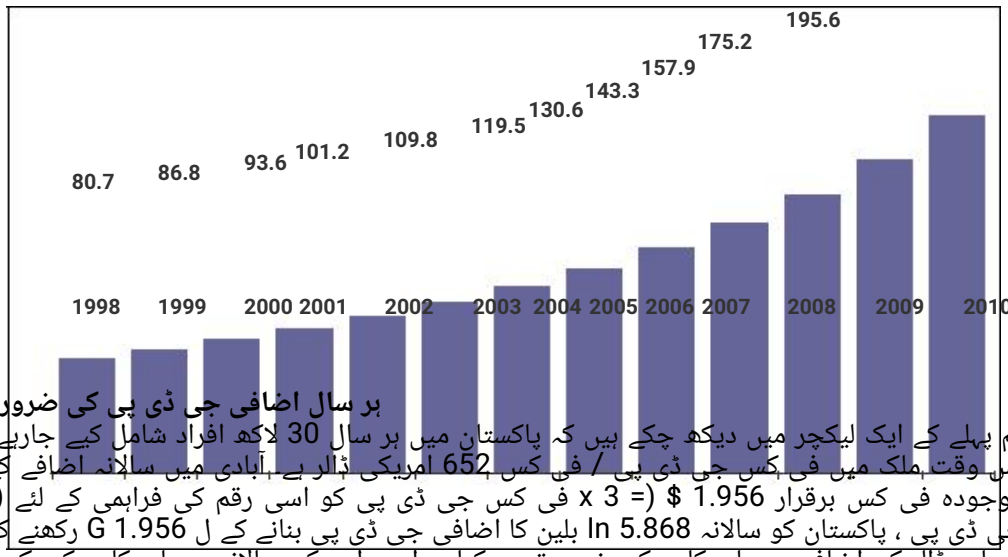
~~صحت ایک اور سماجی شعبہ ہے جس کو آبادی میں اضافے کے اثرات کو محسوس کرنا پڑتا ہے۔~~
میں ، 20.2 ہزار ڈاکٹروں کی تیاری اور انتظام کی ضرورت تھی۔ سال 2010 تک آبادی میں اضافے 1998 کے ساتھ یہ ضرورت بڑھ کر 45.4 ہزار ہوجائے گی (دیکھئے انجیر۔ 9) 1998 میں اس سہولت کے لئے سالانہ بار بار اخراجات کی ضرورت 3.7 بلین تھی جو سال 2010 تک بڑھ کر 13.5 ارب ہوجائے گی۔ پھر ایک سوال پر غور کریں: کیا پاکستان اس شعبے میں وسائل کی اتنی رقم مختص کر سکے گا؟

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

(چترا 8: ڈاکٹروں کی تیاری اور انتظامیہ ، 1998-2010 (000 میں

250.2

220.1



ہر سال اضافی جی ڈی پی کی ضرورت ہے

ہم پہلے کے ایک لیکچر میں دیکھ چکے ہیں کہ پاکستان میں ہر سال 30 لاکھ افراد شامل کیے جارہے ہیں۔ اس وقت ملک میں فی کس جی ڈی پی / فی کس 652 امریکی ڈالر ہے۔ آبادی میں سالانہ اضافے کے لئے موجودہ فی کس برقرار 1.956 $ (= 3 x فی کس جی ڈی پی کو اسی رقم کی فراہمی کے لئے (652 جی ڈی پی ، پاکستان کو سالانہ 5.868 ln بلین کا اضافی جی ڈی پی بنانے کے ل 1.956 G رکھنے کے لئے بلین ڈالر کی اضافی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ کیا ہم اس طرح کی سالانہ سرمایہ کاری کرسکیں گے؟

مشکل حقائق

آبادی میں اضافے ، معاشی ترقی ، اور سماجی شعبے کی ترقی میں اضافے کی شرح کو دیکھتے ہوئے ، سخت حقائق یہ ہیں:

آبادی

- **آبادی خط غربت سے نیچے رہنے والے** — **49 ملین**
- **پینے کے صاف پانی تک رسائی کے ساتھ پاپولیشن** — **54 ملین**
- **ایک کمرے گھروں کے ساتھ پاپولیشن** — **56 ملین**
- **آبادی جس کی صفائی نہیں ہے** — **76 ملین**
- **(بچوں کی شرح اموات (فی 1000 زندہ پیدائش** — **80**
- **(زچگی کے دوران اموات کی شرح (فی 100،000 زندہ پیدائشوں** — **350-500**
- **(٪) گھر پر فراہمی** — **76**
- **(بچوں کی اموات کی شرح (فی 1000 زندہ پیدائش** — **80**
- **(زچگی کے دوران اموات کی شرح (فی 100،000 زندہ پیدائشوں** — **350-500**
- **(٪) گھر پر فراہمی** — **76**

ماحولیات

- **جنگل کا احاطہ**
  - **کل سطح کے علاقے کے کم 5 فیصد میں 2.5 فیصد تک کمی کی جا رہی ہے - ہر سال کی ہے جو *اعلی ترین جنگلات کی کٹائی کی شرح* دنیا میں 3.1nd فی صد، 2.**

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

- **لینڈ انحطاط**
  - rig **سیراب شدہ زمین پانی سے بھرے ہوئے اور 14٪ نمکین ہے۔ 38٪**
- **فضائی آلودگی**
  - **رہنما اصولوں WHO سب سے زیادہ شہری علاقوں میں ہوا میں معطل ذرہ معاملات کے مقابلے میں 6.4 گنا زیادہ ہیں.**
- **ٹریفک میں اضافہ**
  - **فیصد اضافہ 500 ملین 4.0 million گزشتہ 20 سال کے دوران 0.8.**

مضمرات کا خلاصہ

قلت

• **رہنے کی جگہ**	**تعلیمی سہولیات**
• **قابل کاشت زمین**	• **صحت کی خدمات**
• **صاف پانی**	• **ہاؤسنگ یونٹ**
	• **کھانا**

اضافہ

• **زیادہ رش**	• **بے روزگاری**
• **کچی آبادی**	• **زمین کا ٹکڑا**
• **غربت**	• **کھانے کی درآمد**
• **بدامنی**	• **ماحولیاتی مسائل**
• **جرم**	• **گھروں میں بھیڑ**

نتائج

- *آبادی ضرورت سے متعلق مسائل حکومت کی اولین درجے سے وکالت کی جائے؛*
- *سماجی شعبوں کے لئے پبلک سیکٹر مختص بہت کم اور ضرورت سے بہتر کیا جائے گا رہے؛*
- *آبادی کسی بھی مستقبل کی ترقی کی منصوبہ بندی کے لئے ایک بنیادی بنیاد کے طور پر ہاتھ میں لیا جائے کی ضرورت ہے؛*
- *مسائل صنفی سے متعلق اور نوعمروں خطاب کرنے کی ضرورت ہے؛ اور*
- *.غربت، ناخواندگی، خراب صحت کے خلاف جنگ اور پورے نہ ہونے ضروریات کو پورا بڑے چیلنجز ہیں*

سبق 40

عوام کی پالیسی

:اسباق کا جائزہ

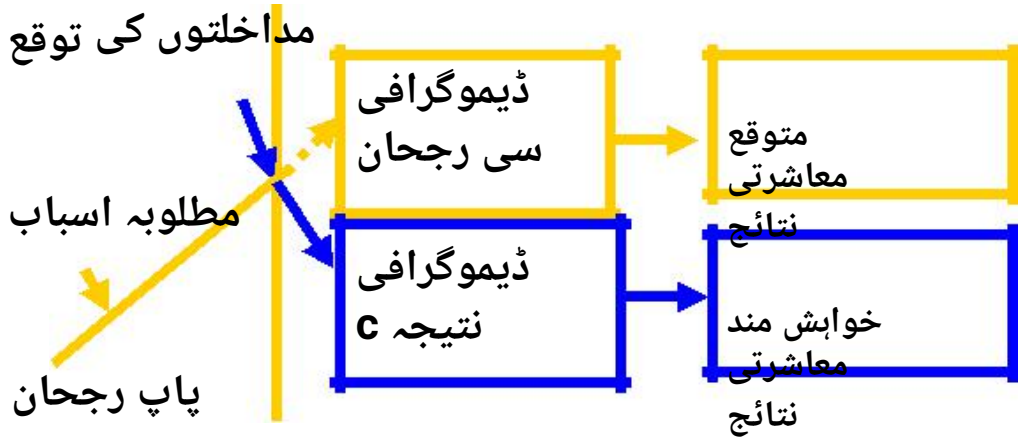
ulation آبادی کی پالیسی کا وژن
ulation آبادی کی پالیسی کے اہداف

- مقاصد
- حکمت عملی

پالیسی طرز عمل کی رہنمائی کے لئے طریقہ کار کا ایک باقاعدہ سیٹ ہے۔ پالیسی کا مقصد یا تو ہوسکتا ہے کہ کسی مخصوص مقصد کے حصول کے لئے رویے میں مستقل مزاجی کو تبدیل کرنا یا اسے برقرار رکھنا۔ آبادی کی پالیسی آبادی کی تبدیلی کے ایک خاص نمونے کے حصول کے لئے حکمت عملی ہے۔ آبادی کی پالیسی ایک واحد مقصد ہوسکتی ہے جیسے خام پیدائش کی شرح کو 20 میں 1000 سے کم کرنا یا یہ تولیدی رویے کو معقول بنانے کی طرح کثیر الجہتی ہوسکتا ہے۔
آبادی کی پالیسی کے لئے مستقبل میں آبادی کے رجحانات اور اس کے مضمرات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ کسی کو آبادی کے تخمینے پر غور کرنا ہوگا (جیسے کتنے سالوں میں آبادی دوگنی ہوجائے گی؟) آبادیاتی رجحانات کے متوقع معاشرتی معاشی انجام کیا ہوں گے؟ کیا ہمیں آبادیاتی رجحانات جاری رہنے دیں؟ اگر (مستقبل) آبادیاتی رجحانات متوقع سمت میں نہیں ہیں تو پھر کسی کو اس کے اسباب کو دیکھنا ہوگا؟ مطلوبہ سماجی و اقتصادی نتائج کے ساتھ مطلوبہ آبادیاتی نتائج تک پہنچنے کے لئے کون سے مداخلت کو متعارف کرایا جاسکتا ہے؟ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ایسا منظر دیکھا جاسکتا ہے۔

آبادی میں تبدیلی

گذشتہ مستقبل



مستقبل پر مبنی لوگوں کو پالیسی کی ضرورت ہے۔ آبادی کی پالیسیاں ترقی کو روکنے ، یا نمو کو فروغ دینے کے ل ہوسکتی ہیں یا یہ آبادی میں اضافے کو برقرار رکھنے کے ل. ہوسکتی ہیں۔ کوئی بھی ملک آبادی کی پالیسی کے be معاملے کو نظرانداز نہیں کرسکتا۔

ایک اہم سوال یہ ہے کہ: کیا پاکستان میں آبادی میں ہونے والا دھماکا زیادہ زرخیزی کا نتیجہ ہے؟ تیزی سے گرتی اموات کی شرح اور بڑھتی ہوئی متوقع عمر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حقیقت میں "موت پر آدمی کی فتح" ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مجموعی طور پر زرخیزی کی شرح (ٹی ایف آر) پوری دنیا میں گر چکی ہے جو 3.6 ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں یہ فی عورت 4.1 بچوں کی سطح پر آگیا ہے۔ بہر حال ، پاکستان اب بھی آبادیاتی منتقلی سے گزر رہا ہے جہاں شرح پیدائش گھٹتی شرح اموات سے پیچھے ہے۔ اس ثقافتی وقفے کا نتیجہ پہلے ہی آبادی کے پھٹنے کا نتیجہ ہے۔

پاکستان میں ٹی ایف آر 4.1 پر آگیا ہے جو اب بھی بہت زیادہ ہے۔ آبادی کی شرح جو آبادی میں استحکام پیدا کرتی ہے وہ متبادل کی سطح ہے جو فی عورت 2.1 پیدائش ہے۔ پاکستان میں ٹی ایف آر متبادل کی سطح سے دوگنا زیادہ ہے۔

پاکستان میں آبادی کے ڈھانچے کو دیکھتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ اگر ہم متبادل سطح تک بھی پہنچ جائیں تو آبادی میں اضافہ جاری رہے گا۔ اہم وجہ پاکستان کی نوجوان آبادی کی عمر کا ڈھانچہ۔ اس کو عام طور پر *آبادی کی رفتار* کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے کہ بچوں کے دو اوسط اوسط کو پہنچنے کے بعد بھی آبادی کے سائز میں کچھ وقت کے لئے رجحان میں اضافہ ہوتا ہے۔ چونکہ بچے پیدا کرنے کی عمر میں ریکارڈ تعداد میں نوجوان داخل ہورہے ہیں لہذا دو بچوں کے خاندانی اصولوں کی منظوری کے بعد بھی آبادی مزید تین دہائیوں تک بڑھتی جاسکتی ہے ، جو ایک متبادل کی سطح ہے۔

آبادی کی پالیسی کا وژن

حکومت پاکستان نے جولائی 2002 میں اپنی جدید آبادی کی پالیسی کا آغاز کیا۔ آبادی کی پالیسی کا مجموعی نقطہ نظر یہ ہے کہ آبادی کے استحکام کو 2020 تک آبادیاتی استحکام کی تیز رفتار تکمیل کے ذریعے حاصل کرنا ہے جس کی وجہ سے زرخیزی اور اموات کی شرح میں کمی واقع ہوتی ہے۔

آبادی کی پالیسی کے اہداف

آبادی کی پالیسی کی کوشش ہے:

1. ICPD (ICPD مثال کے وسیع پیرامیٹرز کے اندر وسائل اور آبادی کے درمیان توازن حاصل کریں۔ آبادی اور ترقی سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس ہے ، جو قاہرہ میں 1994 میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں غیر سرکاری تنظیموں کی ایک اچھی تعداد نے شرکت کی۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ مستقبل میں تولیدی صحت پر زیادہ زور دیا جائے گا۔ خاندانی منصوبہ بندی کا حصہ ہوگا۔ تولیدی صحت۔ خواتین کے حقوق پر بہت زیادہ زور دیا گیا تھا)۔
2. قومی قوانین ، ترقیاتی ترجیحات کے دوران آبادی کے مسئلے کے مختلف جہتوں کو دور کریں جبکہ ہمارے قومی سماجی اور ثقافتی اصولوں کے تحت رہیں۔
3. تیز رفتار آبادی میں اضافہ کی دونوں قومی، صوبائی، ضلعی اور کمیونٹی کی سطح پر منفی نتائج کے بارے میں شعور میں اضافہ کریں.
4. باخبر اور رضاکارانہ پسند کی بنیاد پر ایک استحقاق کے طور پر خاندانی منصوبہ بندی فراہم کریں.
5. تولیدی صحت کی خدمات تک رسائی اور معیار میں بہتری کے ذریعے زرخیزی میں کمی لانا۔
6. پہلی پیدائش میں تاخیر کے ذریعہ آبادی کی رفتار کو کم کریں ، وقفہ کاری کے نمونے اور خاندانی سائز کی خواہشات میں کمی لائیں۔

مقاصد

1. *قلیل مدتی*

a. تک آبادی میں اضافے کو سالانہ 1.9 فیصد تک کم کریں۔ (حکومت پاکستان کا دعوی ہے کہ 2004 اس مقصد کو حاصل کیا گیا ہے)۔
b. سال 2004 تک ہر عورت کی 4 ولادتوں میں رضاکارانہ مانع حمل کے ذریعے زرخیزی کو کم کریں۔ ((حکومت پاکستان کا دعوی ہے کہ اس مقصد کو حاصل کیا گیا ہے

2. *طویل مدتی*

a. سال آبادی میں اضافے کی شرح کو 2004 میں 1.9 فیصد سالانہ سے کم کرکے سن 2020 تک 1.3 فیصد سالانہ کردیا جائے۔
b. تک فی عورت 2.1 پیدائشوں کی تبدیلی کی سطح تک رضاکارانہ مانع حمل کو بہتر بنانے 2020 کے ذریعے زرخیزی کو کم کریں۔
c تک محفوظ خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں تک عالمی رسائی۔ 2010

حکمت عملی

1. خصوصی گروپس جیسے پالیسی سازوں ، رائے دہندگان ، نوجوانوں اور نوعمروں سے خطاب کرنے کے لئے وکالت کی مہمات تیار اور شروع کریں۔

2. صارفین ، مؤکلوں ، والدین ، سروس فراہم کرنے والوں اور پروگرام مینیجروں کے لئے جدید ترغیبی اسکیموں کے ذریعے چھوٹے خاندانی معمول کو فروغ دیں۔
3. اسٹیک ہولڈرز کے ذریعہ آبادی کے معاملات کی ملکیت میں اضافہ اور خدمات کی فراہمی اور پروگرام ڈیزائن کے عمل میں ان کی شرکت کو تقویت بخش۔
4. حد یا خلا کو اپنے بچوں کے لئے چاہتے ہیں جو سب شادی شدہ جوڑے کو دستیاب معیار خاندانی منصوبہ بندی خاندان کی منصوبہ بندی اور تولیدی صحت کی خدمات بنا کر لیے .خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات پورے نہ ہونے کی ضرورت کو کم کریں
5. دیہی علاقوں اور شہری کچی آبادیوں میں خاص طور پر غریب ، کم خدمت خدمات انجام دینے والی آبادی کو معیاری خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانا -
6. پاکستان میں خاندانی منصوبہ بندی اور تولیدی صحت کی خدمات کے ایک جامع نیٹ ورک کو مربوط اور نگرانی کرنا۔
7. متعلقہ وزارتوں ، صوبائی لائنوں کے محکموں ، غیر سرکاری تنظیموں اور نجی شعبے کے ساتھ مضبوط شراکت داری قائم کرنا ، بشمول صنعتی سیکٹر جس میں وکالت ، تربیت ، نگرانی اور شرکت اور معیار کے دیگر ذرائع کے ذریعہ امداد / رہنمائی فراہم کرکے خاندانی منصوبہ بندی میں معیارات کو برقرار رکھا جاسکے۔ یقین دہانی
8. این جی اوز اور میڈیا کے ذریعہ آبادی کی NGO سول سوسائٹی کے کھلاڑیوں خصوصا سرگرمیوں میں شراکت کو تقویت دینا۔
9. اسکول اور کالج کے طلبا کے لئے آبادی اور خاندانی زندگی کی تعلیم کو یقینی بنائیں۔

سبق نمبر 41

ماحولیات اور معاشرتی

اسباق کا جائزہ:

- قدرتی ماحول
- ماحولیات
- عالمی جہت
- تاریخی جہت

ثقافتی مراسلے: نمو اور حدود ultural

ارض پر انسانی گروہ کس طرح کے اثرات مرتب کرتے groups ماحول اور معاشرے میں کیا رشتہ ہے؟ کر ہیں؟ ماحولیاتی (یا ماحولیاتی) انسانی طرز عمل ، ثقافتی طریقوں اور معاشرتی اداروں کو کس طرح محدود رکھتا ہے؟ سائنس اور ٹکنالوجی ، معاشی عمل اور حکومت کی پالیسی میں ہونے والی پیشرفت ہمیں فطرت اور معاشرتی تعلقات کی بدلتی ہوئی شکلوں کے بارے میں کیا بتاتی ہے ؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ماحولیات اور معاشرتی تعلقات سے متعلق امور کے بارے میں مباحثے کو جنم دیتے ہیں۔
ماحولیات: فرانسیسی دنیا سے *منسلک تنہا* ، جس کا مطلب ہے دائرے ، چکر ، یا آس پاس کا ملک۔ لہذا ماحولیات کا مطلب بیرونی حالات اور ایک حیاتیات ، یا پورے معاشروں ، یا ہر قسم کی آبادی کی حمایت کرنے والے "جسمانی اور حیاتیاتی ڈھانچے" کی زندگی کو متاثر کرنے والے اثرات ہیں۔ اس طرح سے ماحولیات ساری زندگی کے مجموعی جسمانی اور مادی اڈے ہیں ، جن میں زمین ، ہوا ، پانی ، اور اہم مادی وسائل اور توانائی شامل ہیں جس میں معاشرے سرایت پذیر ہیں۔ اسے قدرتی ماحول کہا جاسکتا ہے۔

قدرتی ماحول: زمین کی سطح اور ماحول ، حیاتیات ، ہوا ، پانی ، مٹی ، اور زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری دیگر وسائل سمیت۔
ماحولیات معاشروں کے لئے تین الگ الگ کام انجام دیتی ہے۔

- ہمارے گھر ہے، یا جس میں ہم اپنی سرگرمیوں کو منظم جگہ فراہم *(رہ جگہ)*؛
- لونگ (لئے ضروری ہے کہ وسائل کے ساتھ کی فراہمی ہماری *سپلائی ڈپو)*؛ اور
- .(جدید صنعتی معاشروں کے فضلہ کی مصنوعات جذب کے لئے ایک 'سنک' کے اعمال *(فضلہ مخزن*

یہ تینوں افعال آپس میں مقابلہ کرسکتے ہیں۔
:آبادی میں اضافے اور اس سے متعلقہ سرگرمیوں کی وجہ سے

- ،تین افعال کے درمیان کافی زیادہ اختلاف نہیں ہے
- کل انسانی مطالبہ یا 'بوجھ' سے تجاوز کیا جا سکتا طویل مدتی دونوں مخصوص علاقوں کی اور یہاں تک کہ عالمی ماحولیاتی نظام کی گنجائش.

ماحولیات: حیاتیات اور قدرتی ماحول کے باہمی تعامل کا مطالعہ۔ کسی بھی دوسری نسل کی طرح انسان بھی فطری ماحول پر منحصر ہے۔ لیکن یہ ثقافت رکھنے والے انسان ہی ہیں۔ ثقافت کی نشوونما سے انسان بہتر یا بد تر ماحول کو تبدیل کرتا ہے۔ جہاں انسانوں نے فطرت کو اس کی خدمت میں لگایا ہوا ہے ، وہیں اس سارے عمل نے ٹھوس فضلہ ، آلودگی ، گلوبل وارمنگ ، جیو ویودتا وغیرہ کے مسائل کو جنم دیا ہے۔ یہ سب کس نے پیدا کیا؟ ظاہر ہے یہ انسانی عمل کے نتائج ہیں۔ لہذا ، کچھ بنیادی معاشرتی امور پر نظر ڈالتی ہے جیسے: "ماحول" لوگوں کے لئے کیا معنی رکھتا ہے؟ مطلب (خیالات ، امیدیں ، خوف) کیسے بدل سکتے ہیں؟ انسانی معاشرتی نمونوں سے ماحول پر کس حد تک دباؤ پڑتا ہے؟

عالمی جہت:
سیارہ ایک واحد ماحولیاتی نظام ہے۔ *ایکو* 'مکان' ہے ، جو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ یہ سیارہ ہمارا گھر ہے اور تمام جانداروں اور ان کے قدرتی ماحول سے باہمی وابستہ ہیں۔ یہ *ایک ایسا نظام ہے جو تمام جانداروں اور ان کے قدرتی ماحول کے باہمی تعامل پر مشتمل ہے*۔ اس طرح کے باہمی رابطے کا مطلب یہ ہے کہ قدرتی ماحول کے کسی بھی حصے میں تبدیلیاں پوری عالمی ماحولیاتی نظام کے ذریعہ پھیل جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ، اوزون ماحول میں ایک ایسی پرت ہے جو نقصان دہ الٹرا وایلیٹ تابکاری کے داخلے کو محدود کرتی ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں یہ کمی کا عمل جاری ہے۔

تاریخی جہت:

لوگوں نے قدرتی ماحول کو خطرہ بنانے کی طاقت کیسے حاصل کی؟ انسان ثقافت کو ترقی دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مسلسل ٹیکنالوجی کو بہتر بنایا جارہا ہے۔ انسان شکار معاشروں سے لے کر چارائوں ،

زرعی ماہرین ، صنعتی معاشرے اور پوسٹ کو صنعتی معاشرے میں منتقل ہوچکا ہے۔ ترقی کے اس عمل میں یہ دیکھا گیا ہے کہ انسان قدرتی وسائل استعمال کرتے ہیں اور آلودگی چھوڑ دیتے ہیں۔
کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان فطرت کو موڑ رہا ہے؟ اس عمل میں امیر ممالک کا کردار اہم رہا ہے۔ وہ غریب قوموں سے 1000 گنا زیادہ سامان تیار کرتے ہیں۔ معیار زندگی کے بلند → مزید ٹھوس فضلہ اور آلودگی پیدا کرتے ہیں.
کی مادی فوائد موجود ہیں جہاں **ٹیکنالوجی** → طرح کے ماحول پر منفی اثرات ہوتے ہیں: **ایک ماحولیاتی خسارہ چل رہا ہے:** *ایک گہرا اور منفی طویل مدتی پر انسانیت کی توجہ کی وجہ سے قدرتی ماحول کو نقصان مختصر مدت مواد سمردد*. ماحولیاتی خسارے کا تصور تین وجوہات کی بناء پر اہم ہے۔ پہلے ، یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ماحولیات کی صورتحال معاشرتی مسئلہ ہے ، جو لوگوں کے رہنے کے بارے میں انتخاب کے عکاسی کرتی ہے۔ دوسرا ، یہ تجویز کرتا ہے کہ ماحولیاتی نقصان - ان کے ہوا ، زمین یا پانی کو - اکثر غیر اعلانیہ ہوتا ہے۔ مختصر مدت کے فوائد پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ، کہتے ہیں کہ جنگلات کاٹنا ، پھینک کرنے والے پیکیجنگ کا استعمال کرتے ہوئے ، ہم ان کے طویل مدتی ماحولیاتی اثرات کو دیکھنے میں ناکام ہیں۔ تیسرا ، کچھ معاملات میں ، ماحولیاتی خسارہ الٹ ہے۔ چونکہ معاشروں نے ماحولیاتی مسائل پیدا کیے ہیں ، دوسرے لفظوں میں ، سوسائٹی ان میں سے بہت سوں کو ختم کرسکتی ہے۔

آبادی میں اضافہ: ٹیکنالوجی کے بعد **آبادی میں** تیزی سے اضافہ ماحولیات کے لئے ایک اور خطرہ ہے۔ معاشی ترقی کے ساتھ ، شرح اموات میں تیزی سے کمی اور شرح پیدائش اس کے سست زوال میں پیچھے رہ جانے کی وجہ سے شرح پیدائش اور اعلی شرح اموات کے درمیان پچھلا توازن پریشان ہوگیا ہے۔ نتیجے میں آبادیاتی منتقلی آبادی کے پھٹنے کا باعث بنی ہے۔ 20 ویں صدی کے آخر تک سیارہ زمین میں چھ بلین غریب ممالک میں تھے۔ غریب لوگوں poor سے زیادہ افراد شامل تھے ، جن میں سے تقریبا پانچ ارب نسبتا کے پاس ماحول میں جو چیز دستیاب ہے اسے استعمال کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔
کس طرح صارفیت کے بارے میں؟ اتنے سارے آئوز → ضرورت تیل → آلودگی. سیارہ زیادہ ترقی سے دوچار ہے ۔

ثقافتی مراسلے: نمو اور حدود
ہمارا ثقافتی نقطہ نظر - خاص طور پر ہم "اچھی زندگی" کا نظریہ کس طرح تیار کرتے ہیں اس کے ماحولیاتی نتائج بھی ہوتے ہیں۔ لوگ مادی سکون کی تلاش میں رہتے ہیں جس کے تحت ترقی اور سائنس قابل قدر اقدار بن جاتا ہے۔ ترقی کی منطق ماحول کی اضافی کھپت ہے۔ اس کے باوجود ، محدود وسائل نے ترقی کو حدود میں ڈال دیا۔ ماحولیات کے خاتمے سے بچنے کے لئے انسانیت کو آبادی ، پیداوار ، اور وسائل کے استعمال پر قابو پانے کے لئے پالیسیاں نافذ کرنا چاہ..

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق نمبر 42

ماحولیاتی مسائل

:اسباق کا جائزہ

id "ٹھوس فضلہ: "ڈسپوز ایبل سوسائٹی
- صاف پانی کا تحفظ
- ایئر صاف کر رہا ہے
- جنگلات کا تحفظ
- معاشرہ اور ماحول

تکنیکی ترقی ، آبادی میں اضافے ، اور ثقافتی نقطہ نظر نے قدرتی ماحول پر بڑھتے ہوئے مطالبات کو جنم دیا ہے ، اور لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ تیسری دنیا کے ممالک میں لوگوں کو آبادی اور غربت کے شدید مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ماحولیاتی مسائل میں سے کچھ کیا ہیں؟

"ٹھوس فضلہ: "ڈسپوز ایبل سوسائٹی
اپنی زندگی میں ایک دن کے بارے میں سوچو اور جو کچھ تم پھینک دیتے ہو اسے جمع کرو۔ اس کا وزن کتنا ہوگا؟ امریکہ جیسے صنعتی معاشرے میں ایک اوسط فرد روزانہ تقریبا 2.5 2.5 کلو گرام کاغذ ، دھات ، پلاسٹک اور دیگر ڈسپوزایبل مواد (زندگی بھر میں 50 ٹن سے زیادہ) خارج کرتا ہے۔ یہ ایک ڈسپوز ایبل معاشرے کی مثال ہے ، جہاں سہولت ثقافتی قدر بن چکی ہے۔ ایک متمول معاشرہ بہت زیادہ استعمال کرتا ہے اور زیادہ تر اشیاء میں پیکیجنگ ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ واقف کیس فاسٹ فوڈ کا ہے ، جو گتے ، پلاسٹک اور اسٹائروفوم کنٹینر میں پیش کیا جاتا ہے جسے ہم منٹ کے اندر اندر پھینک دیتے ہیں۔ صارفین ان گنت دیگر مصنوعات کو وسیع پیمانے پر پیک کیا lessمصنوعات کو زیادہ دلکش بنانے کے ل the کے ل گیا ہے۔ دیگر ڈسپوز ایبلز: محدود بوتلیں ، قلم ، استرا ، فلیش لائٹ ، بیٹریاں اور دیگر اشیاء جن کی زندگی محدود ہے۔ ہم مغربی معاشرے کے ثقافتی نمونوں کی تیزی سے نقالی کر رہے ہیں۔

یہ فضلہ کہاں جاتا ہے؟ چونکہ اس کا بیشتر حصہ ری سائیکل نہیں ہوتا ہے ، لہذا یہ کبھی بھی 'دور نہیں ہوتا' ہے۔ اس کو لینڈ فلز کی ضرورت ہے اور قدرتی ماحول کے لئے متعدد خطرہ ہیں۔ لہذا اس کو ضائع کرنے کے لئے زمین کی ضرورت ہے ، جو پانی کے آلودگی (زمین کے اوپر اور نیچے دونوں) میں حصہ ڈالتا ہے۔ اس فضلے کو دوبارہ صاف کرنا ہوگا۔ ، this ماحولیات کے تحفظ کے ل

صاف پانی کا تحفظ
سمندر ، جھیلیں اور نہریں عالمی ماحولیاتی نظام کے لائف بلڈ کی فراہمی کرتی ہیں۔ انسان پینے ، نہانے ، ٹھنڈک ، کھانا پکانے ، تفریح ، زراعت ، اور دیگر سرگرمیوں کے لئے پانی پر انحصار کرتا ہے۔
سائنسدان جس کو *ہائیڈرووولوجیکل سائیکل* کہتے ہیں اس کے مطابق ، زمین قدرتی طور پر پانی کی ری سائیکل کرتی ہے اور زمین کو تروتازہ کرتی ہے۔ یہ عمل اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج سے گرمی کی وجہ سے زمین کا پانی بخارات بن جاتا ہے اور بادل بنتے ہیں۔ پانی پھر بارش کی طرح زمین پر لوٹتا ہے ، جو نہروں اور ندیوں میں بہتا ہے اور سمندر کی طرف دوڑتا ہے۔ یہ ہائیڈرووولوجیکل سائیکل نہ صرف پانی کی فراہمی کی تجدید کرتا ہے بلکہ اسے صاف بھی کرتا ہے۔ آلودگی پھیلانے والے پانی کی فراہمی اور ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔

بڑھتی ہوئی آبادی اور پیچیدہ ٹکنالوجی نے معاشروں کی پانی کی بھوک میں بہت اضافہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا کے کچھ حصوں میں جہاں اہم بارش ہوتی ہے ، لوگ زمینی پانی کو قدرتی طور پر دوبارہ بھرنے کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے استعمال کررہے ہیں۔

ہمیں اس حقیقت کا سامنا کرنا چاہئے کہ پانی قیمتی ہے ، اور ایک محدود وسائل ہے۔ افراد ، صنعت اور کھیتی باڑی کی طرف سے زیادہ سے زیادہ تحفظ اس کا جواب ہے۔ پھر پانی کی آلودگی کا مسئلہ لوگوں کی صحت کو متاثر کرتا ہے۔ یہ ترقی اور آبادی میں اضافے کا بھی ایک حصہ ہے۔

ہوا صاف کرنا
صنعتی ٹکنالوجی (خاص طور پر فیکٹری اور موٹر گاڑی) کے غیر متوقع نتائج میں سے ایک ہوا کے معیار میں کمی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ، صنعتی طرز زندگی سے پیدا ہونے والی آلودگی سے نمٹنے کے لئے بہت بڑی پیشرفت ہوئی ہے۔ فضائی آلودگی کی ممانعت کے لئے قوانین بنائے گئے ہیں۔ سائنسدانوں نے فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے نئی ٹیکنالوجیز تیار کیں۔ لیکن ترقی پذیر ممالک میں ہوا کا مسئلہ

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

آلودگی سنگین ہوتی جارہی ہے۔ کھانا پکانے اور گرم کرنے کے لئے استعمال ہونے والے ایندھنوں سے ہوا کے معیار کو نقصان ہوتا ہے۔ غریب ممالک قلیل مدتی صنعتی ترقی کی ترغیب دینے کے خواہاں ہیں لیکن فضائی آلودگی کے طویل مدتی خطرات پر بہت کم توجہ دیں ۔ شہر فضائی آلودگی سے دوچار ہیں۔

تیزاب بارش کا خطرہ بھی ہے ۔ یہ *بارش سے مراد ہے ، ہوا کی آلودگی کے ذریعہ تیزابیت کا حامل ہے جو پودوں اور جانوروں کی زندگی کو تباہ کر دیتا ہے۔* اس کا آغاز بجلی گھروں نے بجلی پیدا کرنے کے لئے جیواشم ایندھن (تیل اور کوئلہ) کو جلانے سے کیا ہے۔ یہ جلانے سے ہوا میں سلفورک اور نائٹروس آکسائڈ جاری ہوتے ہیں۔ چونکہ ہوا ان گیسوں کو فضا میں جھاڑتی ہے ، وہ ہوا کے ساتھ رد عمل کا اظہار کرتے ہیں اور گندک اور نائٹرک ایسڈ بناتے ہیں ، جو ماحول کی نمی تیزابی ہوجاتے ہیں۔
ایک قسم کی آلودگی دوسری وجہ بن سکتی ہے۔ فضائی آلودگی پانی کی آلودگی کا سبب بن سکتی ہے۔

جنگلات کا تحفظ
other جنگلات دنیا کی بڑھتی آبادی کی ضروریات اور بھوک کا شکار ہو رہے ہیں۔ دوسرے مقاصد کے ل زمین کو جنگلات سے پاک کردیا گیا ہے۔ پھر ہمارے پاس لکڑی کی صنعت ہے ، جو جنگل کھاتا ہے۔
کی فضا کو صاف کرنے میں جنگلات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جنگل کی کمی کے (CO_2) کاربن ڈائی آکسائیڈ ساتھ ، ماحول کو صاف کرنے کا عمل رکاوٹ کا شکار ہے۔ ماحول میں ، کاربن ڈائی آکسائیڈ گرین ہاؤس کی شیشے کی چھت کی طرح برتاؤ کرتا ہے ، سورج سے گرمی کو زمین پر منتقل کرتا ہے جبکہ اس کا زیادہ تر

حصہ سیارے سے دور پھیلنے سے روکتا ہے۔ ماحولیات کے ماہر ماحولیات میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے بڑھتے ہوئے حراستی کی وجہ سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافے **، گرین ہاؤس اثر کے** بارے میں قیاس آرائی کرتے ہیں ۔ اس کے نتیجے میں **گلوبل وارمنگ ہوگی۔** گرمی کا رجحان پولر آئیکاپس کے وسیع علاقوں کو پگھلا دے گا اور دنیا کے نشیبی علاقوں کو ڈھکنے کے لئے سطح کی سطح کو بلند کرے گا۔ اگرچہ یہ معاملہ تنازعہ رہا ہے ، لیکن یقینی طور پر اس کا اثر **حیاتیاتی تنوع** پر پڑتا **ہے۔** ان جنگلات میں 30 ملین رہائشی پرجاتیوں کا گھر ہے۔ اس جیوویودتا کی کیا اہمیت ہے؟ حیاتیاتی تنوع انسانی کھانوں کا ایک قابل وسیلہ ہے ، تحقیق کے لئے ایک جینیاتی اہم وسیلہ ہے ، جو خوبصورتی اور ماحول کی پیچیدگی مہیا کرتا ہے ، اور کسی بھی نوع کا ناپید ہونا ناقابل واپسی اور حتمی ہوتا ہے۔

معاشرہ اور ماحول

یہ معاشرے کا عمل ہے جو قدرتی ماحول کو متاثر کرتا ہے۔

معاشرتی نظام کے عمل سے متعلق اقدار اور عقائد انتہائی اہم ہیں۔ لہذا ماحولیات کی صورتحال فطری دنیا کے بارے میں ہمارے رویوں کی عکاسی کرتی ہے۔ ترقی کی منطق کے حصے کے طور پر ، ماحولیات کو وسائل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ انسان ماحولیاتی مسائل کو بھی حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے ، اور فنکار ماقبل پر امید ہیں کہ انسان یہ کرسکتا ہے۔

معاشرتی کشمکش کے نظریہ نگاروں کا خیال ہے کہ قدرتی ماحول کی پریشانیوں کا نتیجہ معاشرتی انتظاموں سے ہوتا ہے جو اشرافیہ کے موافق ہیں۔ اشرافیہ براہ راست یا بالواسطہ ماحولیاتی مسائل کو بڑھاتے ہیں جب وہ اپنے مفاد کو آگے بڑھاتے ہیں۔ **ماحولیاتی نسل پرستی** بھی **ہے:** اس نمونہ کے ذریعہ جس سے غریب افراد خصوصا اقلیتوں کے قریب ماحولیاتی خطرات سب سے زیادہ ہیں۔

تنازعہ کے نقطہ نظر سے ماحولیاتی مسائل ، معاشرے کے طبقاتی ڈھانچے اور عالمی سطح پر ، دنیا کی اقوام کی درجہ بندی کا نتیجہ ہیں۔ یہ رہا ہے کہ اعلی آمدنی والے ممالک قدرتی ماحول پر سب سے زیادہ مطالبہ کرتے ہیں۔ غریب معاشروں کی طرح ماحولیاتی مسائل بھی بدتر ہونے کا امکان ہے جب وہ معاشی طور پر ترقی کرتے ہیں ، زیادہ وسائل استعمال کرتے ہیں اور اس عمل میں زیادہ فضلہ اور آلودگی پیدا کرتے ہیں۔ طویل عرصے میں ، دنیا کی تمام قومیں قومی ماحولیات کے تحفظ میں گہری دلچسپی لیتی ہیں۔

پائیدار سوسائٹی اور دنیا

ماحولیاتی پریشانیوں کی پوری حد کا حل ہم سب کے لئے یہ ہے کہ وہ ماحولیاتی خسارے میں اضافہ نہ کرے۔ ہمیں **ماحولیاتی طور پر پائیدار ثقافت کی تلاش کرنی ہوگی ،** جس سے مراد وہ طرز زندگی ہے جو آئندہ نسلوں کی ماحولیاتی ورثے کو دھمکی دیئے بغیر موجودہ نسل کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

پائیدار رہنے کے لئے تین بنیادی اہداف کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے *محدود وسائل کا تحفظ ہے* ، یعنی ، ہمارے حال کو مستقبل کی طرف ایک ذمہ دار نگاہ سے پورا کرنا ہے۔ تحفظ میں وسائل کو زیادہ موثر طریقے سے استعمال کرنا ، توانائی کے متبادل وسائل کی تلاش ، اور ، کچھ معاملات میں ، کم سے رہنا سیکھنا شامل ہے۔

دوسرا مقصد *فضلہ کو کم کرنا ہے۔* جب بھی ممکن ہو ، کم استعمال کرنا ہی فضلہ کو کم کرنے کا سب سے مؤثر طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ ، دنیا بھر کے معاشروں کو پروگراموں کی ری سائیکلنگ کی ضرورت ہے۔ کامیابی کا انحصار لوگوں کو کچرے کو کم کرنے اور قوانین کو پاس کرنے کے لئے تعلیم دینے پر ہے جس میں کچھ مواد کی ری سائیکلنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

پائیدار ماحولیاتی نظام کے لئے کسی بھی منصوبے کا تیسرا مقصد *دنیا کی آبادی میں اضافے کو کنٹرول میں لانا* ہوگا ۔

لیکن یہاں تک کہ صاف ستھرا ماحولیاتی حکمت عملی - جو بہترین ارادے کے ساتھ مرتب کی گئی ہے - کچھ بنیادی تبدیلیوں کے بغیر ناکام ہوجائے گی جس میں ہم اپنے اور اپنی دنیا کے بارے میں سوچتے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ *حال مستقبل سے منسلک ہے۔* سیدھے الفاظ میں ، آج کے افعال کل کی دنیا کو تشکیل دیتے ہیں۔ دوسرا ، انسانوں کو زندگی کی دوسری شکلوں سے "مختلف" دیکھنے کے بجائے اور یہ سمجھنے کی بجائے کہ ہمیں سیارے پر غلبہ حاصل کرنے کا حق حاصل ہے ، ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ *زندگی کی تمام شکلیں ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔* تیسرا ، ایک پائیدار ماحولیاتی نظام کے حصول کے لئے عالمی تعاون کی ضرورت ہے۔

سبق نمبر 43

سماجی تبدیلی

اسباق کا جائزہ:

- ہر وقت معاشرتی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔
- سماجی تبدیلی کبھی کبھی جان بوجھ لیکن اکثر انیوجت ہے.
- معاشرتی تبدیلی متنازعہ ہے۔

کچھ تبدیلیاں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ changes

وقت میں دو نکات میں تبدیلی ہے۔ ایک وقت کیا تھا اور وقت میں کیا ہوتا ہے۔ وقت میں دو نکات کے درمیان فرق کو تبدیلی کہا جاسکتا ہے۔

وقت 2 - وقت 1 = فرق یعنی تبدیلی

معاشرتی تبدیلی کا مطلب معاشرتی ڈھانچے اور معاشرتی تعلقات میں ہونے والی تبدیلیاں ہیں۔ میکرو سطح پر ہم معاشرتی سطح پر معاشرتی سطح پر اسی طرح ملک کی آبادی کے ڈھانچے میں ہونے والی تبدیلیوں کی طرح دیکھ سکتے ہیں۔ کوئی بھی آبادی کی عمر کے ڈھانچے کو دیکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی اس ڈھانچے پر بات چیت کر چکے ہیں جیسے پاکستان کی آبادی کا 43 فیصد بچوں کی ہے ، تقریبا فیصد بوڑھے لوگوں کا ہے اور باقی بالغ افراد ہوسکتے ہیں۔ پھر آپ لوگوں کی دیہی اور شہری 4 percent تقسیم پر بھی نگاہ ڈال سکتے ہیں۔ لوگوں کی تعلیمی تقسیم آبادی کے ڈھانچے کا ایک اور زاویہ ہے۔ دیہی علاقوں سے شہری علاقوں میں منتقل ہونے میں بہت کچھ ہے۔ معاشرتی تبدیلی کے پہلو کے طور پر پیدائش کی شرح کو تبدیل کرنے پر بھی کوئی غور کرسکتا ہے۔ مائکرو لیول پر ایک ، سائز ، اتھارٹی ڈھانچہ ، شادی کی عمر ، ہر عورت کے بچوں کی تعداد کے لحاظ سے کنبہ کے ڈھانچے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو بھی دیکھ سکتا ہے۔

لوگوں کے تعلقات میں تبدیلی آسکتی ہے۔ مثال کے طور پر ہم آہنگی میں کمی آرہی ہے ، آجر اور ملازمین کے تعلقات میں تبدیلیاں آرہی ہیں ، مردوں اور عورتوں کے تعلقات (خواتین کو بااختیار بنانا) میں تبدیلی آرہی ہے ، وغیرہ۔

سماجی تبدیلی کی طرح **ثقافتی تبدیلی** کا ایک اور تصور بھی ہے **،** جس کا مطلب معاشرے کی ثقافت میں تبدیلی ہے۔ اس تبدیلی کو لوگوں کے طرز عمل (معمول) ، معاشرے کے قوانین ، معاشرے کی ٹکنالوجی میں دیکھا جاسکتا ہے۔ معاشرتی تبدیلی اور ثقافتی تبدیلی اوورپلاپ ہو جاتی ہے اور بعض اوقات معاشرتی تبدیلی اور ثقافتی تبدیلی میں فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ لہذا اس مبہم صورتحال پر قابو پانے کے لئے دونوں تصورات کو مل کر معاشرتی اور ثقافتی تبدیلی کہا جاتا ہے۔
معاشرتی تبدیلی عام طور پر اچانک ظاہر نہیں ہوتی جب تک کہ قدرتی آفات نہ ہو۔ یہ عام طور پر ایک مستقل عمل ہوتا ہے۔ معاشرتی تبدیلی کے عمل میں چار *بڑی خصوصیات ہیں*۔

معاشرتی تبدیلی ہر وقت ہوتی ہے ۔ کچھ بھی مستقل نہیں ہوتا ہے اور تبدیلی ناگزیر ہوتی ہے۔ تبدیلی کا عمل کسی دوسرے وقت کے مقابلے میں ایک وقت میں سست پڑسکتا ہے۔ ایک معاشرہ دوسرے سے زیادہ تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ شکار اور کھانا جمع کرنے والی معاشرے کافی آہستہ آہستہ تبدیل ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف آج کی اعلی آمدنی والے معاشروں کے ممبران ، ایک ہی زندگی میں اہم تبدیلی کا تجربہ کرتے ہیں۔

ثقافت کے کچھ عناصر دوسروں کے مقابلے میں تیزی سے بدلتے ہیں۔ دونوں کے مابین پائے جانے والے فرق کو **ثقافتی وقفہ سے تعبیر** کیا گیا **ہے** ۔ ثقافتی وقفے کا تصور ڈبلیو ایف اوگبرن نے دیا تھا۔ اس تصور کی وں کی شرح مختلف ہوتی ہےparts تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے: جب ثقافت کے دو باہم وابستہ حص تاکہ ایک دوسرے سے تیز رفتار سے آگے بڑھ جاتا ہے جس کے تحت ایک پیچھے رہ جاتا ہے ، دونوں کے مابین فرق کو ثقافتی وقفہ کہتے ہیں۔ ثقافت کے اندر ، مادی ثقافت عام طور پر غیر مادی ثقافت (خیالات ، رویوں) کے مقابلے میں تیزی سے بدل جاتی ہے ۔

معاشرتی تبدیلی بعض اوقات جان بوجھ کر ہوتی ہے لیکن اکثر غیر منصوبہ بند ہوتی ہے۔ صنعتی معاشرے فعال طور پر کئی قسم کی تبدیلی کی ترغیب دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ، سائنس دان توانائی کی زیادہ موثر اقسام تلاش کرتے ہیں ، اور مشتہرین ہمیں اس بات پر راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس یا اس نئے گیجٹ کے بغیر زندگی نامکمل ہے۔ لہذا مارکیٹ کے محققین لوگوں کو نئی مصنوعات کو استعمال کرنے پر راضی کرنے کے نئے طریقے تلاش کرتے ہیں۔ پھر بھی شاذ و نادر ہی ان تبدیلیوں کے تمام نتائج کا تصور کرسکتا ہے جو حرکت میں آتے ہیں۔ نقل و حرکت اور نقل و حمل کے لئے آٹوموبائل متعارف کرایا گیا ہے۔ ایک ہی وقت میں ، بہت سے غیر اعلانیہ نتائج سامنے آئے ہیں جیسے آلودگی ، حادثات ، اور وہی آٹو ڈکیتی اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔

معاشرتی تبدیلی متنازعہ ہے۔ معاشرتی تبدیلی اچھے اور برے دونوں ہی نتائج لاتا ہے۔ سرمایہ داروں نے صنعتی انقلاب کا خیرمقدم کیا کیونکہ نئی ٹکنالوجی نے پیداوری اور منافع میں اضافہ کیا۔ تاہم ، کارکنوں کو خدشہ تھا کہ یہ مشینیں اپنی مہارت کو فرسودہ بنادیں گی اور ترقی کی طرف راغب ہونے کے خلاف مزاحمت کریں گی۔
یہ ترقی کی علامت ہوسکتی ہے جبکہ دوسرے اسے زوال کی it خواتین کو بااختیار بنائیں۔ کچھ کے ل علامت سمجھ سکتے ہیں۔

کچھ تبدیلیاں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ کچھ تبدیلیاں (جیسے کپڑوں کے چمکنے) کو صرف اہمیت حاصل ہوتی ہے ، جبکہ دیگر (جیسے کمپیوٹر) ایک طویل عرصہ تک رہتے ہیں اور پوری دنیا کو تبدیل کرسکتے ہیں۔ صنعتی انقلاب کی طرح ہی انفارمیشن ٹکنالوجی پوری دنیا میں انقلاب آسکتی ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق **44**

سماجی تبدیلی کا سبب

:اسباق کا جائزہ

- ثقافت اور تبدیلی
- تنازعہ اور تبدیلی
- خیالات اور تبدیلی

- آبادیاتی تبدیلی
- ماحولیاتی تبدیلیاں
- جدیدیت

معاشرتی تبدیلی کے بہت سے اسباب ہیں۔ نفیس مواصلات اور ٹرانسپورٹیشن ٹکنالوجی سے وابستہ اس دنیا میں بھی ، ایک جگہ میں تبدیلی اکثر دوسری جگہ تبدیل ہوجاتی ہے۔ سماجی تبدیلی کی کچھ وجوہات پر یہاں تبادلہ خیال کیا جارہا ہے۔

ثقافت اور تبدیلی
ثقافتی تبدیلی کے تین اہم ذرائع ہیں: ایجاد ، دریافت اور بازی۔

ایجاد ثقافت کے موجودہ عناصر کا ایک نیا مرکب ہے۔ ایجادات نئی چیزیں ، نظریات اور معاشرتی نمونوں کو جنم دیتی ہیں۔ خیالات ، اشیاء اور معاشرتی نمونوں کی ایجاد معاشرتی تبدیلی لاتی ہے۔

دریافت اس وقت ہوتی ہے جب لوگ دنیا کے موجودہ عناصر کا نوٹ لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ، طبی ترقی انسانی جسم کے بارے میں بڑھتی ہوئی تفہیم پیش کرتے ہیں۔ انسانی جسم وہاں رہا ہے لیکن شاید پرانے زمانے میں انسانوں کو اس کے کام اور غیر فعال کام کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھیں ۔ انسانی جسم کے کام کے بارے میں دریافتوں نے سائنسی علم میں مزید اضافہ کیا ہے۔ انسانی صحت پر براہ راست اثرات سے ہٹ کر ، طبی دریافتوں نے زندگی کی توقع بڑھا دی ہے۔ متوقع عمر میں اضافہ معاشرے میں تبدیلی ہے۔

بازی ایک جگہ اور / یا گروپ سے دوسرے میں ثقافتی ***خصائص*** کا ***تبادلہ*** ہے۔ بازی ایک ایسی ثقافت سے دوسرے ثقافت میں پھیلنے والی مصنوعات ، افراد اور معلومات کے بطور تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ دو ثقافتوں کے ، For ثقافت کے بہت سے واقف عناصر دوسری ثقافتوں سے آئے ہوں۔ بازی کے مقاصد کے ل مابین رابطہ ہونا ضروری ہے۔ ماضی میں ہر طرح سے ذرائع سے جسمانی رابطہ ہوا کرتا تھا یعنی مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے دوروں کا تبادلہ۔ مسافروں ، تاجروں کا ایک طرفہ دورہ۔ فتح کرنے والے جو حملہ کرسکتے ہیں ، لوٹ سکتے ہیں اور مال غنیمت چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ دوسرے حملہ آور جو فتح کرتے ہیں اور حاکم کی حیثیت سے قائم رہتے ہیں۔ نوآبادیات جو اپنی نوآبادیات پر حکومت کرتے ہیں۔ یہ تمام صورتحال بازی کے حالات کا مظاہرہ کرتے ہیں جہاں رابطے کا قیام ایک دوسرے سے ثقافتی خصلتوں کا قرض لینے کا باعث بنتا ہے۔ حملہ آور اور نوآبادیاتی اپنی ثقافت لے کر آئے اور اسے مقامی لوگوں پر مسلط کرسکتے ہیں۔ اس کے باوجود ، شاید ان ہی حکمرانوں نے مقامی ثقافت سے کچھ عناصر کو اٹھا لیا ہو۔ موجودہ دور میں ، بازی کے مقاصد کے لئے ، دو مختلف معاشروں کو ایک دوسرے کے ساتھ جسمانی رابطہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت مواصلات کے ماس میڈیا نے دوسری ثقافتوں سے رابطہ کرنے کے لئے جسمانی حدود کو مسمار کردیا ہے۔ اب شاید آپ کو "ماؤس" پر قابو پالنا ہوگا اور دنیا میں کہیں بھی پہنچنا ہو گا ، اس کی ثقافت کے بارے میں جاننا ہو گا ، اسے سمجھنا ہو گا ، اور اگر پسند ہو تو اس کے تہذیبی خصائل کو قرض مل سکتا ہے۔ باہر سے فیشن کے ادھار ، ثقافتوں کا اختلاط ، اور ثقافتوں میں مواصلات کا تبادلہ دیکھو۔

دنیا ایک ایسا گلوبل ولیج بن رہی ہے جہاں معلومات فوری طور پر پھیل جاتی ہے اور تبدیلی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ معاشرے کی ثقافت میں تبدیلی لانے کا سب سے اہم عنصر بازی ہے۔
ایجادات ، دریافتیں اور بازی سبھی ثقافت میں تبدیلی لاتے ہیں جو بدلے میں معاشرتی ڈھانچے اور لوگوں کے تعلقات میں تبدیلی لاتے ہیں۔

تنازعہ اور تبدیلی
معاشرے میں تناؤ اور تنازعات بھی تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ کارل مارکس طبقاتی کشمکش کو انجن کی حیثیت سے دیکھتا تھا جو معاشروں کو ایک تاریخی دور سے دوسرے تاریخ تک لے جاتا ہے۔ مارکس کے ذریعہ سوشل کلاس کو معاشرتی تبدیلی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ جن دو طبقوں کی نشاندہی کی گئی وہ سرمایہ دار اور مزدور تھے۔ یہ دونوں طبقات عدم مساوات پر مبنی ہیں (ہم نے "سماجی استحکام" کے تحت پہلے ہی اس پر تبادلہ خیال کیا ہے)۔ معاشرتی کلاسیں پیداوار کے ذرائع سے لوگوں کے مختلف رشتوں میں واقع ہیں ۔ تعلقات اہم ہو جاتے ہیں اگر ایک

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

گروپ عمل کے لئے باشعور اور منظم ہو جاتا ہے۔ ان دو گروہوں میں سے سرمایہ دار معاشرتی تبدیلی کی مخالفت کرتے ہیں ، جبکہ کارکن معاشرے میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ مارکس کے مطابق دونوں طبقوں کے مابین تنازعہ معاشرتی تبدیلی کا ایک ذریعہ ہے۔ دونوں طبقات ہر وقت تنازعہ میں نہیں رہ سکتے ہیں۔ متضاد صورت حال کو حل کیا جا کرنے کے لئے ہے، اور جو بھی 'لو اور دو' تنازعہ کو حل کرنے کے لئے، نئی نئے رشتے ایک سماجی تبدیلی صورت حال گزشتہ ایک سے مختلف ہو جائے گا.

مارکس کی موت کے بعد ایک صدی سے بھی زیادہ عرصے میں ، یہ ماڈل آسان ہے۔ پھر بھی مارکس نے صحیح طور پر پیش کیا تھا کہ عدم مساوات (جن میں نہ صرف طبقہ بلکہ نسل اور جنس بھی شامل ہے) سے پیدا ہونے والا معاشرتی تنازعہ ہر معاشرے میں تبدیلیوں پر مجبور ہوگا۔

خیالات اور تبدیلی
کارل مارکس کے لئے انسانوں کی معاشرتی زندگی کا سب سے اہم پہلو اس زندگی کی مادی اساس ہے۔ اس نقطہ نظر معاشرے نجی املاک مواد کی پیداوار کا ذریعہ ہے جہاں میں سماجی تنازعات کی بنیاد موجود ہے - اس کے نتیجے میں سماجی تبدیلی کے لئے قیادت کریں گے جس میں.

میکس ویبر نے مارکس کے نظریہ کو صرف ایک نقطہ نظر پر غور کیا۔ معاشرتی تبدیلی کی دوسری ن کی بجائے نظریات معاشی ڈھانچےdetermin وضاحتیں ہوسکتی ہیں۔ لہذا ویبر کے مطابق معاشی تعی کا بھی تعین کرسکتے ہیں۔ ویبر نے خیالوں میں معاشرتی تبدیلی کی جڑوں کا سراغ لگا لیا۔ مثال کے طور پر ، کرشمے والے لوگ ایک پیغام لے سکتے ہیں جو بعض اوقات دنیا کو بدل دیتا ہے۔ ان انبیاء کی طرف دیکھو جنہوں نے معاشروں کو نئے نظریات سے بدلا ہے۔ مذہبی نظریات تحریکوں میں بدل گئے جس نے معاشروں کو بدل دیا۔ اسلام اور اس کے نظریات سے بدلاؤ نے معاشرے کے ڈھانچے اور لوگوں کے مابین تعلقات میں زبردست تبدیلیاں لائیں۔

ویبر نے یہ بھی بتاتے ہوئے نظریات کی اہمیت پر روشنی ڈالی کہ ابتدائی پروٹسٹنٹ کے مذہبی عقائد صنعتی سرمایہ داری کے پھیلاؤ کی منزل کیسے طے کرتے ہیں۔ اس حقیقت سے کہ صنعتی سرمایہ داری بنیادی طور پر مغربی یورپ کے ان علاقوں میں ترقی پذیر ہوئی جہاں پروٹسٹنٹ *کام کی اخلاقیات* مضبوط ثابت ہوئی تھیں جو ویبر کو خیالات کی طاقت کو تبدیل کرنے کے ل. ثابت کرتی تھیں۔
خیالات معاشرتی تحریکیں بھی پیدا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم ماحولیات کے ایک حصے کے طور پر "بڑے ڈیموں" کے خلاف لوگوں کی سماجی تحریکوں جیسے نظریات میں تبدیلی لانے کے لئے تحریکوں کے سامنے آتے ہیں۔ غریبوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے تحریکیں چل رہی ہیں۔ خواتین کے حقوق کے لئے تحریکیں چل رہی ہیں۔

آبادیاتی تبدیلی
معاشی تبدیلی میں آبادی کے انداز بھی ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عمر ، تعلیم ، پیشہ وغیرہ کے حوالے سے آبادی کے ڈھانچے میں تبدیلی آسکتی ہے پاکستانی آبادی ان تمام تبدیلیوں کا سامنا کر رہی ہے۔

معاشروں کے اندر اور درمیان ہجرت ایک آبادیاتی عنصر ہے جو تبدیلی کو فروغ دیتا ہے۔ پاکستان میں دیہی سے شہری علاقوں میں نقل مکانی کی بہتات ہے۔ شہری آبادی 1947 میں 20 فیصد سے بڑھ کر 1998 میں 33 فیصد ہوگئی۔ شہری آبادکاریوں کے حجم نے مقامی وسائل اور دیگر تعلقات پر دباؤ ڈالا ہے۔ خواتین کی تعلیم میں تبدیلی کے ساتھ ، مزدور قوت میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ ہورہا ہے جس کے اثرات خاندانی ادارے پر پڑ رہے ہیں۔

ماحولیاتی تبدیلیاں
ماحولیاتی تبدیلی معاشروں کے ڈھانچے اور لوگوں کے تعلقات میں تبدیلی لاسکتی ہے۔ ماحول کی انحطاط لوگوں کو نئی جگہوں پر ہجرت کرنے پر مجبور کرسکتی ہے۔ آبی گزرگاہ اور زرعی اراضی کی نمکیات لوگوں کو صرف اس وجہ سے ہجرت کرنے میں مجبور کردیتی ہیں کہ وہ اپنی معاش معاش کو کھو چکے ہیں۔ اسی طرح لوگ خشک سالی کی وجہ سے اپنی بستیاں چھوڑ دیتے ہیں۔
ترقیاتی منصوبوں" کے ذریعہ لائے جانے والے ماحولیاتی تبدیلیاں بھی معاشرتی تبدیلی کا ایک عنصر" ہوسکتی ہیں۔ آبی ذخائر کی تعمیر ، موٹر ویز اور صنعتی زون کی آبادی کے بے گھر ہونے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ یہی آبادی نئی ملازمتوں کی تربیت حاصل کرسکتی ہے اور نئے پیشوں کی پیروی کر سکتی ہے۔ یہ پوری جماعتوں کے طرز زندگی کو تبدیل کرسکتا ہے۔ اسی طرح قدرتی آفات انسانی بستیوں کے ساتھ ساتھ ان کے ذریعہ معاش کو بھی تباہ کر سکتی ہے اور اس طرح معاشرتی تبدیلی کا ایک عنصر بھی ہوسکتا ہے۔ لوگ اپنا پیشہ تبدیل کرسکتے ہیں ، نئی بستیوں کو تیار کرسکتے ہیں ، نئے علاقوں میں ہجرت کرسکتے ہیں۔ یہ تمام صورتحال معاشرتی تبدیلیوں کے حالات ہیں۔

جدیدیت

جدیدیت سماجی تبدیلی کا عمل ہے جو 18 ویں صدی کے وسط میں صنعتی نظام نے شروع کیا تھا۔ جدیدیت کے نتیجے میں:

- چھوٹے اور روایتی کمیونٹیز کی کمی نہیں ہے۔ روایتی معاشروں میں بہت ہم آہنگی ، باہمی تعلقات کا مضبوط احساس ، مضبوط ہمسایہ تعلقات موجود ہیں لیکن یہ سب بدل جاتے ہیں کیونکہ معاشرے صنعتی معاشرے میں پیچیدہ ہوجاتے ہیں۔ جدید معاشرے میں خاندانوں کے ڈھانچے اور تعلقات میں بھی تبدیلی آرہی ہے۔
- جدید معاشرے میں ذاتی پسند کی ایک توسیع ہے۔ تعلیم حاصل کرنے ، پیشہ کے انتخاب کے لئے ، Personal رہنے کی جگہ ، شریک حیات کا انتخاب کرنے ، اور حتی کہ طرز زندگی اپنانے کے ل بھی ذاتی انتخاب میں اضافہ ہوتا ہے۔ جدید معاشرے کے ذریعہ فراہم کردہ اختیارات کے سلسلے بہت سے ہیں اور کوئی ایک منتخب کرسکتا ہے۔ روایتی معاشرے میں ایسے اختیارات دستیاب نہیں تھے۔
- معاشرے میں تنوع بڑھتا جارہا ہے۔ شہری علاقوں میں لوگوں کا تنوع ، پیشوں کا تنوع ، the مذاہب کا تنوع ، نسلوں کا تنوع ، نسلی گروہوں کا تنوع ، طرز زندگی کا تنوع ، معاشی نظاموں کا تنوع ، سیاسی خطوط کا تنوع وغیرہ کو دیکھا جاسکتا تھا۔ اس طرح کی تنوع معاشرے میں بھرپور وسائل مہیا کرتی ہے۔ rich تعامل اور تبدیلی کے ل
- مستقبل کی سمت بندی اور وقت کی بڑھتی ہوئی بیداری ہے۔ جدید معاشروں کے لوگ مستقبل کے بارے میں زیادہ سوچتے ہیں۔ پرامید ہونے کی وجہ سے وہ روایات کے ساتھ جذباتی لگاؤ رکھنے کی

بجائے بدعات کو اپناتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ وقت کے ساتھ ہوش میں آتے ہیں اور بہت ہی منٹ تک اپنے روزمرہ کے معمولات کو منظم کرتے ہیں۔

معاشرتی تبدیلی کی تمام وجوہات کا آپس میں جڑنا ہے اور ایک دوسرے کو اوور لیپ کرتے ہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق نمبر 45

جدیدیت اور پوسٹ جدیدیت

اسباق کا جائزہ:

- جدیدیت
- جدیدیت
- ثقافتی مراسلے
- سماجی ڈھانچہ
- مابعد جدیدیت
- کی خصوصیات کے بعد جدید سوسائٹی
- کے بنیادی موضوعات پوسٹ صنعتی معاشرے

جدیدیت کا مطلب ان معاشرتی نمونوں کو اپنانا ہے جو صنعتی پن کے نتیجے میں نکلے ہیں۔ روزمرہ کے استعمال میں جدیدیت ماضی کے سلسلے میں موجودہ کو نامزد کرتی ہے۔ ماہرین ماہرین معاشیات نے اس تصور میں مغربی یورپ میں 18 ویں صدی کے وسط میں صنعتی انقلاب کے آغاز سے متعین معاشرتی نمونوں کو بھی شامل کیا ہے ۔

جدیدیت طرز عمل کے ان نمونوں کو اپنانے کا عمل ہے جو جدید سمجھے جاتے ہیں۔
جدیدیت کا عروج ایک پیچیدہ عمل ہے جس میں تبدیلی کے بہت سے جہت شامل ہیں۔ یہ جہتیں ہوسکتی ہیں: ثقافتی طرز ، معاشرتی ڈھانچہ ، معاشرتی ادارے ، اور معاشرتی تبدیلی۔

ثقافتی مراسلے

روایتی معاشرے ثقافتی اقدار میں یکجہتی کے تحت چلتے ہیں۔ ثقافتی اقدار میں ایک مماثلت ہے جس کو مقدس سمجھا جاتا ہے اور لوگ ان کو محفوظ رکھنا چاہیں گے۔ اقدار میں اختلافات کو کم رواداری ہے۔ روایتی معاشروں کے ساتھ مقابلے میں ، جدید معاشرے متضادیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جدید معاشرے میں طرح طرح کی ثقافتیں ہیں۔ جدید معاشرہ ایک ایسا شہری معاشرہ ہے جس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ، مختلف قسم کے پیشوں ، مختلف نوعیت کے فرقوں اور اس وجہ سے مختلف ثقافتی نمونوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ وسیع ثقافتوں میں ایک طرح کے مختلف ذیلی ثقافتوں اور بعض اوقات جوابی ثقافتوں میں بھی آتا ہے۔

معاشرتی اصول بہت زیادہ اخلاقی اہمیت کے حامل ہیں اور روایتی معاشرہ معاشرتی اصولوں میں ردوبدل کو برداشت نہیں کرتا ہے۔ جدید معاشرے میں اقدار میں تغیر پایا جاتا ہے اور شہری / جدید معاشرے میں لوگ معاشرتی اصولوں میں تنوع کو انتہائی برداشت کرتے ہیں۔

روایتی معاشروں میں موجودہ ماضی کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ موجودہ مسائل کے لئے لوگ ماضی میں حل تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی ماضی میں آباؤ اجداد نے اسی طرح کے مسئلے کو کیسے حل کیا؟ جدید معاشروں کے لئے ، حال مستقبل سے وابستہ ہے یعنی موجودہ مسائل مستقبل کے ساتھ ہونے والے معاملات کو حل کرنے ہیں۔

روایتی معاشرے پہلے سے صنعتی ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں اور زیادہ تر لوگ انسانی اور جانوروں کی توانائی پر انحصار کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں صنعتی معاشرے توانائی کے جدید وسائل استعمال کرتے ہیں۔

سماجی ڈھانچہ

روایتی معاشروں میں لوگوں کے پاس کچھ ہی مجسمے ہوتے ہیں اور ان میں سے بیشتر مجسموں کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہر جسم متعدد کردار ادا کرتا ہے۔ در حقیقت کرداروں کی بہت کم تخصص ہے۔

جدید معاشرے میں طرح طرح کے پیشوں کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات اور اسی طرح کے کردار ادا کرنے ہیں۔ زیادہ تر اسٹیٹس کے ساتھ ساتھ کردار بھی حاصل کیے جاتے ہیں۔ متعدد مخصوص کردار ہوتے ہیں اور لوگ اس طرح کے کردار ادا کرتے ہیں۔

روایتی معاشرے میں زیادہ تر رشتے "بنیادی" نوعیت کے ہیں۔ ایک دوسرے سے اہل خانہ کی بہت کم شناخت اور رازداری نہیں ہے۔ جدید معاشروں میں ، لوگ اپنے معاملات میں زیادہ فکر مند ہیں۔ ان کے ثانوی تعلقات ہیں اور پڑوس میں کیا ہو رہا ہے اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے ہیں

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

روایتی معاشروں میں بیشتر مواصلات امنے سامنے ہوتے ہیں لیکن جدید معاشروں میں اسے میڈیا کے ذریعہ تکمیل کیا جاتا ہے۔ ہم ٹیلیفون ، انٹرنیٹ ، ریڈیو ، ٹیلی ویژن اور پرنٹ میڈیا کا استعمال دوسروں کے ساتھ مواصلت کے ل. کرتے ہیں۔ لوگوں کے پاس کسی سے ملنے اور ذاتی گفتگو کرنے کے لئے بہت کم وقت ہوتا ہے۔

جدید معاشروں میں پولیس اور قانونی نظام جیسی باضابطہ ایجنسیوں نے گپ شپ یا سماجی دباؤ کے ذریعے معاشرتی کنٹرول کی جگہ لے لی ہے۔ جدید معاشرے میں ثقافت کی تنوع کی وجہ سے ، ثقافتی اصول ایک دوسرے سے متصادم ہوسکتے ہیں۔ لہذا ، پورے نظام کو باقاعدہ اور ملک کے قانون کے تحت اختیار کردہ ایجنسیوں کے ذریعہ نافذ کیا جاتا ہے۔

روایتی معاشرے عدم مساوات کے سخت نمونوں کا تجربہ کرتے ہیں اور اس میں معاشرتی نقل و حرکت محدود ہے۔ جدید معاشرے معاشرتی عدم مساوات کے سیال نمونوں کی نمائش کرتے ہیں۔ کسی شخص کی حیثیت حاصل شدہ حیثیت رکھتی ہے اور ایک پیشہ سے دوسرے کاروبار میں جانے کے بہت سارے مواقع موجود ہیں۔ جدید صنعتی معاشروں میں معاشرتی نقل و حرکت بہت ہے۔

روایتی معاشروں میں آداب سرداری کی تاکید کی جاتی ہے۔ خواتین مردوں کے ماتحت ہیں اور ان کی زیادہ تر زندگی گھر میں مرکوز ہے۔ جیسے جیسے ہم جدید معاشروں کی طرف بڑھتے ہیں ، پدرانہ اقتدار کم ہونا شروع ہوتا ہے۔ معاشرے آفاقی تعلیم کی طرف گامزن ہیں اور خواتین مزدور قوت میں حصہ لینا شروع کردیتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ مالی طور پر آزاد ہوجاتے ہیں اور اپنے حقوق کے لئے لڑتے ہیں۔ لہذا فیصلہ سازی روانی ہوجاتی ہے ، اور آمرانہ انداز سے مساویانہ طرز کی طرف جارہی ہے۔ یہ ساری تبدیلی ، خواتین کو بااختیار بنانے کے مترادف ہے۔

چھوٹے پیمانے پر ، پری صنعتی معاشروں میں ، حکومتوں کی تعداد ایک مقامی رئیس سے تھوڑی زیادہ ہے۔ ایک شاہی خاندان نے باضابطہ طور پر ایک پوری قوم پر حکومت کی ، لیکن موثر نقل و حمل یا مواصلات کے بغیر بھی مطلق العنان بادشاہوں کی طاقت آج کے سیاسی رہنماؤں کی طاقت سے بہت کم ہوگئی۔ چونکہ تکنیکی جدت طرازی نے حکومت کو وسعت دینے کی اجازت دی ، مرکزی ریاست کا سائز اور اہمیت بڑھتی گئی۔ حکومتیں معاشرتی زندگی کے زیادہ سے زیادہ شعبوں میں داخل ہو چکی ہیں: آبادی کو تعلیم دلوانا ، اجرتوں اور کام کے حالات کو منظم کرنا ، ہر طرح کی مصنوعات کے معیارات مرتب کرنا ، اور بیمار اور بے روزگار افراد کو مالی امداد کی پیش کش کرنا۔ اس طرح کے اخراجات ادا کرنے کے لئے ، ٹیکس بڑھ گیا ہے۔ جدید معاشرے میں ، اقتدار بڑی بیوروکریسیوں میں رہتا ہے جس کی وجہ سے مقامی برادریوں کے لوگوں کو اپنی زندگیوں پر بہت کم کنٹرول حاصل ہے۔

روایتی معاشروں میں توسیعی خاندان بچوں کی سماجی کاری کے لئے ایک اہم ادارہ ہے۔ نیز خاندان معاشی پیداوار کی بنیادی اکائی ہے۔ جدید معاشروں میں توسیع پانے والے خاندان نیوکلیائی خاندانوں کی جگہ

لیتے ہیں۔ یہ کچھ سماجی کاری کی تقریب کو برقرار رکھتا ہے لیکن بڑے پیمانے پر پیداوار یونٹ کے بجائے کھپت یونٹ بن جاتا ہے۔

مذہب روایتی معاشروں میں لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کرتا ہے۔ تکثیریت بہت کم برداشت کی جاتی ہے۔ لیکن جدید معاشروں میں ، سائنس سائنس کے عروج کے ساتھ ہی مذہب کو کمزور کرتا ہے۔ لوگ مذہب کی بجائے سائنس میں اپنے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ معاشرے میں مذاہب کی کثرت برداشت کی جاتی ہے
روایتی معاشروں میں رسمی تعلیم صرف طبقہ اشرافیہ تک ہی محدود ہے۔ جدید معاشرے میں بنیادی تعلیم عام ہوتی ہے ، آبادی کے بڑھتے ہوئے تناسب سے جدید تعلیم حاصل ہوتی ہے
روایتی معاشرے میں شرح پیدائش اور شرح اموات زیادہ ہے۔ معیارِ زندگی اور آسان طبی ٹیکنالوجی کی وجہ سے ، عام طور پر کم عمر کی توقع ہوتی ہے۔
نسبتا. جدید معاشروں میں شرح پیدائش اور اموات کی شرح کم ہے۔ اعلی معیار زندگی اور جدید ترین ٹیکنالوجی کی وجہ سے لوگ عام طور پر لمبی عمر کی توقع سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

جدید معاشروں میں تصفیہ کرنے کے انداز بڑے ہیں۔ عام طور پر آبادی بڑے شہروں میں مرکوز ہوتی ہے۔ بہت ساری نسلوں vis روایتی معاشروں میں معاشرتی تبدیلی سست ہے اور واقعی تبدیلی کو دیکھنے کے ل کو لگتا ہے۔ جدید معاشروں میں تبدیلی بہت تیز ہے اور یہ ایک نسل کے اندر ہی ظاہر ہے۔

مابعد جدیدیت
اگر جدیدیت صنعتی انقلاب کی پیداوار تھی ، تو کیا انفارمیشن ریولوشن ایک جدید دور کے بعد پیدا کررہا ہے؟ متعدد اسکالرز ایسا ہی سوچتے ہیں اور **مابعد جدیدیت** کی اصطلاح کو معاشرتی معاشروں کی خصوصیت کا حوالہ دیتے ہیں جو مابعد جدید معاشروں کی خصوصیت ہیں۔ پوسٹ انڈسٹریل سوسائٹی خام مال اور مینوفیکچرنگ کی بجائے معلومات ، خدمات اور اعلی ٹکنالوجی پر مبنی ہے۔ جدید کے بعد کے معاشرے کی ایک اور اصطلاح ہے

پوسٹ انڈسٹریل سوسائٹی؛ اس کی بنیادی خصوصیت ان اوزاروں کا استعمال ہے جو معلومات کو جمع کرنے اور تجزیہ کرنے ، بات چیت کرنے اور سفر کرنے کے لئے انسانی صلاحیتوں کو بڑھا دیتے ہیں۔
پوسٹ ماڈرن سوسائٹی کی خصوصیات
میں ، ڈینیل بیل نے *مابعد جدید معاشرے* کے ظہور کا ذکر کیا ۔ انہوں نے چھ خصوصیات دی 1973:

1. ممالک کے مابین وسیع سفر۔
2. سامان کی ایک وسیع سرپلس؛
3. ایک خدمت شعبہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں اکثریت کارکنوں کو ملازمت دیتی ہے۔
4. اوسط فرد کے لئے دستیاب سامان کی وسیع اقسام اور مقدار؛
5. ایک 'معلوماتی دھماکا'؛ اور
6. ایک 'عالمی گاؤں' یعنی فوری ، دنیا بھر میں مواصلات۔

ان چھ اشیاء میں سے آخری دو اہم چیزیں ہیں۔ ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خبریں فوری طور پر مصنوعی سیارہ کے ذریعے نشر کی جاتی ہیں جس کا دنیا بھر میں اثر پڑتا ہے۔ سماجی جگہ اب علاقائی مقامات ، علاقائی فاصلوں اور علاقائی سرحدوں کی تشکیل نہیں ہے۔ یہ ایک گلوبل ولیج کے قریب ہے۔
صنعتی بعد کا معاشرہ اب بھی بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے

اس بحث کے پانچ بنیادی موضوعات:

1. **اہم معاملات میں ، جدیدیت ناکام ہوگئی ہے:** جدید معاشرے کا وعدہ ناجائز زندگی تھا۔ جیسا کہ مابعد جدید کے ناقدین نے دیکھا ہے ، تاہم ، بیسویں صدی غربت جیسے معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہی ، کیوں کہ بہت سارے لوگوں کو ابھی بھی مالی تحفظ کا فقدان ہے۔
2. **ترقی" کی روشن روشنی معدوم ہوتی جارہی ہے۔** جدید لوگ مستقبل کی طرف دیکھتے ہیں ،" توقع کرتے ہیں کہ ان کی زندگی میں اہم طریقوں سے بہتری آئے گی۔ مابعد جدید معاشروں کے ممبروں کو ، مستقبل کے بارے میں کم اعتماد ہے۔ اس خیال کے ساتھ امید پرستی کو بدقسمتی سے تبدیل کردیا گیا ہے کہ زندگی خراب ہورہی ہے۔
3. **سائنس اب جوابات نہیں رکھتا ہے۔** جدید دور کی وضاحتی خصلت ایک سائنسی . **Science** نقطہ نظر اور پراعتماد یقین تھا کہ ٹکنالوجی زندگی کو بہتر بنائے گی۔ لیکن پوسٹ کے بعد ناقدین کا دعوی ہے کہ سائنس نے بہت سارے پرانے مسائل (جیسے خراب صحت) کو حل نہیں کیا ہے اور یہاں تک کہ اس نے نئی پریشانیوں کو بھی پیدا کیا ہے (جیسے ماحول کو بدنام کرنا)۔ سائنس کو سیاسی مقاصد کے لئے خاص طور پر معاشرے کے طاقتور طبقات نے استعمال کیا ہے۔
4. **ثقافتی مباحثے میں شدت آرہی ہے۔** جدیدیت انفرادیت اور وسعت رواداری کا دور ہونا چاہئے۔ **C.** لیکن یہ بھی یہاں مختصر پڑا ہے۔ حقوق نسواں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ پدرانہ اقتدار اب بھی خواتین کی زندگیوں کو محدود رکھے ہوئے ہے ، اور کثیر الثقافتی اقلیتوں کو بااختیار بنانے کی کوشش کرتی ہے جو اب بھی معاشرتی زندگی کے حاشیے پر باقی ہیں۔ مزید یہ کہ ، اب جب زیادہ سے زیادہ لوگوں کے پاس اپنی مادی چیزوں کی ضرورت ہے تو ، نظریات زیادہ اہمیت لے رہے ہیں۔

اس طرح، پوسٹ جدیدیت بھی ہے پوسٹ مادی دور، جس میں سماجی انصاف جیسے مسائل، کے ساتھ ساتھ ماحول اور ہم جنس پرستوں کے حقوق، کمانڈ زیادہ سے زیادہ توجہ.

5. **سماجی ادارے بدل رہے ہیں۔** جس طرح صنعتی نظام نے معاشرتی اداروں میں ایک بہت بڑی تبدیلی لائی ، اسی طرح ایک صنعتی بعد کے معاشرے کا عروج معاشرے کو ایک بار پھر مستحکم کررہا ہے۔ جس طرح صنعتی انقلاب نے *مادی چیزوں* کو پیداواری زندگی کے مرکز میں رکھا اسی طرح اب انفارمیشن انقلاب *نظریات* پر زور دیتا ہے۔ اسی طرح ، جدید کے بعد کا خاندان اب کسی ایک طرز کے مطابق نہیں ہے۔ اس کے برعکس ، افراد خاندانی بہت سے نئے فارموں میں سے انتخاب کر رہے ہیں۔ شادی اور کنبہ میں مختلف ہیں۔

اس طرح کی بحث کے باوجود ، ابھی تک بہت کم لوگوں کا خیال ہے کہ جدیدیت مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔ بہرحال ، ہم نے پچھلی صدی کے دوران لمبی عمر اور معیار زندگی میں نمایاں اضافہ دیکھا ہے۔ مزید یہ کہ ، یہاں تک کہ اگر ہم مابعد جدید کے نظریات کو بھی قبول کرلیں کہ سائنس دیوالیہ ہے اور ترقی ایک شرمناک بات ہے تو ، اس کے متبادل کیا ہیں؟

لیکن عالمی سطح پر استحکام کے حصے کے طور پر ، غریب معاشروں میں جدید ہونے کی بہت کم صلاحیت موجود ہے۔ یہاں رکاوٹ 'روایت پسندی' نہیں دکھائی دیتی ہے بلکہ دولت مند سرمایہ دار معاشروں کا عالمی تسلط ہے۔ امیر ممالک عالمی عدم مساوات کے موجودہ نمونوں کو ہی برقرار رکھتی ہیں۔